شاہ محمد غوث گوالیاریؒ

پروفیسر محمد مسعود احمد
صدر شعبۂ اردو، گورنمنٹ کالج
میرپور خاص (مغربی پاکستان)

Marfat.com

شاہ محمد غوث گوالیاری رح

پروفیسر محمد مسعود احمد
ایم - اے
صدر شعبۂ اردو، گورنمنٹ کالج
میرپورخاص

میرپورخاص (مغربی پاکستان)
۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء

Marfat.com

۱- مؤلف	پروفیسر محمد مسعود احمد
۲- ناشر	مؤلف
۳- طابع	محمد ایوب خان و عبدالوحید ''آزاد''
۴- مطبع	آفتاب پریس۔ میرواہ روڈ
۵- مقام طباعت	میرپورخاص (مغربی پاکستان)
۶- سنہ طباعت	۱۹۶۴ء/ ۱۳۸۴ھ
۷- اشاعت	اول
۸- تعداد	۵۰۰
۹- قیمت :-	

ا- (پاکستان میں) 6.50 (مجلد)، 6.00 (غیر مجلد)

ب- (بیرونی ممالک میں) 10s. net. (مجلد)، 9s. net. (غیرمجلد)

۱۰- ملنے کے پتے :-

ا- پروفیسر محمد مسعود احمد، C/19 ۲۲۶۲، جھورامل لین، حیدرآباد
(مغربی پاکستان)

ب- سید خطیراللہ بن شاہ، نمبر ۲۷، قاسم آباد کالونی، کراچی-۱۹
(مغربی پاکستان)

Marfat.com

دربار شہنشہی سے خوش تر
مردان خدا کا آستانہ

مقبرۂ شاہ محمد غوث گوالیاری
(م- ۱۵۶۲ء/۹۷۰ھ)
(جلال الدین محمد اکبر بادشاہ (م- ۱۶۰۵ء/۱۰۱۴ھ) کے حکم سے شاہ عبداللہ
(م- ۱۶۱۲ء/۱۰۲۱ھ) کی زیرنگرانی ۱۵۹۹ء/۱۰۰۸ھ میں تعمیر ہوا-)

Marfat.com

انتساب

مخدومی، والدی، استاذی
و مرشدی حضرت مفتی اعظم
محمد مظہر اللہ مد ظلہم العالی،
خطیب شاہی، مسجد جامع فتحپوری،
دہلی، کے نام نامی، جن کے
فیضان صحبت اور فیضان نظر نے
آداب زندگی و آداب فرزندی
سکھائے۔

احقر
محمد مسعود احمد

Marfat.com

اظہار تشکر

استاذی المعظم مخدومی قبلہ ڈاکٹر غلام مصطفے خاں صاحب مدظلہ العالی کا بصمیم قلب ممنون ہوں کہ موصوف نے ازراہ کمال شفقت و مہربانی مقالات پر نظر ثانی فرمائی اور ''سرنامہ'' تحریر فرمایا جو راقم کے لئے باعث افتخار ہے، مکرمی ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب (ڈائریکٹر دی سنٹرل اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، کراچی) کا شکر گذار ہوں کہ موصوف نے انڈیا آفس لائبریری، لندن کے بعض مخطوطات کے مصور اوراق نکلوا کر بھیجے، مولانا عبدالقدوس ہاشمی (لائبریرین، ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، کراچی) نے اس سلسلے میں بڑی مدد فرمائی، ان کا بھی ممنون ہوں۔ مولانا سعید احمد اکبرآبادی (صدر شعبہ اسلامیات، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ و مدیر ''برہان'' دہلی) کا ممنون ہوں کہ انہوں نے راقم کا مقالہ ''الجواہرالخمسہ'' مجلہ ''برہان'' (دہلی) میں شائع فرمایا، مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی (مدیر ''معارف'') کا بھی شکرگذار ہوں کہ موصوف نے راقم کا دوسرا مقالہ ''شاہ محمد غوث گوالیاری'' مجلہ ''معارف'' (اعظم گڑھ) میں شائع فرمایا (یہ دونوں مقالات اس وقت کتابی صورت میں پیش کئے جا رہے ہیں)۔ محترمی پروفیسر مدد علی قادری (لندن) کا ممنون ہوں کہ انہوں نے لندن سے ''جواہرخمسہ'' کے بعض نادر مخطوطات کے مصور اوراق نکلوا کر بھیجے، مکرمی سید خطیرالدین شاہ صاحب (ٹھٹھہ) کا تہ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے بعض اہم کتابیں مہیا فرمائیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ طباعت کا بارگراں اٹھایا، اس میں سید وجیہ الدین صاحب (کراچی) نے بھی پورا پورا تعاون فرمایا ان کا بھی شکرگذار ہوں۔

Marfat.com

محترمی سید رضا محمد صاحب حضرتجی (گوالیار) کا خاص طور پر شکر گذار ہوں کہ انہوں نے گوالیار سے بعض اہم معلومات فراہم کیں، بعض ضروری اور مفید کتابیں ارسال فرمائیں، صدیق مکرم پروفیسر عبدالقدیر سلیم (میرپورخاص)، کا ممنون ہوں کہ انہوں نے حسن طباعت اور حسن ترتیب کے لئے وقتاً فوقتاً مفید مشوروں سے لوازا، برادرم ظہور احمد صاحب (مالک یونیورسل بلاک، کراچی) کا ممنون ہوں کہ انہوں نے ازراہ محبت شاہ محمد غوث کے مقبرے کا بلاک بنوا کر ارسال فرمایا، مالکان پریس جناب محمد ایوب خاں اور جناب عبدالوحید خان کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے کتاب کی طباعت میں بڑی دلچسپی اور تندہی سے کام کیا، عزیزم نسیم اختر، فیاضی (کمپوزیٹر) کا خاص طور پر ممنون ہوں کہ انہوں نے کتاب کی حسن ترتیب اور حتی الوسع صحت کا خیال رکھا، عبدالقیوم خاں صاحب (پرنٹر) کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے حسن طباعت کا خاص اہتمام رکھا۔ فجزاهم الله احسن الجزا۔

احقر

محمد مسعود احمد

Marfat.com

فہرس

۱- سرنامہ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفے خاں ۱

۲- سرآغاز مؤلف ۳

حصۂ اول - حالات زندگی

۱ — ۸۱

۳- نسب ۱

۴- ولادت ۲

۵- طلب و شوق ۵

۶- بیعت و ریاضت ۷

۷- قیام گوالیار ۲۳

۸- خواجہ خانوں اور شاہ محمد غوث ۲۸

۹- شاہان ہند سے تعلقات ۴۲

۱۰- سفر گجرات ۵۶

۱۱- سفر اکبرآباد ۶۶

۱۲- وفات ۷۱

۱۳- مقبرہ ۷۴

Marfat.com

حصهٔ دوم ۔ اولاد امجاد

۸۲ — ۹۷

۱۴۔ شیخ عبداللہ ۸۳

۱۵۔ شیخ نورالدین ضیاءاللہ ۸۷

۱۶۔ شیخ اویس ۹۵

۱۷۔ شیخ اسماعیل ۹۶

حصهٔ سوم ۔ تصانیف

۹۸ — ۱۲۶

۱۸۔ جواہر خمسہ ۹۸

۱۹۔ اوراد غوثیہ ۱۱۳

۲۰۔ معراج نامہ ۱۱۹

۲۱۔ بحرالحیات ۱۲۱

۲۲۔ ضمائر و بصائر ۱۲۳

۲۳۔ کلید مخازن ۱۲۳

۲۴۔ کنزالوحدہ ۱۲۴

Marfat.com

Marfat.com

سرنامہ

مخدومی و استاذی پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان مدظلہ العالی
ایم-اے؛ ایل-ایل-بی؛ پی-ایچ-ڈی؛ ڈی-لٹ
صدر شعبۂ اردو، سندھ یونیورسٹی، حیدرآباد، (مغربی پاکستان)

۷۸۶

عزیزگرامی پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب، ایم-اے، علمی دنیا میں غیر متعارف نہیں، انہوں نے تھوڑے عرصے ہی میں متعدد بلند پایہ مقالات شائع کئے ہیں، جن میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ ان پر بہت دیر میں اضافہ ہوسکے گا۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ سے متعلق تحقیقی مقالہ رسالہ ''**معارف**'' (اعظم گڑھ) میں نو اقساط میں شایع ہوچکا ہے، **اس** کی قدر و قیمت کا اندازہ اس امر سے ہوسکتا ہے کہ اسے بالاقساط رسالہ ''**الفرقان**'' (لکھنو) میں بھی نقل کیا گیا اور بہت سے فضلاء نے تہنیتی خطوط بھی ارسال فرمائے، حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق یہ مقالہ، جو اب کتابی شکل میں پیش کیا جا رہا ہے، اسی قبیل کا ہے۔ وہ بھی ''معارف'' کی پانچ اقساط میں شائع ہوچکا ہے اور خراج تحسین حاصل کرچکا ہے۔

Marfat.com

پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب، حضرت مفتی محمد مظہراللہ صاحب مدظلہ (خطیب مسجد فتحپوری۔ دھلی) کے صاحب زادے ھیں، اور ایسے گہوارۂ تہذیب کے پروردہ ھیں جہاں اسلامی اقدار خاص طور پر ملحوظ ھیں، اسی لئے عزیز موصوف ''ھم خرما و ھم ثواب'' کے مصداق اپنے بزرگان سلف کے کارنامے پیش کرتے ھیں اور علم کے ساتھ ساتھ قوم کی خدمت بھی کرتے ھیں، پھر بفضلہ تعالی انھیں ایسی وسیع نظر حاصل ھے کہ وہ اپنے موضوع کے لئے حتی الوسع تمام ماخذوں کو کھنگال لیتے ھیں اور کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑتے، اللہ پاک ان کو اور ان جیسے دیگر فاضل نوجوانوں کو علم و عمل کی دنیا میں مہر و ماہ بنا کر قائم و دائم رکھے۔ آمین!

غلام مصطفیٰ خاں

جمعہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۳ع

Marfat.com

سرآغاز

صوفیاء کرام تسخیر ممالک کے لئے نہیں، تسخیر قلوب کے لئے کوشاں رہے، ایک طرف مجاہدین اسلام نے سر زمین ہند و پاک فتح کی تو دوسری طرف اولیاء عظام نے اہل ہند و پاک کے دلوں کو مسخر کیا، فی الحقیقت جو فتح و نصرت حضرات اہل اللہ کو نصیب ہوئی، کسی کو نہ ہوئی، ان کے در پر شاہان عالم نے سر جھکائے ہیں:-

دربار شہنشہی سے خوش تر
مردان خدا کا آستانہ

جن جن مقامات کی طرف اسلامی فوجیں پیش قدمی کرتی گئیں اور جہاں جہاں مسلمان تاجر آباد ہوتے گئے وہاں اولیاء کرام بھی تشریف لاتے رہے چنانچہ ۷۷۵ء/۱۵۹ھ میں خلیفہ مہدی نے عبدالملک بن شہاب مسمعی کے زیر کمان گجرات پر حملے کے لئے ایک بحری بیڑا بھیجا تھا جو ۷۷۶ء/۱۶۰ھ میں بھڑوچ سے سات میل مغرب میں ''بھاڑ بھوت'' کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوا۔ اس میں مشہور تابعی ابوحفص ربیع بن صبیح السعدی البصری بھی تھے۔ جزائر ہند کے کسی جزیرے میں آپ کا وصال ہوا اور وہیں مدفون ہوئے۔ ۷۸۷ء/۱۷۱ھ میں شیخ ابوتراب (المعروف بہ حاجی ترابی) عہد بنوعباس میں سابق صوبہ سندھ (مغربی پاکستان) میں عرب سے کسی ممتاز عہدے پر فائز ہوکر آئے، آپ تبع تابعین میں سے تھے، یہیں وفات پائی، مزار مبارک ٹھٹھ (مغربی پاکستان) سے دس میل کے فاصلے پر واقع ہے، مقبرے پر سنہ تعمیر ۱۳۶۶ء/۷۷۱ھ کندہ ہے۔ اسی صدی میں (دوسری صدی ہجری) شیخ بوعلی سندھی علیہ الرحمہ بھی اس سر زمین پر نظر آتے ہیں۔ آپ کے متعلق مولانا جامی نے حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول

Marfat.com

نقل فرمایا ہے کہ ''میں نے علم توحید اور فنا بوعلی سندھی سے سیکھے اور اسلامی توحید بوعلی سندھی نے مجھ سے سیکھی''۔

★

تیسری صدی ہجری (دسویں صدی عیسوی) میں حسین بن منصورالحلاج رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۹۲۲ء/۳۱۰ھ) بحری راستے سے ہندو پاک تشریف لائے اور شمالی ہند ہوتے ہوئے بری راستے سے واپس تشریف لے گئے۔ پانچویں صدی ہجری (گیارھویں صدی عیسوی) میں بابا ریحان رح درویشوں کی ایک جماعت کے ساتھ بغداد سے بھڑوچ تشریف لائے۔ اسی طرح حضرت علی بن عثمان الہجویری الغزنوی (۶-۱۰۷۲ء/۹-۴۶۵ھ) لاہور تشریف لائے اور یہیں وفات فرمائی۔ چھٹی صدی ہجری (بارھویں صدی عیسوی) میں خواجہ فریدالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ (م۔ ۱۲۳۰ء/۶۲۸ھ) بھی پاکستان تشریف لائے۔

ساتویں صدی ہجری (تیرھویں صدی عیسوی) میں شیخ جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ علیہ متحدہ بنگال تشریف لائے، اسی صدی میں سید جلال الدین جلال سرخ رح بخارا سے بھکر (سابق صوبہ سندھ) تشریف لائے، ۱۲۴۴ء/۶۴۲ھ میں یہاں سے اچھ (سابق ریاست بہاولپور) منتقل ہوگئے، اور ۱۲۹۱ء/۶۹۰ھ میں وہیں وفات پائی۔ سید جلال الدین بخاری جن کا مزار مبارک اچھ میں ہے آپ ہی کے پوتے ہیں۔ موصوف نے ۱۳۵۱ء/۷۵۲ھ میں حاکم ٹھٹھ اور فیروز شاہ تغلق کے درمیان صلح کرائی تھی۔ ۱۳۸۳ء/۷۸۵ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ آٹھویں صدی ہجری (چودھویں صدی عیسوی) میں شیخ محی الدین ابن العربی (م۔ ۱۲۴۰ء/۶۳۸ھ) کے شارح عبدالکریم جیلی (۱۴۱۰ء/۸۱۳ھ) نے بھی ہندوپاکستان کا دورہ کیا، ادھر بھارت میں سید گیسودراز (م۔ ۱۴۲۱ء/۸۲۵ھ) نے پونا اور بلگام کے اضلاع میں اسلام کی اشاعت کی۔

★

Marfat.com

چھٹی اور ساتویں صدی ہجری (بارھویں اور چودھویں صدی عیسوی) میں ایران اور عراق سے تین مشہور سلاسل طریقت جنوبی بھارت میں داخل ہوئے۔ چشتیہ، سہروردیہ اور فردوسیہ، سلسلہ چشتیہ بھارت کے علاقہ اتر پردیش میں زیادہ پھیلا۔ اس سلسلے کے سرگروہ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۹۷ء/۵۹۳ھ میں مغربی پاکستان ہوتے ہوئے بھارت تشریف لے گئے اور ۱۲۳۳ء/۶۳۳ھ میں یہیں وفات فرمائی۔ آپ کے خلیفہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (م۔ ۱۲۳۳ء/۶۳۳ھ)، موصوف کے خلیفہ خواجہ فریدالدین گنج شکر (م۔ ۱۲۶۵ء/۶۶۴ھ)، ان کے خلیفہ خواجہ نظام الدین اولیاء (م۔ ۱۳۲۵ء/۷۲۵ھ) اور موصوف کے خلیفہ شیخ نصیرالدین محمد چراغ دھلوی (م۔ ۱۳۵۶ء/۷۵۷ھ) کے ذریعے سلسلہ چشتیہ کو بڑا فروغ ہوا، ہندو پاک کے مشہور شاعر حضرت امیر خسرو (م۔ ۱۳۲۵ء/۷۲۵ھ) اور مشہور مورخ ضیاءالدین برنی کا تعلق اسی سلسلے سے تھا۔ حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ بھی اس سلسلے میں بیعت تھے اور خرقہ خلافت حاصل کیا تھا۔ موصوف کا شجرہ خلافت نو واسطوں کے بعد خواجہ نظام الدین اولیاء سے ملتا ھے۔

سلسلہ سہروردیہ پاکستان کے سابق صوبہ سندھ میں زیادہ پھیلا، سب سے پہلے اس سلسلے کے بزرگ حضرت مخدوم نوح بھکری جو شیخ شہاب الدین سہروردی (۱۱۴۴ء/۵۳۹ھ - ۱۲۳۴ء/۶۳۲ھ) کے مرید اور خلیفہ تھے، بھکر (سابق صوبہ سندھ) تشریف لائے، اس کے بعد شیخ بہاءالدین زکریا ملتانی (م۔ ۱۲۶۲ء/۶۶۱ھ)، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے ارشاد کے بموجب عراق سے مخدوم نوح کی خدمت میں بھکر تشریف لائے، لیکن مخدوم نوح پہلے ھی وفات پا چکے تھے، اس لئے ملتان تشریف لے گئے اور وھیں وفات پائی۔ حضرت شاہ محمد غوث علیہ الرحمہ اس سلسلے میں بھی بیعت تھے اور خرقہ خلافت حاصل کیا تھا، آپ کا شجرہ خلافت نو واسطوں کے بعد شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ھے۔ سلسلہ فردوسیہ مشرقی بھارت، بہار کے علاقے میں پھیلا، شیخ

Marfat.com

شرف الدین یحییٰ منیری کا اسی سلسلے سے تعلق تھا۔ شاہ محمد غوث نے اس سلسلے میں بھی خرقۂ خلافت حاصل کیا تھا۔ موصوف کا شجرۂ خلافت چھ واسطوں کے بعد شیخ شرف الدین یحییٰ منیری سے ملتا ہے۔

★

مغلیہ دور حکومت میں ہند و پاک میں باہر سے نئے سلاسل طریقت آئے، **شطاریہ قادریہ اور نقشبندیہ**، سلسلہ قادریہ کے سرگروہ شیخ عبدالقادر جیلانی (م-۱۱۶۵ء/ ۵۶۱ھ) ہیں، آندھرا پردیش (بھارت) میں شاہ نعمت اللہ (م-۱۴۳۰ء/۸۳۴ھ) کا تعلق اسی سلسلے سے تھا، مگر موصوف سے اس سلسلے کی اشاعت نہیں ہوئی، صحیح معنوں میں مخدوم محمد گیلانی (م-۱۵۱۷ء/۹۲۳ھ) نے سلسلہ قادریہ کو پھیلایا، موصوف حلب (شام) میں پیدا ہوئے، والد کی وفات کے بعد سابق ریاست بھاولپور (مغربی پاکستان) میں اچھ کے مقام پر توطن اختیار کیا، پھر موصوف کے فرزند مخدوم عبدالقادر ثانی (م-۱۵۳۳ء/۹۴۰ھ) نے اس سلسلے کو پھیلایا۔ ہند و پاکستان کے مشہور صوفی اور عالم شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م-۱۶۴۲ء/ ۱۰۵۲ھ) کا تعلق بھی اس سلسلے تھا۔ شاہ محمد غوث علیہ الرحمہ بھی سلسلہ قادریہ میں بیعت تھے اور خرقۂ خلافت حاصل کیا تھا، موصوف کا شجرۂ خلافت چودہ واسطوں کے بعد شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی سے ملتا ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ میں خواجہ محمد باقی باللہ (م-۱۶۰۳ء/۱۰۱۲ھ) اور موصوف کے جلیل القدر خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی (م-۱۶۲۴ء/۱۰۳۴ھ) کو خاص امتیاز حاصل ہے، آپ ہی کے ذریعے شمالی ہند اور مغربی پاکستان میں پورے آب و تاب کے ساتھ اس سلسلے کی اشاعت ہوئی۔ آپ کا مبارک دور، تاریخ ہند میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہند و پاک کے مشہور و معروف دانائے راز حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م-۱۷۶۳ء/۱۱۷۶ھ) کو بھی اس سلسلے سے خاص تعلق تھا۔

★

Marfat.com

شیخ ابو یزید طیفور ابن عیسی ابن آدم بسطامی (۸۷۳ء/۲۶۰ھ) سلسلہ شطاریہ کے پیشوا ہیں، اس سلسلے کو ایران میں "عشقیہ" کہتے ہیں، روم میں "بسطامیہ" اور ہند و پاک میں "شطاریہ" کہتے ہیں، نویں صدی ہجری (پندرھویں صدی عیسوی) کے آخر میں شاہ عبداللہ شطاری (م۔ ۱۴۸۵ء/۸۹۰ھ) ایران سے ہند و پاکستان تشریف لائے۔ اور اس سلسلے کو پھیلایا۔ شیخ موصوف پانچ واسطوں سے شیخ شہاب الدین سہروردی کے اولاد میں ہیں۔ اور سات واسطوں سے حضرت بایزید بسطامی (م۔ ۸۷۳ء/۲۶۰ھ) سے بیعت ہیں۔ آپ کا مزار مبارک مالوہ کے سابق دارالسلطنت مانڈو میں قلعہ کے اندر واقع ہے۔

شیخ موصوف کے انتقال کے بعد موصوف کے خلیفہ شیخ محمد علاالمعروف بشیخ قاضن شطاری نے اس سلسلے کو پھیلایا، آپ کا مرکز ضلع مظفرپور (بہار) کا جنوبی علاقہ تھا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند اکبر شیخ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست (م۔ مابعد ۱۵۲۸ء/۹۳۶ھ) نے سلسلہ شطاریہ کی اشاعت کی۔ (موصوف کا مزار مبارک حاجی پور (بہار) کے قریب ہے) موصوف کے بعد موصوف کے خلیفہ شیخ ظہور حاجی حمیدالدین حضور (م۔ ۱۵۲۳ء/۹۳۰ھ) نے اس سلسلے کو پھیلایا (آپ کا مزار مبارک ضلع سارن پور (بہار) میں رتن سرائے میں واقع ہے۔)

٭

شیخ حاجی حمیدالدین حضور کے انتقال کے بعد موصوف کے خلیفہ اکبر حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری (م۔ ۱۵۶۲ء/۹۷۰ھ) سے سلسلہ شطاریہ کی خوب اشاعت ہوئی، برصغیر ہند و پاک میں اس سلسلے کی اشاعت موصوف ہی کی رہین منت ہے۔ شاہ و گدا سب ہی نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ ظہیرالدین محمد بابر "بادشاہ" نصیرالدین محمد ہمایوں "بادشاہ" اور جلال الدین محمد اکبر "بادشاہ" کو آپ سے خاص عقیدت تھی۔ نورالدین محمد جہانگیر "بادشاہ" نے بھی بڑے احترام سے آپ کا ذکر کیا ہے۔ بھارت کے ہر حصہ میں آپ کے خلفاء و مریدین پھیلے

Marfat.com

ہوئے تھے چناں چہ آگرہ، دھلی، برہان پور، بڑودہ، احمدآباد، سنبھل، اجمیر شریف سرھند، کالپی، بیجاپور، اجین، سارن پور، (بہار) وغیرہ میں آپ کے بیشمار مریدین تھے۔

شاہ وجیہالدین علوی (م۔ ۹۹۸ھ/۱۵۸۹ء)، (جو شاہ محمد غوث کے اجلہ خلفاء میں ھیں) کے مرید شیخ صبغۃ اللہ البروجی (م۔ ۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ء) نے سلسلہ شطاریہ کو سر زمین حجاز میں پھیلا۔ ان کے مریدالمرید شیخ احمد قشاشی (م۔ ۱۰۷۱ھ/۱۶۶۰ء) اور ان کے جانشین ملا ابراھیم القرانی (م۔ ۱۱۰۹ھ/۱۶۹۷ء) کے وساطت سے یہ سلسلہ جزائر انڈونیشیا، جاوا اور سماٹرا وغیرہ میں پھیلا۔ شیخ علی قوام الجونپوری خلیفہ شیخ عبدالقدوس النظام آبادی سے بھی سلسلہ شطاریہ کی اشاعت ھوئی۔ شیخ عبدالقدوس، شیخ حافظ کے خلیفہ تھے اور موصوف شیخ عبداللہ شطاری کے خلیفہ تھے۔ اس طرح ھندو پاک میں دو شاخوں سے سلسلہ شطاریہ کی اشاعت ھوئی۔ ایک شیخ علی قوام جونپوری کے ذریعے اور دوسرے شاہ محمد غوث گوالیاری کے ذریعے۔ سلسلہ شطاریہ کا کافی عرصہ تک اثر و نفوذ رھا چناں چہ امام الھند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی۔ (م۔ ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۳ء) نے اس سلسلے کے اشغال و اذکار اپنے استاد گرامی شیخ ابوطاھر مدنی اور حاجی محمد سعید لاھوری سے سیکھے تھے۔

★

شاہ محمد غوث اور ان کے خلفاء و مریدین سے ایک طرف ھندو پاک میں سلسلہ شطاریہ کو فروغ ھوا اور دوسری طرف ان حضرات کی تبلیغی مساعی کی وجہ سے زبان اردو کی خدمت ھوتی رھی، اگر اس سلسلے کے بزرگوں کے ملفوظات جمع کئے جائیں تو معلوم ھوگا کہ زبان اردو کی اشاعت میں بھی ان حضرات نے کچھ کم حصہ نہیں لیا، چناں چہ شیخ وجیہالدین علوی (م۔ ۱۵۸۸ء/ ۹۹۸ھ)، لشکر محمد عارف (م۔ ۹۹۳ھ/۱۵۸۵ء)، ان کے خلیفہ شیخ عیسی جنداللہ

Marfat.com

(م - ۱۰۳۱/۱۶۲۱ء ھ) وغیرہ کے ملفوظات میں بکثرت ھندی اقوال و اشعار ملتے ھیں اور یہ عجیب اتفاق ھے کہ ھند و پاکستان کا مشہور مطرب میاں تان سین (م - ۹۹۸/۱۵۸۹ء ھ)، شاہ محمد غوث کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ھوکر بیعت ھوا۔ ایک عرصہ خدمت میں رھا۔ اور جب آپ کا وصال ھوا تو دربار اکبری سے وابستہ ھوا، زبان اردو کے مشہور شاعر سراج الدین علی خان آرزو (م - ۱۷۵۶ء/ ۱۱۷۰ھ) کا تعلق بھی اسی خاندان سے تھا۔

★

شاہ محمد غوث کی سوانح حیات پر ابتک کوئی جامع اور محقق کتاب لھیں لکھی گئی موصوف کے خلیفہ فضل اللہ شطاری نے موصوف کی حیات ھی میں مناقب غوثیہ کے نام سے ایک رسالہ لکھا تھا جو ۹۴۱/۱۵۳۴ء ھ تک کے حالات پر مشتمل ھے۔ موصوف کے ایک اور عقیدت مند سید فضل علی شاہ نے کلیات گوالیاری کے نام سے عہد اکبری میں ایک رسالہ لکھا تھا۔ اس میں بعض حالات ملتے ھیں۔ شاہ محمد غوث کے خلیفہ شیخ وجیہ الدین علوی کے تلمیذ رشید مولانا محمد غوثی نے گل زار ابرار کے نام سے ۱۰۲۲/۱۶۱۳ء ھ میں جہاں گیر کے عہد میں ایک تذکرہ مرتب کیا تھا۔ اس میں شاہ محمد غوث کے شیخ طریقت اور خلفا، وغیرہ کے مجمل حالات ملتے ھیں، ۱۳۵۸/۱۹۳۹ء ھ میں مفتی انتظام اللہ شہابی نے ''سوانح محمد غوث'' کے نام سے ایک رسالہ لکھا تھا مگر یہ بھی نا تمام ھے۔ اس لئے راقم نے اس طرف توجہ کی، چنان چہ اپریل (۱۹۶۲ء/۱۳۸۲ھ) میں ندوۃ المصنفین، دھلی، کے مجلہ ''برھان'' میں شاہ محمد غوث کی مشہور تصنیف ''جواھر خمسہ'' پر راقم کا ایک تحقیقی مقالہ شائع ھوا۔ اس کے بعد راقم نے شاہ محمد غوث کے حالات زندگی، اولاد امجاد، تصانیف، اور خلفا، و مریدین کے حالات پر ایک تحقیقی مقالہ قلم بند کیا۔ مقالہ کی تیاری میں مغربی پاکستان کی بعض لائبریری سے استفادہ کیا مثلاً سندھ یونیورسٹی لائبریری۔ حیدرآباد، سندھ پروونشل لائبریری۔ حیدرآباد، سنٹرل لائبریری۔ بھاولپور، پنجاب یونیورسٹی لائبریری۔ لاھور، پشاور یونیورسٹی،

Marfat.com

لائبریری۔ پشاور، اسلامیہ کالج لائبریری۔ پشاور، انڈیا آفس لائبریری۔ لندن سے بھی بعض مخطوطات کی قلمیں اور مصور اوراق حاصل کئے گئے بعض فضلاء کے ذاتی کتب خانوں کا بھی مطالعہ کیا مثلاً علامہ ڈاکٹر محمد شفیع مرحوم (لاہور)، قاضی صبغۃ اللہ (شیرگڑھ) وغیرہ۔

مذکورہ بالا مقالہ ''شاہ محمد غوث گوالیاری'' کے عنوان سے دارالمصنفین، اعظم گڑھ کے مجلہ ''معارف'' میں پانچ اقساط میں (جولائی، اگست، ستمبر، نومبر اور دسمبر ۱۹۶۲ء) شائع ہوا۔ اور بحمداللہ قدر کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔ اس مقالے میں بعض مستشرقین کی اغلاط کی اصلاح بھی کر دی گئی ہے مثلاً ہرمن ایتھے (Hermann Ethe)، بروکلمن (Brochelmann)، لوس (Loth)، سی۔ اے۔ اسٹوری (C. A. Storey)، ٹی۔ ڈبلیو۔ بیل (T. W. Beale) وغیرہ، اور انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کی بعض غلطیوں کی اصلاح بھی کر دی گئی ہے۔

★

ان مقالات کو جب خاندان غوثیہ کے چشم و چراغ سید محمد خطیرالدین شاہ صاحب نے مطالعہ فرمایا تو راقم سے ان کو کتابی صورت میں شائع کرنے کے لئے فرمائش کی، پھر پے درپے اصرار فرماتے رہے، حتی کہ طباعت کے بارگراں کو برداشت کرلے کے لئے تیار ہوگئے، موصوف کے اخلاص و محبت کو دیکھتے ہوئے راقم نے عدیم الفرصتی کے باوجود دونوں مقالات (مقالہ ''برہان'' اور مقالہ ''معارف'') پر نظرثانی کی اور جابجا ترمیم و اضافے کئے۔ اور بحمداللہ تعالی اب ان مقالات کو کتابی شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

احقر محمد مسعود احمد
شعبۂ اردو۔ گورنمنٹ کالج
میرپورخاص (مغربی پاکستان)
جمعۃ المبارک ۱۵، رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ
مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۶۴ء

Marfat.com

حصۂ اول

حالات زندگی

Marfat.com

شاہ محمد غوث گوالیاری رح

نسب | شـاہ محمد غوث گوالیاری (متوفی ۱۵۶۲ع/۹۷۰ھ) کا سلسلہ نسب خواجہ فریدالدین عطار (متوفی ۱۲۳۰ع/۶۲۸ھ) سے ملتا ہے، موصوف اپنی مشہور تصنیف جواہر خمسہ (۱۵۲۲ع/۹۲۹ھ) کے دیباچے میں تحریر فرماتے ہیں :-

فقال الفقیر الراجی الی اللہ ملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار محمد بن خطیرالدین بن لطیف بن معین‌الدین قتال بن خطیرالدین بن بایزید بن خواجہ فریدالدین عطار.........۲

یوسف البادر سرکیس نے فاحش غلطی کی ہے اور تین واسطوں کو چھوڑکر لکھا ہے :-

''محمد بن خطیرالدین بن بایزید ابن فریدالدین العطار،،۳

تھامس ولیم بیل (T.W. Beale) نے لکھا ہے کہ آپ کا شجرۂ نسب ساتویں پشت میں خواجہ فریدالدین عطار سے ملتا ہے (۴) مگر اس نے بھی یہ غلطی کی ہے کہ شاہ محمد غوث کے دادا کا نام معین‌الدین قتال لکھا ہے جو ان کے پر دادا کا نام ہے، دوسری غلطی یہ کی ہے کہ والد کا نام قیام الدین لکھا ہے، حالانکہ ان کا نام خطیرالدین تھا،

---

۱. Levy=Presian Literatue, London, 1948, P-48

۲. شاہ محمد غوث = جواہر خمسہ (قلمی) انڈیا آفس لائبریری، لندن، مکتوبہ محمد واصل بیگ قادری، محررہ ۸ صفرالمظفر ۱۱۷۳ھ

۳. یوسف البادر سرکیس = المطبوعات العربیہ والمعربہ، مطبوعہ مصر، ۱۹۲۸ع/۱۳۴۶ھ

۴. T W. Beale=Oriental Biographical Dictionary Calcutta, 1881.P-186.

Marfat.com

مقالہ نگار دائرۃ المعارف الاسلامیہ کے قول کے مطابق شاہ محمد غوث کے پردادا معین الدین قتال سب سے پہلے ھندوستان تشریف لائے، اور جونپور میں انتقال فرمایا (۵) مفتی غلام سرور لاھوری نے بھی لکھا ھے:-

" وجد مرحوم وے از سادات عظام نیشاپور بود و بعد ازاں در ھندوستان تشریف آوردہ قیام پذیر گشت۔ ۶

(ترجمہ) اور آپکے جد مرحوم نیشاپور کے سادات عظام میں سے تھے اس کے بعد ھندوستان تشریف لائے اور یہیں اقامت گزیں ھوگئے۔

صاحب مناقب غوثیہ (۱۵۳۴ع/۹۴۱ھ) نے بھی لکھا ھے:-

آپ کے جد امجد (پردادا) سید معین الدین قتال جونپور میں مدفون ھیں اور والد ماجد سیہ خطیرالدین کھیڑہ میں مدفون ھیں۔ یہ غازیپور کے علاقے میں ھے، آپ کا قیام بھی کھیڑہ میں تھا ۷

ولادت شاہ محمد غوث نے اپنی تصنیف اوراد غوثیہ (۹۴۹ھ) میں اپنی تاریخ ولادت ۷ رجب المرجب روز جمعہ وقت نماز پیشیں ۹۰۷ھ تحریر فرمائی ھے، لیکن مقالہ نگار دائرۃ المعارف الاسلامیہ نے خود شاہ محمد غوث رح کے حوالے سے تاریخ ولادت ۹۰۶ھ تحریر کی ھے، انھوں نے لکھا ھے:-

" اپنے بیان کے مطابق محمد غوث رح کی ولادت ۹۰۶ھ (۱۵۰۰ع) میں ھوئی (۸) معلوم نہیں اس کا ماخذ کیا ھے، ورنہ اوراد غوثیہ (۱۵۴۲ع/۹۴۹ھ) میں تو خود شاہ محمد غوث نے تحریر فرمایا ھے:-

" وتولد این فقیر، ھفتم ماہ رجب روز جمعہ وقت نماز پیشیں سنہ سبع وتسعمائۃ شدہ بود"

---

۵ دائرۃ المعارف الاسلامیہ (ھالینڈ) ایڈیشن ۱۹۱۳ع، ص ۸۱-۶۸۰

۶. مفتی غلام سرور لاھوری = خزینۃ الاصفیا، مطبوعہ لکھنؤ، ۱۸۷۳ع

۷. شاہ فضل اللہ شطاری مناقب غوثیہ (اردو) مترجمہ ظہیرالحق احمدآبادی، مطبوعہ آگرہ ۱۹۳۳ع (۸) دائرۃ المعارف الاسلامیہ (لائیڈن) ۱۹۱۳ع

Marfat.com

حالات زندگی

شاہ محمد غوث نے اوراد غوثیہ میں سات سال کی عمر سے ۴۳ سال کی عمر تک کے حالات زندگی نہایت اختصار سے تحریر فرمائے هیں، یہاں موصوف کا بیان نقل کیا جاتا ہے، اس میں سنین کا تعین، سنہ ولادت ۹۰۷ھ کی روشنی میں راقم نے کیا ہے:-

''این درویش هفت ساله بود (۹۱۴ھ/۱۵۰۸ء) که دریں راه آمد و نه ساله بود (۹۱۶ھ/۱۵۱۰ء) که معرفت حاصل شد و پانزده ساله بود (۹۲۲ھ/۱۵۱۶ء) که ره نمونی می کرد۔ وبیست و دو ساله بود (۹۲۹ھ/۱۵۲۲ء) که معراج شد و بیست و پنج ساله بود (۹۳۲ھ/۱۵۲۵ء) که طالبان راهم چون خود می کرد۔ وسی وسه ساله بود (۹۴۰ھ/۱۵۳۳ء) که مرجع خاص و عام شد، صورت اقتدائیت و امامیت روئے نمود، چهل ساله بود (۱۵۴۰ء/ ۹۴۷ھ) که از بادشاهان تفاوت پیدا شد، سفر اختیار کرد، در ولایت گجرات آمد۔ این اوراد در قلعه جانپانیر به قلم آمد...... در وقت انشا مذکور عمر این درویش چهل وسه ساله بود (۹۴۹ھ/۱۹۴۲ء)۔ وتولد این فقیر هفتم ماه رجب روز جمعه وقت نماز پیشین سنه سبع وتسعمائة شده بود وا ملائے مذکور در ماه جمادی‌الاول سنه تسع واربعین و تسعمائة است،، ۹

(ترجمہ) اس درویش لے ۷ سال کی عمر میں راہ طریقت میں قدم رکھا، نو سال کا تھا تو معرفت حاصل هوئی۔ پندرہ سال کی عمر میں رهنمائی کر رها تھا۔ بائیس سال کی عمر میں معراج هوئی۔

۹۔ شاہ محمد غوث: اوراد غوثیہ (فارسی)، مطبوعہ مطبع صبغة اللهی ۱۳۱۳ھ ص ۴۰۵ (۲) ایضاً ص ۵۴

Marfat.com

پچیس سال کی عمر میں طالبان طریقت کو ہم رنگ بنا رہا تھا۔ تینتیس سال کی عمر میں تو مرجع خاص و عام ہوگیا تھا اور مقتدیٰ و پیشویٰ بن گیا تھا۔ چالیس سال کی عمر میں بادشاہوں سے کچھہ اختلاف کی صورت پیدا ہوگئی۔ چناں چہ سفر اختیار کیا اور ملک گجرات پہنچا۔ یہ اوراد (غوثیہ) قلعہ جانپانیر میں لکھے گئے .... ان اوراد کو لکھتے وقت اس درویش کی عمر تینتالیس سال تھی۔ یہ فقیر ۷ ماہ رجب روز جمعہ وقت نماز پیشیں ۹۰۷ھ میں پیدا ہوا۔ اور مذکورہ بالا تحریر ماہ جمادی‌الاول ۹۴۹ھ میں مکمل کی''

اس بیان سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی روحانی زندگی کا آغاز سات برس کی عمر میں (۱۵۰۸ء/۹۱۴ھ) میں ہوا تھا لیکن صاحب مناقب غوثیہ (۱۵۳۴ء/۹۴۱ھ) شاہ فضل اللہ شطاری نے لکھا ہے :-

''جب بارہ سال کی عمر ہوئی تو طلب خدا میں سرگرداں ہوتے ہوئے جونپور تشریف لائے اور قاضی صدرجہاں کے مکان پر قیام کیا، قیام کے دوران تحصیل علم میں مصروف رہے، کافیہ وغیرہ تک عبور حاصل کرلیا، پھر اسی کو کافی سمجھہ کر علم باطنی کی تلاش میں مصروف ہوگئے''۔ ۱۰ (ملخصاً)

روحانی زندگی کے آغاز کے سلسلے میں شاہ محمد غوث کا بیان ہی مستند سمجھا جائے گا، محمد غوثی کے بیان سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت آپ کی عمر سات سال کی تھی (۱۱)

۱۰۔ مناقب غوثیہ (اردو) مطبوعہ آگرہ ۱۹۳۳ء

۱۱۔ محمد غوثی : گل زار ابرار (اردو) مترجمہ فضل احمد، مطبوعہ ۱۳۲۶ھ، ص ۲۲۲۔

Marfat.com

شاہ فضل اللہ شطاری کے مندرجہ بالا بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ محمد غوث کی عربی تعلیم صرف کافیہ تک محدود تھی، مگر آپ کی متعدد تصانیف شاھد ھیں کہ آپ کو علوم منقول میں کافی دسترس حاصل تھی، آپ کے خلفاء میں شاہ وجیہ‌الدین علوی گجراتی (متوفی ۱۵۸۸ء/۹۹۷ھ) جیسے جلیل‌القدر اور متبحر عالم بھی شامل تھے، اس سے بھی آپ کی علمیت اور روحانیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

طلب و شوق

بقول صاحب مناقب غوثیہ، شاہ محمد غوث روزانہ اپنے پردادا سید معین الدین قتال کے مزار مبارک پر جایا کرتے تھے، ایک مرتبہ غلبۂ شوق میں رات وھیں بسر کی، صبح کو بشارت ہوئی:-

> بابا محمد! جاؤ صدیقی کی کفش برداری کرو اور ان کی خدمت بجا لاؤ کہ جوانواع و اقسام کے انعام جمع ھوچکے ھیں ان کا ظہور ھو (۱۲)۔

یہ بشارت سن کر جون پور سے گور پہنچے، اور حضرت شاہ ابوالفتح ھدایت اللہ سرمست (متوفی مابعد ۱۵۳۹ء/۹۴۶ھ) کی خدمت میں حاضر ھوکر آپ کی صحبت سے مستفیض ھوئے، یہاں سے فیضیاب ھوکر کانودر گئے یہاں سے پھرتے پھراتے ایک دوسرے شہر میں پہنچے، اس شہر کے قریب ایک پہاڑ تھا، جس پر ایک بزرگ رہا کرتے تھے، ان کے حالات سن کر شاہ محمد غوث کو ان سے ملاقات کا اشتیاق پیدا ھوا چناں چہ پہاڑ پر جاکر ان کی زیارت کی، ان بزرگ نے شاہ صاحب کو اپنے قریب بٹھایا اور فرمایا:-

> ”خوش آمدید! خوب آئے اور بر وقت آئے کہ میں بھی آپ کے انتظار میں تھا، کیونکہ مجھے خدائے برتر نے مقام غوث بخشا

۱۲- مناقب غوثیہ (اردو)، ص ۶۰

Marfat.com

ہے اور اب میری دنیاوی عمر تمام ہوچکی ہے، حکم ہوا تھا کہ فلاں وقت اس شکل و شمائل کا ایک مرد آنے والا ہے، تم ان کو یہ درجہ غوثیت سونپ کر دنیا سے عالم بقا کی طرف آجاؤ، بحمدہ کہ حق تعالیٰ نے آپ کو پہنچایا اب آپ اس وقت تشریف لیجائیے،، ١٣

ان سے مل کر شاہ محمد غوث پہاڑ سے اتر آئے، دوسرے روز جب پہنچے تو دیکھا کہ وہ بزرگ نماز سے فارغ ہوکر سجدہ میں گئے اور جان، جان آفرین کے سپرد کردی۔

یہ بیان شاہ فضل اللہ شطاری کی تصنیف مناقب غوثیہ سے نقل کیا گیا ہے، جو شاہ محمد غوث کے معاصر تھے۔

اسی قسم کا ایک واقعہ محمد غوثی نے گلزار ابرار (١٦١٣ء/١٠٢٢ھ) میں شیخ پھول (متوفی ١٥٣٨ء/٩٤٥ھ) برادر بزرگ شیخ محمد غوث گوالیاری کی زبانی نقل کیا ہے، آپ فرماتے ہیں:-

"شیخ فضل اللہ بنگالی، میرے بھائی شیخ محمد اور فقیر پھول ہم تین آدمی چنار کے کوہستان میں ریاضت کے ارادہ سے آئے تھے وہاں کے باشندوں نے بیان کیا کہ دوسو برس ہوئے ہم اپنے بزرگوں سے مسلسل سنتے چلے آتے ہیں، اس غار میں ایک درویش گوشہ گزیں ہیں اور مشغول بخدا ہیں، ہم میں سے کسی کو اندر جانے کی طاقت نہیں جو ان کے ہونے یا نہ ہونے کی خبر لائے، یہ سن کر ہم تینوں آدمیوں نے تلاش کے واسطے اس غار میں قدم رکھا، جب ہم دو منزل کے برابر راہ چل لیے تو وہاں پر ہم نے

١٣- مناقب غوثیہ (اردو)، ص ٨-

Marfat.com

ایک پیر کو مراقب دیکھا کہ اس نے اپنی نورانی پیشانی سجادہ پر رکھہ چھوڑی ہے، وہ پیر ہمارے پہنچنے سے آگاہ ہوا، اٹھا، اور نہایت ترحم کے ساتھہ آگے بڑھا، بہت کچھہ مرحبا اور التفات کے ساتھہ پیش آیا، اور ہر ایک کو ایک جداگانہ خطاب سے سرفراز کیا، مجھکو جہانگیر، بھائی کو غوث اور فضل اللہ کو اہل اللہ کہا، اسرار و حقائق اپنی تقریر میں ظاہر کرکے آنے والوں کو آگاہ کیا، اور اصل حقیقت پر اطلاع بخشی، اس کے بعد جلدی سے خلوت میں گھس گیا، تھوڑی دیر بعد ہم لوگوں نے واپس آنے کی اجازت مانگی، جواب کہاں سے آتا، وہ تو واصل حق ہوچکا تھا، اس سفر کا سامان اس غار میں مہیا کر رکھا تھا، ہم نے اس سامان کو کام میں لاکر نعش سپرد خاک کی'' ۱۴

اس درویش کو سپرد خاک کرکے شاہ محمد غوث دوبارہ گور تشریف لائے، اور پھر شاہ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست کی خدمت میں حاضر ہوکر مرید ہونے کی خواہش ظاہر کی آپ نے فرمایا:-

''تمہاری ارادت حضرت حاجی حمیدالدین کے دست خاص پر مقرر ہے، اب سارنپور جاؤ'' ۱۵

بیعت و ریاضت

اس حکم پر شاہ محمد غوث گوالیاری سارنپور پہنچے اور حاجی حمیدالدین حضور (متوفی ۱۵۲۳ء/۹۳۰ھ) کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا۔

۱۴- ترجمہ گل زار ابرار (اردو)۔ ص، ۵-۲۳۴

۱۵- مناقب غوثیہ (اردو)۔ ص، ۸

Marfat.com

بقول شاہ فضل اللہ شطاری جب شاہ محمد غوث رح، حاجی حمیدالدین حضور کی خدمت میں پہنچے تو انھوں نے پہلے تو آمد کی غرض وغایت دریافت کی پھر ایک مکتوب دیا اور فرمایا کہ حضرت ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست سے اس کا جواب لے کر آؤ۔ نہ معلوم اس میں کیا راز کی بات لکھی ہوگی، بہر کیف جب شاہ محمد غوث رح جواب لے کر گور سے واپس سارنپور پہنچے تو حاجی حمیدالدین حضور کچھ دیر تو آپ کا چہرہ دیکھتے رہے۔ اس کے بعد اپنے خادم احمد سے فرمایا :-

"شیخ احمد اس بچہ کو پہچانتے ہو؟" ۱۶

پھر خود ہی فرمایا :- "یہ وہی بچہ ہے جو حضرت رسالت پناہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر تھا" ۱۷

اس واقعہ کی تفصیل شاہ فضل اللہ شطاری نے یہ لکھی ہے کہ حاجی حمیدالدین حضور روضہ پاک کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ تشریف لے گئے، وہاں تیس سال مجاورت کی۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہندوستان جانیکا اشارہ ہوا۔ چناں چہ واپسی میں جب بیت المقدس پہنچے تو خیال آیا کہ عمر عزیز کا بیشتر حصہ (۱۶۰ سال) گزر چکا ہے لیکن نہ کوئی فرزند ہوا اور نہ کوئی مرید جس سے یہ امید ہوتی کہ مستقبل میں وہ میرے لیے یادگار ہوگا۔ آنکھ بند تھی مشغول حق تھے۔ اسی عالم میں کیا دیکھتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں، دونوں کے دست مبارک میں کاغذ کا ایک ایک ٹکڑا تھا جس پر ایک ایک صوفی کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ یہ تصویریں حاجی حمیدالدین حضور کے سامنے رکھ کر آں حضرت نے فرمایا کہ تم کبیدہ خاطر نہ ہو۔ یہ دو صوفی

۱۶- فضل اللہ شطاری : مناقب غوثیہ۔ مطبوعہ آگرہ، ۱۹۳۳ء، ص-۱۰
۱۷- ایضاً، ص-۱۰

Marfat.com

حق تعالیٰ کی بارگاہ سے تمہارے لیے تحفتاً لائے گئے ہیں۔ ان سے قیامت تک تمہارا سلسلہ جاری رہے گا۔

حاجی حمیدالدین حضور جب ہندوستان پہنچے تو بمقام سارن پور ایک درخت کے نیچے چند سال اس طرح مشغول رہے کہ اپنی جگہ سے قدم نہ اٹھایا حتیٰ کہ شاہ محمد غوث علیہ الرحمہ تشریف لائے اور اس رویائے صادقہ کی تعبیر دکھائی گئی۔ چناں چہ آپ نے موصوف کو سلسلہ شطاریہ میں بیعت فرمایا، آپ کے ساتھ برادر بزرگ شیخ پھول (متوفی ۱۵۳۸ء/۹۴۵ھ) بھی تھے۔ دوسری تصویر جو دکھائی گئی تھی وہ موصوف ہی کی تھی۔ ان دونوں حضرات سے سلسلہ شطاریہ کو بڑا فروغ ہوا۔

حاجی حمیدالدین حضور نے دونوں بھائیوں کی تعلیم و تلقین کی اور شیخ پھول کو اپنے ہمراہ لے کر صوبہ بہار کی طرف روانہ ہوگئے اور شیخ محمد غوث کو کوہستان چنار میں ریاضت کے لیے چھوڑ دیا، پھر چند دن بعد شیخ پھول کو بھی حصول فیض کے لیے شیخ محمد غوث کے پاس بھیجدیا۔

شاہ محمد غوث تیرہ سال چند مہینے عبادت و ریاضت میں مشغول رہے، اس کے بعد جب حاجی حمیدالدین حضور واپس ہوئے تو مرید کو با مراد پایا، شاہ محمد غوث نے اس عرصے میں جواہر خمسہ (۱۵۲۲ء/۹۲۹ھ) تصنیف کی تھی، وہ شیخ کے سامنے پیش کی، وہ دیکھکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا:۔

> ''اسرار و اعمال کے جواہرات جو میرے تصرف اور قوت میں تھے وہ قبل ازیں تم کو حوالہ کر چکا ہوں اور میں نے اپنے پاس نام کے سوا کچھ نہیں رکھا تھا، اب نام کو بھی کتاب کے صلے میں جو معلم افعال ہے، تمہارے اوپر تصدق کرتا ہوں'' ۱۸

۱۸- محمد غوثی: گل زار ابرار (اردو) مترجمہ فضل احمد، مطبوعہ ۱۳۲۶ھ ص-۲۲۳

Marfat.com

چناں چہ بقول شاہ فضل اللہ شطاری اسی دن سے حضرت حمیدالدین حضور کا اسم گرامی شیخ ظہور الحق والدین اور شاہ محمد غوث کا اسم گرامی حمیدالدین عرف محمد غوث ہوگیا، اسی لیے ہرمن ایتھے (*Hermann Ethe*) نے شیخ حمیدالدین حضور کو شیخ ظہورالدین حاجی حضور لکھا ہے، ۱۹

شاہ محمد غوث نے جواہر خمسہ کے دیباچے میں اپنی طلب وسعی، شیخ کی خدمت میں حاضری، کوہستان چنار میں ریاضت و عبادت اور شیخ کی نوازش و عنایت کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں:-

''در اول حال چوں ولولہ' عشق و محبت داشت بحکم والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا جد و جھد بسیار می کرد۔ لیکن بہ منتہائے ھمت خود نمی رسید تابمقتضائے ان سعیہ سوف یری در واقعہ اول دیدہ بود باز نمودند کہ بمضمون اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلۃ ایھم اقرب پیش حضرت سلطان الموحدین شیخ ظہور حاجی حضور (ن-حضور) متع اللہ المسلمین بطول بقائہ و تا بمقصود رسی و مطلوب حاصل شود (ن-گردد) قصد کرد، رو در طلب آورد، دراں سایہ عرش پایہ مشرف شد، بعد از ملاقات فرمودند کہ خواجہ احمد کجاست، چوں مشارالیہ حاضر شد، گفتند، مارا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ وعدہ' فرزند کردہ است، این ست توفیق ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یافت۔ آں حضرت معمر بودند چناں چہ مشہور است۔ بعد از مدت مدید کہ بشرف خدمت حضرت مشرف شد جواھر علوم باطنی ازدریا' ولا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شا' وزواھر افضال ظاھری از بوستان سرائے

۱۹- *Hermann Ethe: Catalogue of the Persian Manus cripts in the Library of the India Office, Vol I, p. 1042-3, Orford, 1903.*

Oxford

Marfat.com

و بۆت کل ذی فضل فضله نثار این فقیر کردند۔ بعد ازاں در کوهستان قلعه چنار رفته سیزده سال و چند (ن۔چهار) ماه در خلوت بود و انچه فرموده بودند به آں عمل نمود، حال گذشته را نوشته جمع ساخت، بعد از چند سال که آں حضرت همائے صفت سایه بر سر فقیراںد اختند، تمامی را بعرض رسانید، خوش حال شدند و دعا کردند و پیراهن خاصهٔ خود را عطا فرمودند که بشارت القی علی وجهه فارتد بصیرا یافته۔ این کتاب را که مسمی بجواهر خمسه است بدست آں حضرت داد، هر پنج جواهر بنظر کیمیا اثر مشرف شد، فرمودند که کار خود را خوب کردید و خلق را هدایت وافر ابدالاباد و حجت اولیاءٔ الله خواهد بود و هیچ ولی نباشد که برین اسرار مطلع نه گردد۔ دراں وقت عمر این درویش بیست و دو سال بود" ۲۰

"ابتدا حال میں جب که مجهه کو کمال درجه عشق و محبت کا ولوله تها، تو میں بموجب حکم و الذین جاهدا و فینا لنهد ینهم سبلنا کے نہایت کوشش و محنت کرتا تها، لیکن اپنی همت کی انتها کو نه پہنچتا تها، یہاں تک که بمقتضائے ان سیعه سوف یری جو کچهه که واقعه اول میں میں لے دیکها تها، مجهه پو کهلا که موافق مضمون اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربهم الوسیلة ایهم اقرب کے بارگاه حضرت سلطان الموحدین شیخ ظهور حاجی حضور متع الله المسلمین بطول بقائه، میں حاضر هوتا که اپنے مقصد

۲۰۔ (الف) شاه محمد غوث: جواهر خمسه (قلمی) انڈیا آفس لائبریری۔لندن (نسخهٔ بیجاپور نمبر ۳۶۴۱)

(ب) نسخهٔ فورٹ ولیم کالج (قلمی) مکتوبه ۸ صفر ۱۱۷۳ھ۔نمبر ۲۱۲۴ مملوکه ٹیپو سلطان مرحوم، انڈیا آفس لائبریری، لندن۔

Marfat.com

کو پہنچے، اور مطلب حاصل ہو، چناں چہ میں نے قصد کیا اور طلب مقصود میں مستعد ہوا۔ یہاں تک کہ آنحضرت کے سایہ عرش پایہ سے مشرف ہوا، بعد ملاقات کے آپ نے فرمایا کہ خواجہ احمد کہاں ہیں؟ جب خواجہ احمد حاضر ہوئے تو ارشاد کیا کہ حق سبحانہ وتعالی نے جو مجھ سے وعدہ فرزند کا فرمایا تھا، وہ یہی ہے، جس نے توفیق ان الذین یبا یعونک انما یبا یعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم کی پائی ہے، اور آپ کا سن شریف زیادہ تھا (جیسا کہ) مشہور ہے۔ بعد ایک مدت مدید کے شرف خدمت سے میں مشرف ہوا اور آپ نے جواہر باطنی کے دریائے ولا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاءَ سے اور زواہر افضال ظاہری بوستان سرائے ویؤت کل ذی فضل فضلہ سے اس فقیر کو عطا کئے۔ اس کے بعد کوھستان چنار میں جاکے تیرہ برس اور کئی مہینہ خلوت میں رہا اور جو کچھ حضرت نے ارشاد کیا تھا، اس پر عمل کیا، اور حالات گذشتہ لکھ لکھ کے جمع کئے، چند برس کے بعد آنحضرت نے مثل ھما کے اپنا سایہ بلند پایہ اس فقیر کے سر پر ڈالا اور اس نے جملہ حالات عرض کئے آپ خوش ہوئے اور دعا فرمائی، اپنا پیراھن خاص مجھ کو عطا کیا جس سے میں نے بشارت القاہ علی وجہ فارتد بصیرا کی پائی اور یہ کتاب جس کا نام جواھر خمسہ ہے، حضرت ممدوح کے دست مبارک میں دی جب یہ پانچوں جوھر نظر کیمیا اثر حضرت سے مشرف ہوئے، فرمایا کہ تو نے اپنا کام خوب انجام دیا، اور خلق اللہ کو ھدایت وافر کی، یہ ھمیشہ اولیاءُ اللہ کے لئے حجت ہوگی اور کوئی ولی ایسا نہ ھوگا کہ ان بھیدوں سے خبردار نہ ھو، اس وقت درویش کی عمر بائیس سال کی تھی" ۲۱

۲۱- جواھر خمسہ (اردو) مترجمہ محمد عبدالحکیم، مطبوعہ لکھنؤ، ۱۹۰۹ء/۱۳۲۷ھ، ص ۵-

Marfat.com

الغرض حاجی حمیدالدین حصور نے بیعت فرما کر تمام منازل سلوک طے کرائے اور خرقۂ خلافت عطا کیا۔ اکثر تذکرہ نگاروں اور مورخین نے شاہ محمد غوث علیہ الرحمہ کی بیعت کا ذکر کیا ہے۔ صاحب مرأت سکندری لکھتے ھیں:-

”ہدایت پناھی، حقایق دستگاھی، مخترع بدیع الاسلوب فی الکشف والکرامات حضرت شیخ محمد غوث، طریقۂ ایشان شطاری ست، یعنی سلسلۂ ارادت و خلافت ایشان بحضرت سلطان العارفین، قطب المحققین، شیخ با یزید بسطامی قدس سرہ منتھی می شود“ ۲۲

ھندوستان میں شیخ عبد اللہ شطاری (م-۱۴۸۵ء/۸۹۰ھ) نے شطاریہ سلسلے کی اشاعت کی، آپ کا سلسلۂ نسب شیخ شہاب الدین سہروردی سے ملتا ہے، جو نویں صدی ہجری میں ایران سے ھندوستان تشریف لائے تھے، آپ کی خواب گاہ (مانڈو) میں ہے، بقول محمد غوثی:

”تمام مشائخ شطار کو ھند میں شاہ عبد اللہ شطاری کی خدمت سے اس مشرب کا حصہ ملا ہے“ ۲۳

شاہ عبداللہ شطاری کے چند سال اور چند ماہ بعد خرقۂ خلافت شاہ محمد غوث کو پہنچا: ۲۴

عبدالحئی الحسنی مشرب شطاریہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ھیں:-

”اما الطریقة الشطاریہ فھی للشیخ عبد اللہ الشطاری الخرا سانی، وکان من رجال قرن ثامن، و رد الھند و اخذ عنہ خلق کثیر ولھا

۲۲- سکندر بن محمد: مرأت سکندری، مطبوعہ بمبئی (۱۸۳۱ء/۱۲۴۶ھ)

۲۳- گل زار ابرار: ترجمہ (اردو)-ص ۲۸۶-۷

۲۴- ایضاً ص۔ ۲۸۷

Marfat.com

جهتان: جهة الشیخ محمد غوث الگوالیوری صاحب الجواهر الخمسه وهو اخذ عن الشیخ هدایة الله بن محمد بن العلاء المنیری عن والده عن الشیخ عبد الله المذکور" ۲۵

(ترجمہ) "طریقہ شطاریہ، شیخ عبداللہ شطاری خراسانی سے چلا ہے، موصوف آٹھویں صدی ہجری کے متصوفہ میں سے ہیں۔ ہندوستان تشریف لائے اور آپ سے بیشمار لوگ مستفیض ہوئے۔ موصوف کے یہاں دو سلسلے ہیں پہلا سلسلہ صاحب جواہر خمسہ شیخ محمد غوث گوالیری سے چلتا ہے، یہ شیخ حمید سے بیعت تھے، وہ شیخ ہدایۃ اللہ بن محمد بن العلاء المنیری سے بیعت تھے اور وہ اپنے والد (شیخ قاضن) سے بیعت تھے اور وہ شیخ عبداللہ مذکور سے بیعت تھے"

صاحب مجمع الاولیاء نے بھی شیخ محمد غوث کا ذکر کیا ہے مگر ان سے سہواً ایک واسطہ رہ گیا ہے، انہوں نے لکھا ہے:۔

"ریحان چمن معرفت، سروجوئبار وحدت، سالک رشید شیخ حاجی حمید مرید شیخ قاذن است واو مرید شیخ عبداللہ شطاری است ....شیخ محمد غوث ملقب با ہشت برادر مرید اوست" ۲۶

یعنی شیخ محمد غوث (آٹھ بھائیوں سمیت) شیخ حاجی حمید سے بیعت تھے وہ شیخ قاذن سے بیعت تھے اور موصوف شیخ عبداللہ شطاری سے بیعت تھے۔

۲۵۔ عبدالحئی الحسنی: الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند، مطبوعہ دمشق، (۱۹۵۸ء/۱۳۷۷ھ)

۲۶۔ علی اکبر حسینی اردستانی: مجمع الاولیاء (قلمی) انڈیا آفس لائبریری۔ لندن (مخطوطہ نمبر ۶۴۵) مکتوبہ علی اکبر، محررہ ۲ ربیع الاول ۱۰۴۳ھ۔

Marfat.com

اکثر تذکروں میں یہی لکھا ہے کہ شیخ محمد غوث اپنے برادر شیخ پھول کے ساتھ شیخ حاجی حمید سے بیعت ہوئے۔ مگر صاحب مجمع الاولیا' کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ پھول کے علاوہ سات بھائی اور مرید تھے۔ راقم کے پاس ایک قدیم مخطوطہ ہے جس پر سنہ مرقوم نہیں۔ اس میں شیخ محمد غوث اور ان کے برادران کا ذکر ملتا ہے۔

۱- شاہ رکن الدین رکن عالم قدس سرہ، مرقد مبارک شکوہ آباد کے قرب و جوار میں سرائے شیخ میں واقع ہے۔

۲- حضرت شاہ پھول جہانیاں شہید، مرقد مبارک ہنڈون کے قریب بیانہ میں پہاڑ پر واقع ہے۔ ہمایوں بادشاہ کو شیخ موصوف سے بڑی انسیت تھی۔ چناں چہ مفتی غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں:-

"و شیخ را برادرے بود شیخ پھول نام کہ بسبب اعتقاد ہمایوں بادشاہ لسبت شیخ بمراتب اعلی رسیدہ بود و آخر بدست مرزا ہندال شہید شد" ۲۷

(ترجمہ) شیخ محمد غوث کے شیخ پھول نامی ایک بھائی تھے۔ ہمایوں کو ان سے بڑی عقیدت تھی۔ اسی بنا پر ان کو اعلی مراتب پر فائز کیا تھا۔ ہمایوں سے اس تعلق کی وجہ سے مرزا ہندال نے آپ کو شہید کر دیا۔

ہمایوں بادشاہ کے خادم خاص جوہر آفتابچی نے شیخ پھول کے قتل کی تفصیلات اس طرح بیان کی ہیں:-

"نورالدین محمد مرزا نے مرزا ہندال سے عرض کیا کہ آپ شیخ پھول کو قتل فرمادیں تاکہ یہ معلوم ہو کہ آپ حضرت سلامت سے

۲۷- غلام سرور لاہوری: خزینۃ الاصفیا، مطبوعہ لاہور، ۱۸۷۳ء، ج-۲، ص ۳۳۳

Marfat.com

برگشته هیں اس صورت هیں هم آپ کی اطاعت کریں گے اور آپ کے نام کا خطبہ پڑھائیں گے۔ مرزا هندال نے حکم دیا کہ نورالدین مرزا هی شیخ پھول کو کسی حیلے سے قتل کردے۔ شیخ پھول پر یہ الزام عائد کیا گیا کہ اس نے شیر خاں کو هتیار مہیا کئے اور خط و کتابت بھی کی۔ بس اس بہانے سے قتل کردیا گیا اور مرزا هندال کے نام خطبہ پڑھا گیا'' ٢٨

نورالدین جہاں گیر (١٦٢٧ء/١٠٣٧ھ) نے تزک جہاں گیری میں (٢٩) دیگر مورخین میں کرنل وولزلے، (٣٠) (*Colonel Wolseley*) اور تھیوڈرڈی بیری (٣١) (*Theodre De Bary*) وغیرہ نے لکھا ھے کہ ھمایوں بادشاہ کو شیخ پھول سے عقیدت تھی، یہاں تک کہ وہ بیعت ھوگیا تھا۔ ٹی۔ ڈبلیو، بیل (٣٢)(*T.W. Beale*) اور محمد غوثی نے (٣٣) بھی لکھا ھے کہ ھمایوں بادشاہ، شیخ پھول سے بڑی عقیدت رکھتا تھا۔ بلکہ ملکی معاملات میں بھی مشورہ لیا کرتا تھا۔ شاہ سے گدا تک سب دربار میں حاضر ھوتے تھے۔ صاحب اخبارالاخیار نے بھی لکھا ھے کہ ھمایوں آپ کا معتقد تھا۔ ٣٤

٢٨- جوهر آفتابچی : ھمایوں نامہ (اردو) مترجمہ احمدالدین، مطبوعہ کراچی، ١٩٥١ء ص۔ ٤٠

٢٩- جہاں گیر: تزک جہاں گیری (اردو) مطبوعہ لاھور' ١٩٦٠ء، ص۔ ٥٣٥

٣٠- *Lt. Colonel Sir Wolseley : The Cambridge History of India, Vol. IV, Delhi, 1957, p. 32.*

٣١- *Theodre De Bary : Sources of Indian Tradition, New York, 1959.*

٣٢- *T. W. Beale : Oriental Biographical Dictionary, Calcutta, 1881, p. 186.*

٣٣- محمد غوثی : گل زار ابرار (اردو)، ص۔ ٢٣٣

٣٤- عبدالحق محدث دھلوی : اخبارالاخیار، مطبوعہ دھلی' ١٣٣٢ھ، ص۔ ٢٥٢

Marfat.com

٣- شیخ محمد غوث کے تیسرے بھائی شاہ ابوالخیر سرمست قدس سرہ ھیں۔ ان کا مزار مبارک ظہورآباد میں ھے۔

٤- چوتھے بھائی شاہ ابوالفتح قدس سرہ ھیں۔ ان کا مرقد فتح پور میں ھے۔

٥- پانچویں بھائی شاہ قطب‌الدین محمد احمد قدس سرہ ھیں ان کا مزار مبارک گوالیار سے مشرق کی طرف قصبہ بلارہ میں واقع ھے۔

٦- چھٹے بھائی حضرت سید شاہ قدس سرہ ھیں۔ موصوف کا مزار مبارک، بقول صاحب مخطوطہ، کہیں نہیں کیوں‌کہ وہ ابدال تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

٧- ساتویں بھائی شیخ قاضن ھیں۔

سلسلۂ شطاریہ کے علاوہ شاہ محمد غوث دوسرے سلاسل مین بھی مجاز تھے، بقول مفتی غلام سرور لاھوری:-

"........گویند کہ شیخ محمد غوث قدس سرہ مقتدائے چہار دہ سلاسل بود، و سیاحت بسیار کردہ و از مشائخ عظام ھر یک خانوادہ فیض باطنی حاصل نمودہ بہ خرقۂ خلافت ممتاز گشت" ٣٥

شاہ محمد غوث نے اپنی تصنیف اوراد غوثیہ میں خود ان سلاسل سے استفادہ کا ذکر کیا ھے،

"چشتیہ، فردوسیہ، سہروردیہ، قادریہ، طیفوریہ، خلوتیہ، ربانیہ، مداریہ وغیرہ" ٣٦

٣٥- خزینۃ الاصفیاء، جلد دوم، ص- ٣٣٢

٣٦- اوراد غوثیہ، مطبوعہ ١٣١٣ھ، ص- ٣-٣٣٢

Marfat.com

ملا عبدالقادر بدایونی (متوفی ۱۵۹۵ء/۱۰۰۴ھ) جو شاہ محمد غوث کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے، تحریر کرتے ہیں:-

"در علوم دعوت اسماء مقتدا و صاحب تصرف و جذب کامل بود و اجازت ایں علم از برادر بزرگ خویش شیخ پھول کہ صاحب کرامات و خوارق بود حاصل کرد" ۳۷

مفتی غلام سرور لاہوری تحریر فرماتے ہیں:-

"از اعاظم مشائخ و کبرائے اولیاء متاخرین ہندوستان ست، در طریقت سلسلہ ارادت بخدمت شیخ حاجی حمید کہ از اعاظم خلفائے شاہ قاذن (کذا) بود درست کردہ و شاہ قاذن نعمت خلافت از شیخ عبداللہ شطاری داشت و سوائے سلسلۂ ظاہری تربیت باطنی از روح پر فتوح حضرت غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اللہ اسرارہ السامی ہم یافت۔ وبہ کمال مراتب اقطاب و اغواث رسید" ۳۸

موصوف، شاہ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۱۶۴۲ء/۱۰۵۲ھ) کے حوالے سے لکھتے ہیں:-

"و صاحب اخبارالاخیارمی فرماید کہ شیخ محمد غوث چوں بروز اول بقصد ارادت بخدمت شیخ حمید رفت، شیخ حمید برخاست و اورا درکنار گرفت و گفت "بیا شیخ محمد غوث"! حاضرین پرسیدندکہ ایں شخص را بے آں کہ بہ ایں مرتبہ رسیدہ باشد

۳۷- عبدالقادر بدایونی: منتخب التواریخ، جلد سوم، مطبوعہ کلکتہ، ۱۸۶۹ء، ص-۶۰

۳۸- مفتی غلام سرور لاہوری: خزینۃ الاصفیاء، مطبوعہ لکھنؤ، ۱۸۷۳ء، جلد دوم ص- ۳۳۲

Marfat.com

''غوث'' خواندن چه معنی دارد؟ ...... فرمود، فال نیک است که پدر نام پسر خود ''شاه عالم'' می نهد اگرچه اودران وقت شاه عالم نمی باشد'' ۳۹

حضرت شیخ عبدالحق محدث دهلوی نے، شیخ محمد غوث کے متعلق اخبار الاخیار میں لکھا ہے:-

''شیخ محمد الملقب به غوث با هشت برادر مرید او بود گویند که روز اول که بقصد ارادت رفت، حاجی حمید برخاست واورا در کنار گرفت و گفت بیا شیخ محمد غوث! پرسیدند که اورا بے سابقه کار غوث خواندن بچه سبب است گفت، با کے نیست پدر پسر خود را نام شاه عالم نهد'' ۴۰

''شیخ محمد ملقب به غوث آٹھ بھائیوں کے ساتھ (شیخ حاجی حمید سے) بیعت تھے کہتے ہیں کہ جب پہلے پہل بیعت کے لئے گئے تو حاجی حمید اٹھ کھڑے ہوئے اور شیخ محمد غوث کو بغل گیر کرلیا اور فرمایا شیخ محمد غوث آ! لوگوں نے پوچھا کہ ابھی سے غوث کہنے کا کیا سبب ہے؟ فرمایا کہ کوئی ڈر نہیں۔ باپ اپنے بیٹے کا نام شاہ عالم رکھدیا کرتا ہے''

صاحب حدیقۃالاسرار نے اس واقعہ کو اس طرح لکھا ہے:-

''چوں اول اول بخدمت حاجی حمید صاحب مرشد خود مشرف شد فرمودند سید محمد غوث آمدید؟ حاضرین گفت یا حضرت هنوز بدرجه غوثیت نرسید، غوث چگونه شد؟ فرمودند، فال نیک

۳۹- ایضاً ص- ۳۳۳

۴۰- عبدالحق محدث دهلوی: اخبارالاخیار، مطبوعه دهلی، ۱۳۳۲ھ، ص- ۲۵۲

Marfat.com

است۔ انشاء اللہ روزے غوث غوثان خواهد.........خاصه پدر نام پسر خود شاه عالم می دارد ازیں مضائقه نیست و نه جائے حیرت'' ۴۱

(ترجمه) ''جب پہلے پہل شیخ محمد غوث اپنے مرشد حاجی حمید کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے فرمایا سید محمد غوث آ گئے؟ حاضرین نے کہا که حضرت ابھی تو یه درجه غوثیت تک نہیں پہنچے پھر غوث کس طرح ہوگئے؟ تو فرمایا که فال نیک ھے انشاء اللہ ایک دن یه غوثوں کا غوث ہوگا۔ باپ بیٹے کا نام شاه عالم رکھه ھی لیتا ھے اس میں نه تو کوئی مضائقه ھے اور نه یه کوئی حیرت ھی کی بات ھے''

مفتی غلام سرور لاھوری نے ایک اور روایت نقل کی ھے:-

''نقل است که در اوائل شیخ محمد ازاهل دعوت بود و در قلعه کلچر ریاضت دعوت اسمائے الٰہی نموده آں کار را چناں بکمال رسانید که در ھند ثانی خود نداشت آخر کار آں کار را بکار صفائے با طن پرداخت ودریں کار هم چناں سعی و جهد نمود که یکے از اقطاب وقت شده'' ۴۲

شاه محمد غوث کے فیض یافته سید فضل علی شاه قادری الچشتی لکھتے ھیں:-

''در ابتداء زمان سلطنت عرش آستانه جلال الدین محمد اکبر بادشاه دریں بلده اکابر نامدار، عالی مقدار و مشائخ بزرگوار ذوالمرجع

۴۱- امام بخش: حدیقة الاسرار فی اخبار الاخیار، چمن هفتم، ص- ۲۵۹

۴۲- خزینة الاصفیاء، ج دوم، ص- ۳۳۳

Marfat.com

می ماندند و طالبان و معتقدان بوده اند ازان جمله شیخ محمد غوث قدس الله سره العزیز که از بزرگان عصر، غوث وقت خود گشته اند'' ۴۳

(ترجمه) ''اکبر بادشاہ کے ابتدائے سلطنت میں اس شہر (گوالیار) میں بڑے بڑے علماء و مشائخ گزرے ھیں جن کے بہت سے لوگ معتقد مرید تھے۔ انھیں شیوخ میں شیخ محمد غوث قدس اللہ سرہ العزیز بھی ھیں۔ موصوف اپنے وقت کے غوث اور بزرگان عصر میں سے تھے''

صاحب حدیقۃالاسرار نے شیخ محمد غوث کو اس طرح یاد کیا ھے:۔

''آن دریائے رحمت بے غایت جاری حضرت سیدنا و مولانا سید محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ الباری بزرگے والاتبار و آل اطہر جناب پاک سید الابرار و قطب وقت خود بود قدس اللہ سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہ'' ۴۴

''اللہ تبارک و تعالیٰ کی بے پایاں رحمت کا وہ دریائے رواں سیدنا و مولانا محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ الباری زبردست بزرگ تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں سے تھے اور اپنے وقت کے قطب تھے۔ قدس اللہ سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہ''

ٹی، ڈبلیو، بیل (*T. W. Beale*) لکھتا ھے:۔

ھندوستان کے اعاظم صوفیاء میں آپ کا شمار تھا، کہا جاتا ھے کہ

۴۳۔ فضل علی شاہ: کلیات گوالیاری۔ (قلمی) مکتوبہ عبدالرحیم محررہ ۹ اکتوبر ۱۹۰۸ء مطابق ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ

۴۴۔ امام بخش: حدیقۃالاسرار فی اخبارالاخیار۔ چمن ھفتم۔ ص۔ ۲۰۹

Marfat.com

آپ کوهستان چنار کے دامن میں جنگل کے اندر بارہ برس تک ترک نفس کی مشق کرتے رہے، آپ کی غذا جنگل کے پھل اور پتیوں کے سوا اور کچھه نه تھی'' ۳۵

موصوف نے کوهستان چنار پر مدت ریاضت ۱۲ سال لکھی ھے، حالانکه خود شاہ محمد غوث نے جواهر خمسه میں تیرہ سال چند ماہ تحریر فرمائی ھے:-

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے مقاله نگار نے لکھا ھے:-

''آپ شیخ ظهورالدین حاجی حضور کے شاگرد تھے، سلسله شطاریه سے آپ کا تعلق تھا، آپ اور آپ کے آٹھه بھائی شیخ حاجی حمید کے مرید تھے'' ۳۶

مقاله نگار نے پہلے تو شاہ محمد غوث کو شیخ ظهورالدین حاجی حضور کا شاگرد بتایا ھے، پھر لکھا ھے که شاہ محمد غوث اور ان کے آٹھه بھائی شیخ حاجی حمید سے بیعت تھے، اس لئے بادی‌النظر میں پڑھنے والے کو ایسا معلوم ھوتا ھے که شیخ ظهورالدین حاجی حصور اور شیخ حاجی حمید دو شخصیتیں ھیں، حالانکه ایسا نہیں ھے، حاجی حمیدالدین حصور ھی کو بعد میں ظهورالدین حصور کہا جانے لگا۔

مقاله نگار نے دوسری غلطی یه کی ھے که حاجی حمید کے ساتھه ''حضور'' لکھا ھے، حالانکه اصل میں ''حصور'' ھے، اس کے معنی بے اولاد کے ھیں، چونکه شاہ حمیدالدین کے کوئی اولاد نه تھی، اس لئے ''حصور'' کہا کرتے تھے، جو بعد میں کاتب کی ستم ظریفی سے ''حضور'' بن گیا، ایتھے نے بھی ''حضور'' لکھا ھے۔ ۳۷

۳۵- *T. W. Beale : Oriental Biographical Dictionary Calcutta, 18881.*

۳۶- *M. TH. Houtsma etc : Encyclopaedia of Islam, Leyden (Holland). 1913, Vol. III PT 2, pp. 687-8.*

۳۷- *Hermann Ethe : Catalogue of the Persian Manuscripts in the Library of the India Officc, Oxford, 1903, Vol. I, p. 1042.*

Marfat.com

قیام گوالیار | شاہ محمد غوث گوالیاری نے اپنے شیخ طریقت حاجی حمید الدین حضور (متوفی ۱۵۲۳ء/۹۳۰ھ) سے مستقل قیام کے لئے استفسار کیا تو موصوف لے فرمایا: ''کل جہاں تمہارا ھے، جہاں مزاج چاہے رھو، اس میں تم کو اختیار دیا گیا ھے'' ۳۸

سید فضل علی شاہ نے کلیات گوالیار میں لکھا ھے:-

''در آں وقت حضرت شیخ محمد غوث قدس اللہ سرہ العزیز کہ از اکابر و اعاظم روزگار بودند در قلعہ بر قلوب تصرفے تمام داشت و از غازی پور پٹنہ کہ متوطن و مسکن حضرت شیخ مذکور بود بمقتضائے حکم مرشد حضرت بابا حضور شاہ ظہورالحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز مفارقت گرفتند و بہ گوالیار رسیدند'' ۳۹

(ترجمہ) ''اس زمانے میں حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری قدس اللہ سرہ العزیز، جو اکابر و اعاظم زمانہ میں سے تھے، قلعہ میں قلوب پر تصرف کامل رکھتے تھے اور غازی پور (پٹنہ) سے، جو آپ کا مسکن و وطن تھا، اپنے مرشد حضرت بابا حضور شاہ ظہورالحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ترک وطن کر کے گوالیار تشریف لے آئے تھے''

لیکن جواھر خمسہ (۹۲۹ھ) کے مطالعہ سے ایسا معلوم ھوتا ھے کہ کوھستان چنار میں زمانۂ ریاضت ھی میں قلعۂ گوالیار میں قیام کا اشارہ ھوگیا تھا، چناں چہ شاہ محمد غوث تحریر فرماتے ھیں:-

---

۳۸- فضل اللہ شطاری: مناقب غوثیہ (اردو) مطبوعہ آگرہ، ۱۹۳۳ء ص- ۳۲

۳۹- سید فضل علی شاہ: کلیات گوالیاری (قلمی)، محررہ ۱۹۰۸ء/۱۳۲۶ھ، ص- ۱۴

Marfat.com

''این درویش سیزده سال و هفت ماه درکوهستان چنار به عنوان مسطور ریاضت کشید بعد ذالک از پردهٔ غیب لاریب ندائے رسید که ازیں کوهستان بدر شوو در قلعهٔ گوالیار برو......... آں حکم بجا آوردیم'' ۵۰

(ترجمه) ''یه درویش کوهستان چنار میں مندرجه بالا طریقه پر تیره سال سات ماه عبادت کرتا رہا، اس کے بعد پردهٔ غیب سے ایک واضح ندا آئی که اس کوهستان سے نکل اور قلعهٔ گوالیار میں جا.........اس حکم کی تعمیل کی گئی''

قلعهٔ گوالیار میں قیام کے یه تو باطنی اسباب تھے، لیکن چند ظاهری اسباب بھی تھے، جن پر قاضی معراج الدین دهولپوری نے روشنی ڈالی هے، وه لکھتے هیں :-

''ممدوح کے قلعهٔ گوالیار پر قیام فرمانے کا سبب یه تها که اس زمانه میں سادات اور شرفاً کے قدیم خاندان قلعه پر هی رهاکرتے تھے، باهر جس جگه اب گوالیار کی بستی هے وهاں مسلمانوں کی آبادی نہیں تھی، نیا نیا ان کا قبضه قلعهٔ گوالیار پر هوا تها، اور جیسے جیسے اقتدار بڑھتا جارها تها ویسے ویسے مسلمان فضلاً اورکملاً روحانی بزرگ باهر سے آآ کر یہاں آباد هوتے جا رهے تھے، یه وه وقت تها جب حضرت شاه محمد غوث قدس سره کو نه کوئی جاگیر ملی تھی اور نه آپ کی جانب سے انتظام مهمانداری تها'' ۵۱

۵۰- محمد غوث گوالیاری : جواهر خمسه فارسی (قلمی) ۸ صفرالمظفر ۱۱۷۳ھ، مکتوبه محمد واصل بیگ قادری- (لندن)

۵۱- قاضی معراج الدین دهولپوری : مضمون مطبوعه روز نامه ''نوروز'' کراچی ۱۴ دسمبر ۱۹۶۱ء-

بہر حال شاہ محمد غوث گوالیار تشریف لائے اور یہاں رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کیا، صاحب مناقب غوثیہ لکھتے ہیں :-

''الغرض جب حضرت غوث اللہ، حضرت پیر جہاں (حاجی حمیدالدین حضور) کی درگاہ سے رخصت ہوکر گوالیار پہنچے اور وہاں اقامت کی تو بانگ درویشی و صدائے عظمت ولایت موروثی عالم میں پھیلی، عالم و عالمیاں، ملوک و سلاطین وقت مطیع و منقاد ہوئے، مگر آپ کا یہ حال تھا کہ کوئی شخص مجلس عالی میں دنیا کا نام نہ لے سکتا تھا'' ۵۲

گوالیار میں کچھ عرصہ قیام کیا تھا کہ مرض خیارک میں مبتلا ہوگئے اور چھ مہینہ تک صاحب فراش رہے، جب اس مرض سے صحت پائی تو قاضی رکن الدین اور قاضی خدا بخش کی وساطت سے اپنے شیخ طریقت حضرت حاجی حمیدالدین حضور کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا........یہ عجیب اتفاق ہے کہ ادھر یہ حضرات پیام لے کر چلے اور ادھر حاجی حمیدالدین نے شیخ سکندر سے فرمایا :-

''آج مجھ کو اطلاع ہوئی ہے کہ اس عالم دون سفلی سے عالم عقبی میں آؤں اور دار فنا سے دار بقا کا سفر اختیار کروں، میں نے جواب دیا کہ چار روز کے بعد آؤں گا، کیونکہ بندگی میاں غوث کے آدمی راستے میں ہیں، جب وہ آجائیں گے تو صاحب مقام کو دستار عطا کرکے اس عالم سے اس عالم میں آؤں گا'' ۵۳

اس لئے جب قاضی رکن الدین اور قاضی خدا بخش، حاجی حمیدالدین حضور کی خدمت میں پہنچے توآپ بہت مسرور ہوئے اور اسی وقت جبہ و دستار طلب کرکے اپنے دست مبارک سے دونوں حضرات کے سپرد کیا، اور اپنی جانب سے شاہ محمد غوث

۵۲- فضل اللہ شطاری : مناقب غوثیہ (اردو)، ص- ۴۴
۵۳- ایضاً، ص- ۵۲

Marfat.com

(متوفی۱۵٦۴ء/۹۷۰ھ) کے نام ایک ایک فرمان لکھوا کر دستخط فرما کر قاضی رکن الدین کے حوالے کیا، صاحب مناقب غوثیہ نے فرمان مذکور کا یہ مضمون لکھا ہے:۔

"صحیح فی الدنیا و لاخرہ بندگی حضرت شیخ المشائخ میاں محمد غوث متع اللہ المسلمین بطول بقائہ از ظہور شمس انصاری المقدسی مطالعہ فرمایند تمام احوال قابل شکر ہے قل الحمد للہ دائماً معلوم و روشن ہو کہ اس درویش کو بھی بیس رمضان سے ران کا درد ہوا تھا اور جو کچھہ حال و احوال اور اقوال اس فقیر کا ظاھر و باطن تھا آں فرزند کو سونپ کر اپنا قائم مقام کیا، بلکہ قالب کا حکم بھی تم شیخ المشائخ کے ھاتھہ میں دیا، چناں چہ اپنی موجودگی میں صندوق طیار کرا کر حاضران مجلس کو (تمہارے) آدمیوں کی موجودگی میں نصیحت کردی ہے کہ ھم کو امانت رکھو، قالب کا اختیار بھی فرزندم میاں محمد غوث کو دیا، جس جگہ وہ قابل سمجھیں لیجائیں، دوسرے یہ کہ آں فرزند کو اپنا قائم مقام کر کے جملہ خلفاء و مریدین کو حوالہ کیا جس کو آں فرزند مقبول کرے، مقبول........اور جس کو مردود کرے، مردود، اور جبہ و دستار اپنے حضور تمہارے آدمیوں کے سپرد کردیا، یقیں کرلو کہ جو کچھہ رنج و مشقت اس فقیر نے اٹھایا اور درگاہ حق میں توکل پر ثابت رھا وہ سب آں فرزند کے واسطے تھا ....یہ فقیر درخت کے سایہ میں مرقد کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور جو اس فقیر کے سفر کے بعد ھوگا وہ شیخ سکندر کی کتابت سے معلوم ھوگا" ۵۴

۵۴- ایضاً، ص- ۴-۵۳

Marfat.com

حاجی حمیدالدین حصور کی وفات کے بعد شیخ سکندر نے جو مکتوب شاہ محمد غوث کے نام ارسال کیا تھا اور اس میں جو چشم دید واقعات بیان کئے تھے اس کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ حاجی حمیدالدین نے اپنی وفات کے بارہ میں جو کچھ فرمایا تھا حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوا ......مکتوب مذکور کے آخر میں شیخ سکندر تحریر فرماتے ہیں:-

''اکیس ذی‌الحجہ کو ایک پاس شب باقی تھی کہ یکایک فرمایا ''یارو اٹھو، رحمت کا وقت ہے، اس درویش کو پھر حکم ہوتا ہے کہ آج چوتھا روز ہے کہ تمام انبیاء و اولیاء تمہاری ملاقات کے منتظر ہیں شتاب آؤ''........اور اس وقت چوڈول پر سوار ہوکر باہر آئے، اور اپنے حضوز میں قبر درست کرائی، بعدہ اس چوڈول کو درخت کے سایہ کے نیچے لائے جوکوئی اپنا حال عرض کرتا فرماتے ''فرزندم میاں محمد غوث کے حوالہ کیا، یہاں تک کہ صبح صادق چمکی اور آپ سر سے پا تک چادر اوڑھ کر شغل مع‌اللہ کے ساتھ دارالفنا سے دارالبقاء کو رحلت فرما گئے''

دیگر معروض کہ اس خاک روب آستانہ کو خاک روبی آستانہ کی خدمت پر نواز کر جامہ خلافت عطا فرمایا ہے لیکن ثابت جب ہی ہوسکے گا جب آنحضوت قبول فرمائینگے'' ۵۵

الغرض حضرت حاجی حمیدالدین حصور کی وفات کے بعد شاہ محمد غوث گوالیاری مسند خلافت پر متمکن ہوئے، اورگوالیار میں قیام کرکے دور و نزدیک فیض رسانی کا سلسلہ جاری کیا۔

شاہ محمد غوث گوالیاری کے زمانے میں ایک اور بزرگ بھی قیام پذیر

۵۵- ایضاً، ص- ۵۵

Marfat.com

تھے، جن کو خواجہ خانون کے نام سے یاد کیا جاتا تھا' بعض تذکرہ نگاروں لے شیخ خانو بھی لکھا ھے، خواجہ خانوں اور شاہ محمد غوث کے درمیان غائبانہ ربط باطنی تھا، ان کے تعلقات پر بھی روشنی ڈالتے چلیں۔

خواجہ خانونؒ اور شاہ محمد غوثؒ

شاہ محمد غوث کے زمانے میں خواجہ خانون (متوفی ۱۵۳۳ء/۹۴۰ھ) بھی گوالیار میں تشریف رکھتے تھے موصوف کی ولادت ۸۵۳ھ میں ھوئی' ناگور کے رھنے والے تھے، وھاں سے ترک وطن کرکے گوالیار تشریف لے آئے تھے، (۵۶) خواجہ حسین ناگوری سے بیعت تھے اور شیخ حسین سرمست کے فرزند شیخ اسماعیل سے خرقہ' خلافت ملا تھا، جو چندیري میں رھا کرتے تھے، (۵۷) اپنے وقت کے اجلہ صوفیہ میں آپ کا شمار ھوتا تھا۔ یکتائے زمالہ تھے۔

خواجہ خانون کی درگاہ کے موجودہ سجادہ نشین کا یہ خیال ھے کہ جب خواجہ خانون گوالیار تشریف لائے تو اس وقت شاہ محمد غوث گوالیار میں سلسلہ' رشد و ھدایت میں مصروف تھے، موصوف نے ایک عجیب و غریب حکایت نقل کی جس کی اصلاح ضروری ھے، اپنی تالیف فیضان ولایت میں لکھتے ھیں:-

> ''جب آپ (خواجہ خانون) گوالیار میں تشریف لائے تو اس وقت حضرت محمد غوث رحمۃاللہ علیہ کے یہاں ھرنو وارد و مسافر تین یوم مہمان رھاکرتا تھا، مگر آپ ان کے دسترخوان پر نہ پہنچے، محمد غوث نے آپ کی خدمت میں اپنے خادم کو بلانے کے لئے بھیجا' آپ غسل فرماکر بحالت سکون ایک پتھر پر بیٹھے تھے' خادم کے عرض کرنے پر آپ لے جواباً فرمایا کہ فقیر آمد ورفت

۵۶- محمد غوثی: گل زار ابرار (اردو)' مطبوعہ ۱۳۲۶ھ' ص- ۲۳۳

۵۷- شیخ عبدالحق محدث دھلوی: اخبارالاخیار' مطبوعہ دھلی' ۱۳۳۲ھ

Marfat.com

کے لئے نہیں ھے اور نہ یہ فقیر کے مناسب حال ھے، پس اسے معذور رکھو، محمد غوث رح کو اس تعارض سے ناگواری ھوئی اور اپنے خدام ''اجنہ'' کو حکم دیا کہ جس پتھر پر وہ بیٹھے ھیں مع اس پتھر کے ان کو اٹھا لاؤ، چار ''جن'' تعمیل حکم کے لئے آئے لیکن وہ پتھر نہ اٹھا سکے، اور لاچار ھوگئے، حضرت خواجہ خانون نے ان ''اجنا'' سے کہا کہ فقیر کو کیوں تنگ کرتے ھو، جنوں نے ادب سے عرض کیا کہ ''ھم تو تابعدار ھیں جو حکم دیا گیا تھا تعمیل کررھے تھے، اب جو حکم دیا جائیگا اس کی تعمیل کرینگے'' حضرت خواجہ نے مبتسم ھوکر فرمایا ''جاؤ غوث کو مع اس تخت کے اٹھا لاؤ جس پر وہ بیٹھے ھوئے ھیں''.........جن گئے اور آن واحد میں حضرت محمد غوث کو مع تخت کے سامنے لاکر رکھدیا، حضرت محمد غوث بہت حیران ھوئے اور سلام شوق کے بعد اس طرح معذرت کی:-

''اے شیخ محترم مجھے یہ قطعی علم نہ تھا کہ آپ شاہ ولایت ھیں، ورنہ مجھ سے ھرگز یہ عمل نہ ھوتا'' حضرت خواجہ نے مسکرا کر کہا، ''کوئی حرج نہیں، دوستوں کی ملاقات چھیڑ چھاڑ سے ھی ھوا کرتی ھے،'' حضرت محمد غوث کے تخت پر بہت سے اسباب عملیات بخورات وغیرہ رکھے تھے، اور ایک بیاض بھی رکھی تھی، جسے حضرت خواجہ نے اٹھا کر دریافت کیا ''محمد غوث کیا ھے''؟ حضرت غوث کی زبان کی لغزش سے اتفاقاً نکل گیا ''حضور کچھ نہیں''.........پس حضرت خواجہ نے بیاض یہ کہتے ھوئے رکھدی ''اچھا کچھ نہیں''......... تھوڑے وقفہ کے بعد کسی ضرورت سے محمد غوث نے اس بیاض کو کھولا تو اس کے سب اوراق سفید تھے، بہت سراسیمہ ھوئے اور حضرت خواجہ کی جانب

Marfat.com

رحم طلب نظروں سے دیکھا، حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے مسکراکر فرمایا، ''محمد غوث اس میں کچھ نہیں، تجھ میں سب کچھ ہے''
تین مرتبہ زبان فیض ترجمان سے اس جملہ کا ادا ہونا ہی تھا کہ حضرت محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کامل ہوگئے، بخورات وغیرہ سب اٹھا کر پھینک دئے اور غلبہء ترک سے مغلوب ہوکر نظارہء جمال وحدت میں مستغرق ہوگئے، کیف و سرور اور معراج معرفت یاب، حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ خانون رح سے وقت رخصت گہ بگاہ حاضر ہوتے رہنے کی اجازت چاہی، مگر حضرت خواجہ رح نے فرما دیا کہ ایک کام وقت پر موقوف ہے، اس کی ادائیگی تم کرو گے، اسی وقت ملاقات ہوگی'' ۵۸

اس حکایت میں جتنی صداقت ہے وہ خود اس کے انداز بیان سے ظاہر ہے، صاحب فیضان ولایت کے قول کی روشنی ہی میں خود اس واقعہ کی تردید ہوجاتی ہے، موصوف نے لکھا ہے کہ حضرت خواجہ خوانون تقریباً ۹۰۰ھ میں گوالیار تشریف لائے تھے (۵۹) شاہ محمد غوث کوہ چنار کی ریاضت کے بعد گوالیار تشریف لائے، جواہر خمسہ ایام ریاضت کی تصنیف ہے، اس کا سنہ تصنیف ۹۲۹ھ ہے، اس سے ظاہر ہے کہ شاہ محمد غوث، خواجہ خانون کے تقریباً ۲۹ برس بعد گوالیار تشریف لائے،........حکایت مذکور کی بنیاد اسی پر قائم تھی کہ خواجہ خانون بعد میں تشریف لائے، جب بنیاد ہی قائم نہ رہی تو حکایت کی صحت وعدم صحت کا اندازہ بخوبی ہوسکتا ہے، یہ بھی واضح رہے کہ شاہ محمد غوث کی ولادت ۹۰۷ھ میں ہوئی تھی، یعنی جس وقت خواجہ خانوں گوالیار تشریف لائے ہیں (بقول غلام محی الدین) شاہ محمد غوث پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔

۵۸- غلام محی الدین : فیضان ولایت، مطبوعہ علوی پریس، گوالیار، ص- ۱۴-۱۵
۵۹- ایضاً، ص- ۱۸

Marfat.com

صاحب فیضان ولایت کی ایک تحریر سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ خواجہ خانون اور شاہ محمد غوث زندگی میں نہیں مل سکے، موصوف نے لکھا ہے۔

"۹۴۰ھ میں مورخہ یکم جمادی الاول کو آپ نے اپنے بڑے فرزند حضرت خواجہ بندگی احمد قدس اللہ سرھم سے ارشاد فرمایا کہ میں اب تم سب سے رخصت ہوتا ہوں، بعد وفات میری تجہیز و تکفین حضرت محمد غوث گوالیاری کریں گے، میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ملاقات ان کی ہماری اس وقت پر منحصر ہے" ۶۰

آخری جملے سے صاف ظاہر ہے کہ زندگی میں دونوں بزرگوں کی ملاقات نہیں ہوئی، اور مذکورہ بالا قصہ من گھڑت ہے،

معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ خانون کے فرزند اکبر حضرت خواجہ بندگی احمد (متوفی ۱۶۱۶ء/۱۰۱۵ھ) نے جو واقعہ بیان کیا ہے، صاحب فیضان ولایت نے اسی میں مبالغے سے کام لے کر بات بڑھا دی ہے، اصل واقعہ یہ ہے جو بڑی حد تک مستند سمجھا جا سکتا ہے:-

"ایک روز حضرت قبلہ گاہی طہارت فرما رہے تھے، اور کچھہ افاقہ بھی تھا، اچانک شیخ محمد غوث کے ہاں سے دو خادم آئے، سلام پیش کیا، حضرت نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ کہاں سے اور کس لئے آئے ہو؟ مقیم ہو یا مسافر؟ انہوں نے کہا کہ ہم تو شیخ محمد غوث کے خادموں میں سے ہیں، شیخ نے پیام دے کر آپ کے پاس بھیجا ہے، اور دعائے شوق کے بعد کہا ہے کہ آپ کے دیدار کا بیحد اشتیاق ہے، اور باھمی ملاقات کا شوق مرتبۂ کمال پر پہنچا ہوا ہے، اگر غریب خانے پر تشریف لے آئیں

۶۰- ایضاً، ص- ۱۸

Marfat.com

تو آپ کا گھر ہے، ورنہ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ حاضر ہوکر دیدار سے مشرف ہوں اور وصال باہمی سے لطف اندوز ہوں، حضرت قبلہ گاہی کو علم اولین و آخرین تھا' ان دونوں کی باتیں سنکر مسکرائے اور جواباً فرمایا کہ فقیر خانوں کو ان دونوں باتوں سے معذور رکھے' کیونکہ یہ فقیر کہیں جانے کے لئے مامور نہیں، اور کسی کے لئے تعظیماً قیام سے بھی معذور ہے' شفقت دوستی کا یہی تقاضا ہے کہ فقیر کو ان دونوں تکالیف سے معذور رکھیں' ہماری ملاقات ایک وقت پر موقوف ہے، اس وقت کے منتظر رہیں' انشاءاللہ تعالیٰ اگر ہونی ہے تو ضرور ہوگی'' ۶۱

فیضان ولایت کا جو اقتباس پہلے نقل کیا جا چکا ہے اس کا اول و آخر اسی مذکورہ بالا اقتباس سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے، باقی جو کچھہ ہے وہ اختراع ذہنی سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا،

خواجہ خانوں کے فرزند اکبر خواجہ احمد نے جو کچھہ تحریر فرمایا ہے وہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے بیان کی روشنی میں بھی صحیح معلوم ہوتا ہے، حضرت شیخ فرماتے ہیں :-

''از جہت کبر سن و ضعف پیرانہ به تعظیم مردم قیام نه نمودے، خدمت والابه صحبت شریفش رسیده بودند از ترک تعظیم و قیام که ازوے در مردم شهرت یافته بود پرسیده، فرمود که من پیر شده ام و ضعیف گشته از برائے تعظیم هر داخل وخارج قیام نتوانم کرد۔ مخصوص ساختن بعضے دون بعضے لائق به حال فقرا نباشد، مرا معذور دارید'' ۶۲

۶۱- بحواله مضمون قاضی معراج الدین دهولپوری مطبوعه ''نوروز'' کراچی دسمبر۱۹۶۱ء

۶۲- شیخ عبدالحق محدث دهلوی: اخبارالاخیار، مطبوعه دهلی ۱۳۳۲ھ ص - ۲۳

Marfat.com

سید فضل علی شاہ کے بیان سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ زندگی میں ان دونوں حضرات کی ملاقات نہیں ہوئی۔ موصوف نے لکھا ہے :-

''خواجہ خانوں قدس اللہ سرہ العزیز جو شیخ (محمد غوث) کے ہم عصر تھے گوکہ دونوں ایک ہی زمانے میں تھے مگر واللہ اعلم ان دونوں حضرات کی ملاقات کیوں نہ ہوئی۔ اس کا کیا سبب تھا۔ البتہ یہ بات تحقیق میں آئی ہے کہ حضرت خواجہ خانوں نے رحلت کے وقت اپنے صاحب زادے شیخ محی الدین کو وصیت فرمائی تھی کہ حضرت شیخ محمد غوث کے آنے تک میری تجہیز و تکفین نہ کرنا۔ جب آپ کا انتقال ہوگیا تو حضرت شیخ کو خبر کی گئی، آپ فکر ہی میں تھے کہ شیخ محی الدین روتے ہوئے پہنچے حضرت شیخ نے فرمایا۔ ''بہت اچھا کیا، آ گئے اور والد کی وصیت کو پورا کیا۔ آفرین ہوا!''

''اس کے بعد حضرت (محمد غوث) روانہ ہوئے۔ جنازے کے نزدیک پہنچ کر آپ نے ''سلام علیک'' کیا' حضرت خواجہ (خانوں) کے جنازے سے پردۂ شریعت کی وجہ سے جواب میں ایک آواز بلند ہوئی ''لبیک و علیک'' شیخ (محمد غوث) بیٹھ گئے' آپ کے فرمانے کے بموجب (خواجہ خانوں کے) صاحب زادگان نے تکفین و تدفین کی'' ۶۳

غلام محی الدین صاحب نے لکھا ہے کہ شاہ محمد غوث نے خواجہ مرحوم کے صاحب زادگان کے ساتھ غسل دیا، تجہیز و تکفین فرمائی' اس کے بعد نماز جنازہ بھی آپ ہی نے پڑھائی، ۹۴۰ھ دوم جمادی الاول وقت چاشت تدفین سے فارغ ہوئے ۶۴

۶۳- سید فضل علی شاہ: کلیات گوالیاری (فارسی)، ص ۴۰

Marfat.com

محمد اسماعیل رمزی نے ایک کتاب بعنوان ''آئینۂ ولایت'' لکھی ھے جو ۱۹۶۲ء میں علوی پریس بھوپال سے شائع ھوئی ھے۔ سرورق پر بتایا تو یہ گیا ھے کہ اس میں حضرت خواجہ خانون علیہ الرحمہ کے حالات زندگی کا مختصر اور محققانہ تذکرہ ھے مگر کتاب دیکھنے سے معلوم ھوتا ھے کہ اس کے دو مقاصد ھیں ایک حضرت خواجہ خانون کے حیات پاک کے حالات اور دوسرے شاہ محمد غوث علیہ الرحمہ کی ''غوثیت'' کی پرزور تردید، نہ معلوم فاضل مولف نے اپنے مقالے کے لئے اس بحث کو کیسے مناسب خیال فرمایا۔

یہ کتاب سولہ صفحات پر مشتمل ہے صرف ساڑھے ساتھ صفحات میں خواجہ خانون کا تذکرہ ختم ھوجاتا ھے۔ اس کے بعد اولیاء اللہ کے مدارج و مراتب پر بحث ھے، پھر شاہ محمد غوث کے مختصر حالات زندگی بیان فرما کر مؤلف موصوف رقمطراز ھیں:-

> ''ان شواھد کی روشنی میں یہ بات بالکل صاف اور واضح ھوجاتی ھے کہ حضرت محمد غوث کا شیخ محمد نام تھا اور ان کے پیر و مرشد نے بوقت بیعت ان کے نام میں ''غوث'' کا اضافہ فرما دیا تھا اور اس کے بعد سے وہ شیخ محمد غوث کے نام سے مشہور ھوگئے۔ غوث در اصل ان کے نام کا جزو ھے اور وہ بلحاظ مرتبہ غوث نہیں تھے'' ۶۵

کتاب کے آخر میں بتایا ھے کہ شاہ محمد غوث، خواجہ خانون سے ۵۳ سال چھوٹے تھے اس کے بعد یہ جملہ لکھ کر کتاب ختم کردی گئی:-

> ''اس لئے دونوں بزرگوں میں موازنہ اور مقابلہ کرنیکا کوئی سوال پیدا نہیں ھوتا'' ۶۶

۶۴- غلام محی الدین: فیضان ولایت، ص- ۱۸
۶۵- محمد اسماعیل رمزی: آئینۂ ولایت، بھوپال، ۱۹۶۲ء ص- ۶-۱۵
۶۶- ایضاً، ص- ۱۶

Marfat.com

جو کتاب خواجہ خانون کے حالات زندگی پر لکھی جارہی ہے اس کا اس طرح ختم کردینا اس شک میں مبتلا کردیتا ہے کہ مولف موصوف کا یہ مقصد تو نہیں کہ شاہ محمد غوث کے مراتب کو گھٹایا جائے۔ اور لوگوں کے دلوں سے ان کی عظمت غوثیت و قطبیت کو نکالا جائے۔ راقم کے خیال میں یہی سبب ہے کہ خاندان غوثیہ کے ایک فرد سید خطیرالدین شطاری نے ایک کتاب ''سندان غوثیت بہ تردید آئینہ ولایت'' تالیف فرمائی اور سال رواں ۱۹۶۳ء میں مطبع سعیدی، قرآن محل۔ کراچی سے چھپوا کر شایع کی جس میں شاہ محمد غوث علیہ‌الرحمہ کے مقام ''غوثیت'' کی تائید اور رمزی صاحب کے بیانات کی تردید ہے بہر کیف دو بزرگ خاندانوں کے افراد کا اسلاف کے بارے میں یہ اختلاف خوش آیند نہیں۔ راقم کے خیال میں اگر کسی تذکرہ نگار یا سوانح نگار یا مورخ نے کسی بزرگ کی شان کو دوبالا کیا ہے تو خوش ہونا چاہئے نہ کہ تحقیق کر کے اس کو گرانے کی سعی میں مصروف ہونا چاہئے۔

اختلاف کا یہ سلسلہ اخبار جنگ (کراچی) کے ایک مضمون بعنوان ''فیض خانون'' سے ہوا جو ایک مجہول الاسم ع۔ع خانونی نے ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء میں شایع کرایا تھا۔ چناں چہ ۴ نومبر ۱۹۶۰ء کے اخبار انجام میں سید خطیرالدین صاحب نے اس مضمون کی مختصراً تردید کی اس کے بعد اور اخبارات میں تردیدات شائع ہوتی رہیں مثلاً اخبار ''انکشاف'' (جھانسی) کے ۲۸/۲۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء کے شمارے میں سید علی حسن سجادہ نشین درگاہ شاہ محمد غوث نے ایک مضمون بعنوان ''من عنداللہ بالغوث'' کے عنوان سے لکھا۔ اسی عنوان سے موصوف کا ایک اور مضمون اخبار ''احساس'' (آگرہ) کے ۵ نومبر ۱۹۶۱ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ پھر قاضی معراج‌الدین دھولپوری کا ایک مضمون اخبار نوروز (کراچی) کے دسمبر ۱۹۶۱ء کے چند شماروں میں مسلسل شائع ہوا۔ بہر کیف سب کچھ ہوتا رہا۔ اور اس لئے ہوتا رہا کہ ایک بزرگ کی عظمت کو ٹھیس پہنچائی جارہی تھی۔

اس سلسلے میں راقم نے جو تحقیق کی ہے اس کا مقصود کسی کی دل آزاری

Marfat.com

نہیں بلکہ حقائق کا بیان ہے۔ راقم کے لئے جتنے شاہ محمد غوث محترم ہیں اتنے ہی خواجہ خانون بھی ہیں، یہ سب اہل اللہ تھے، ہر طرح احترام کے لائق۔

شاہ محمد غوث کے مقام ''غوثیت'' کے متعلق صرف انہیں اصحاب کے تذکروں سے استفادہ کیا ہے جنہوں نے براہ راست شاہ محمد غوث سے فیض حاصل کیا ہے کیونکہ استناد و استدلال کے لئے ان ماخذات سے بہتر اور ماخذ نہیں ہوسکتے۔

۱۔ مناقب غوثیہ، یہ کتاب شیخ فضل اللہ شطاری کے تالیف ہے جو عرصۂ دراز تک شاہ محمد غوث علیہ الرحمہ کے فیض صحبت سے مستفیض ہوتے رہے۔ اس کتاب کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:۔

> ''بندۂ ضعیف و نحیف، راجی الی اللہ، حضرت غوث اللہ کے آستانہ کا خادم، معروف فضل اللہ مخاطب بہ خطاب زمینی ابن سید بدہ ابن سید قطب الدین ابن سید اوحد ابن سید احمد اہل اللہ از نسل شیخ الکامل.........سید احمد کبیر قدس اللہ سرہ العزیز'' ٦٧

مناقب غوثیہ میں شاہ محمد غوث کے ۱۵۴۱ء تک کے حالات و مناقب ہیں۔ گویا یہ کتاب شاہ محمد غوث کی وفات سے ۲۹ سال قبل ہی تالیف ہوچکی تھی۔

یہ کتاب پانچ مناقب پر مشتمل ہے، جسمیں پہلی منقبت میں ''غوثیت'' پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مولف اس کے اسباب و علل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

> ''اور جو لوگ کہ اس درگاہ کا وقوف نہیں رکھتے اور غوثیت کے مراتب میں گفتگو کرتے ہیں، اس سے باز آجائیں اور فضول سوال و جواب کے درپے نہ ہوں'' ٦٨

٦٧۔ فضل اللہ شطاری: مناقب غوثیہ (اردو) مطبوعہ آگرہ، ۱۹۳۳ء، ص۔ ۲

٦٨۔ ایضاً، ص۔ ۳

Marfat.com

پہاڑ پر جس بزرگ سے شاہ محمد غوث کی ملاقات ہوئی، جس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے، اس کے الفاظ بھی فضل اللہ شطاری نے اس طرح نقل کئے ہیں :-

"خوب آئے اور بروقت آئے کہ میں بھی آپ کے انتظار میں تھا کیوں کہ مجھ کو خدائے برتر نے مقام "غوث" بخشا ہے اور اب میری دنیاوی عمر تمام ہوچکی ہے، حکم ہوا تھا کہ فلاں وقت اس شکل و شمائل کا ایک مرد آنیوالا ہے، تم ان کو یہ درجہ "غوثیت" سونپ کر دنیا سے عالم بقا کی جانب آجاؤ۔ بحمدہ کہ حق تعالیٰ نے آپ کو پہنچا دیا" ۶۹

شاہ فضل اللہ شطاری نے شاہ محمد غوث کے مرتبہ "غوثیت" کی تشہیر کے اسباب بیان کرتے ہوئے یہ واقعہ لکھا ہے کہ شاہ محمد غوث کے حجرہ شریف کے پاس نگہبان رہتے تھے، ان کے پاس تلوار اور نیزہ بھی رہا کرتا تھا، ایک دن شاہ محمد غوث کے مرید شیخ احمد دانا نے عالم سکر میں وہ تلوار اور نیزہ اٹھاکر دریائے گنگا میں پھینکدیا۔ نگہبان نے اس حرکت کی شکایت جب شاہ محمد غوث سے کی تو آپ کو بہت غصہ آیا اور آپ نے فرمایا:-

"تونے یہ کیسی عجلت کی اور اس ضعیف پر بےوجہ رنج ڈالا؟" ۷۰

اس کے جواب میں شیخ احمد دانا نے عرض کیا:-

"اگر حکم ہو تو تمام اشیاء لاکر حاضر کروں" ارشاد ہوا "ہاں ابھی لے کر آؤ، اور بہت جلد آؤ".........شیخ احمد دانا کو سب نے دیکھا کہ بالائے حصار سے "یا غوث" کہکر دریا میں گرے اور یہ کہتے ہوئے پانی میں غرق ہوگئے کہ "یا حضرت ہماری

۶۹- ایضاً، ص- ۸-۷

۷۰- ایضاً، ص- ۱۳

Marfat.com

امانت جو تیرے پاس ہے، دے" چند لمحوں میں "یا غوث" کہتے ہوئے دریا سے باہر آئے، اور تمام اشیا بجنسہ موجود تھیں۔ حضرت شیخ احمد دانا متواتر "یا غوث" "یا غوث" کے نعرے لگا رہے تھے کہ ان کی آواز سے دشت و جبل گونج اٹھے۔ مگر وہ خاموش و فراموش نہ ہوئے۔ یہاں سے آپ کی شان "غوثیت" عالم آشکار ہوئی جو اظہرمن الشمس ہے" ۱ے

شاہ فضل اللہ شطاری ایک اور واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ قلعہ چنار میں ریاضت و مجاھدے کے زمانہ میں ایک دن معاملے میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مولا علی کرم اللہ وجھہ کو دیکھا کہ فرما رہے ہیں:-

......"غوث وقت کا مقام تم کو عنایت کیا گیا ہے"...... دونوں حضرات رضوان اللہ علیھم کا یہ ارشاد سن کر عرض کیا، کہ اگر آپ کے طفیل سرکارعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار فیض آثار حاصل ہو اور خود حضور ارشاد فرمائیں تو نور علیٰ نور، دونوں بزرگوار رضی اللہ علھما لے اس فقیر کا ھاتھ پکڑ کر سید کونین کی حضور میں پہنچا کر سب حال عرض کیا،ارشاد ھوا "تو غوث وقت ہے" ۲ے

یہ واقعہ شاہ محمد غوث نے خود شاہ فضل اللہ شطاری سے بیان فرمایا جیسا کہ سیاق و سباق سے مترشح ہے۔ شاہ فضل اللہ نے مناقب غوثیہ میں جابجا شاہ محمد غوث کو "غوث الاسلام والمسلمین"، "غوث المسلمین" "غوث العالم" لکھا ہے۔

"شیخ محمد غوث" کے عرف ہونے کا عقدہ بھی شاہ فضل اللہ کے اس بیان سے کھل جاتا ہے جو قلعہ چنار سے ریاضت کے بعد شیخ حمیدالدین حصور سے ملاقات کے سلسلے میں لکھا ہے، لکھتے ہیں:-

---

۱ے- ایضاً، ص- ۴--۱۳

۲ے- ایضاً، ص- ۱۰

Marfat.com

”اور خلافت ظاهری و باطنی اور نعمت وغیرہ سے سرفراز فرماکر ارشاد کیا که میاں محمد غوث جو کچھ میں نے ایکسو ساٹھه سال کی مدت میں ایک سو اور چند مقام پر جاکر اور دربدر پھرپھرا کر حاصل و جمع کیا وہ سب آج تم کو بخشتا ھوں۔ یه فرماکر خرقه مبارک بدن مبارک سے اتارکر آپ کو پهنایا اور فرمایا که جمیع انعام و اکرام جو مجھه پر تھے تم کو مبارک، البته ایک نام رها ھے وہ بھی عنایت کرتا ھوں.........اس روز سے حضرت پیر جہاں (حمیدالدین حصور) کا اسم عالی شیخ ظہورالحق والدین اور حضرت غوث العالم کا شیخ حمیدالدین عرف شیخ محمد غوث تمام عالم میں شہرت پذیر ھوا“ ۴۳

شاہ فضل الله شطاری کے متذکرہ بالا تمام بیانات سے معلوم ھوتا ھے که شاہ محمد غوث بلا شبہه درجه ”غوثیت“ پر فائز تھے اور یه که مرشد گرامی کا نام نامی اپنانے کے بعد اصل نام عرفارہ گیا تھا.........موصوف نے ایک اور جگه لکھا ھے:-

”بیشک جوکوئی ”غوث“ کے سایه عنایت میں آگیا اس کا مستغاث کسی شئے میں نه رها، اس کا استغاثه اس کی استعانت میں تھا“ ۴۴

۲- کلیات گوالیاری، یه سید فضل علی شاہ کی تالیف ھے۔ اس میں اکبر کے عہد تک کے حالات ھیں، یه تذکرہ گوالیار کے بزرگوں کے حالات پر مشتمل ھے۔ مولف کو شاہ محمد غوث سے خاص عقیدت ھے خود تحریر فرماتے ھیں:-

---

۴۳- ایضاً، ص- ۲۱

۴۴- ایضاً، ص- ۳۳-۳۴

Marfat.com

''الغرض مراد ایں فقیر دینی و دلیوی از خاندان غوثیہ یعنی از حیات غوث اولیا' قدس اللہ سرہ العزیز حاصل و تسلی و تشفی بخوبی تمام شد۔ ایں معاملات حقیقت ربانی موقوف بر قسمت'' ۷۵

شاہ محمد غوث نے آپ کو سکندرہ میں ایک ابدال کی جگہ مقرر فرمایا تھا۔ اس واقعہ کو مولف نے یوں لکھا ہے:۔

''روزے جناب غوث اولیا' در مراقبہ مشغول بودند، بعد فراغ مراقبہ فرمودند کہ در سکندرہ ابدال انتقال کردہ است بجز تو لائق ایں امر دیگرے نیست، پس بخلعت فاخرہ نواختہ بجائے آں ابدال لقب کردہ روانہ فرمودند'' ۷۶

سید فضل علی شاہ گوالیار کے اکابر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''در ابتدائے زمان سلطنت عرش آستانہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ دریں بلدہ اکابر نامدار، عالی مقدار، و مشائخ بزرگوار، ذوالمرجع می مانند، و طالبان و معتقدان بودہ اند ازاں جملہ شیخ محمد غوث قدس اللہ سرہ العزیز کہ از بزرگان عصر، ''غوث وقت'' خود گشتہ اند ....و از ابتدائے سلطنت محمد اکبر بادشاہ طالبان شیخ مذکور قیام داشتہ اند و ہردو بادشاہ عظیم الشان بودہ اند کمال ارادت و عقیدت نسبت شیخ محمد غوث می داشتند، و در فرمان عرضی خود ''پیران پیر'' و ''غوث الثقلین'' می نگاشتند'' ۷۷

''جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے ابتدا' دور حکومت میں اس شہر میں بڑے بڑے مشائخ رہا کرتے تھے۔ شیخ محمد غوث بھی

۷۵۔ فضل علی: کلیات گوالیاری (قلمی) محررہ ۱۹۰۸ء/۱۳۲۶ھ ص۔ ۲۱
۷۶۔ ایضاً، ص۔ ۲۲
۷۷۔ ایضاً، ص۔ ۳

Marfat.com

الهیں مشائخ میں سے ہیں۔ موصوف اپنے وقت کے بزرگ اور ''غوث'' تھے........اکبر بادشاہ کے ابتداء سلطنت سے اس شہر میں شیخ موصوف کے مریدین رہے ہیں۔ دونوں بادشاہ (ہمایوں اور اکبر) شیخ محمد غوث سے بڑی عقیدت رکھتے تھے اور اپنے فرامین اور عرائض میں ''پیران پیر'' اور ''غوث الثقلین'' لکھا کرتے تھے۔ (ملخصاً)

اس بیان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ شاہ محمد غوث، ''غوث وقت'' تھے اور شاہان ہند ان کو ''غوث‌الثقلین'' کے خطاب سے یاد کیا کرتے تھے۔ ان شواہد کی روشنی میں کوئی وجہ نہیں کہ شاہ محمد غوث کی عدم غوثیت پر اصرار کیا جائے۔ اگر لفظ ''غوث'' کو شیخ طریقت کی طرف سے خطاب بھی تسلیم کرلیں تو اس سے غوثیت کی نفی نہیں ہوتی بلکہ تصدیق ہوتی ہے کیونکہ خطاب مرشد کی طرف سے ہے، مرید کے روحانی کمالات کا اس سے زیادہ کس کو علم ہوسکتا ہے۔ چناں چہ جیسا کہ اخبارالاخیار کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے حاجی حمیدالدین حضور نے پہلے ہی روز ''غوث'' کہہ کر پکارا، (۷۸) شیخ کا ''غوث'' کہنا کچھ معنی رکھتا ہے، ان کی نظر اس اس وقت، جب کہ شاہ محمد غوث کی عمر ۷ سال کے قریب تھی، مستقبل کی ترقیوں کی طرف تھی اگرچہ حاضرین کو تعجب ہوا مگر آپ نے جواب معقول دیا کہ ''باپ اپنے بیٹے کا نام شاہ عالم رکھدیتا ہے اگرچہ وہ اس وقت بادشاہ نہیں ہوتا'' یعنی گو بظاہر اس وقت یہ بچہ معلوم ہوتا ہے مگر ایک وقت وہ آئیگا جب کہ یہ مسند غوثیت پر جلوہ فگن ہوگا چناں چہ جو کچھ شیخ طریقت نے فرمایا تھا زمانے نے ثابت کر دکھایا شاہ فضل اللہ اور سید فضل علی کے متذکرہ بالا بیانات سے مزید تصدیق ہو جاتی ہے۔

۷۸- شیخ عبدالحق : اخبارالاخیار، مطبوعہ دھلی، ۱۳۳۲ھ، ص- ۲۰۲

سید فضل علی نے ایک اور واقعہ بیان کیا ہے، انہوں نے لکھا ہے کہ جب شیخ محمد غوث گوالیار سے گجرات پہنچے تو وھاں ایک دن عالم سکر میں آپ کی زبان مبارک سے نکل گیا کہ "ہم کو معراج ہوئی ہے" اس پر تمام علماء چراغ پا ہوگئے اور سب نے واجب‌القتل ٹھہرایا۔ تقریباً دوسوستر علماء و فضلاء جو اس وقت جمع ہوگئے تھے، شیخ محمد غوث کے مکان پر پہنچے۔ سرخیل وجیہ‌الدین علوی تھے۔ جب شیخ محمد غوث کی نگاہ شیخ وجیہ‌الدین پر پڑی تو فرمایا کہ "تم کس لئے آئے ہو"؟ شیخ وجیہ‌الدین نے فرمایا :۔

"بیشک آپ غوث آخرالزماں ھیں، جو اس میں شک کرے کافر ہو جائے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ ہم سب آپ سے بیعت کے لئے حاضر ہوئے ھیں" ۷۹

گاہ بحیلہ می برد گاہ بزور می کشد ☆ عشق کی ابتداء عجب، عشق کی انتہا عجب

شاھان ھند سے تعلقات

فقراء کے دربار ھمیشہ سے شاھان عالم کے ملجاء وماوی رہے ھیں، چناں‌چہ شیخ محمد غوث کے دربار سے بھی شاھوں کی وابستگی رھی، صاحب مناقب غوثیہ (۹۹۳ھ) شاہ فضل اللہ نے تحریر فرمایا ہے :۔

"حضرت غوث‌العالم کی باطنی استقامت اور قلبی استعانت عالم میں مشہور و معروف ہے، تصرف کونین ان کے ھاتھ میں ہے گدا کو چاھیں تو تخت پر بٹھائیں اور شاہ کو گدا بنائیں، چناں‌چہ سلطان ابراھیم افغان اور بابر بادشاہ و ھمایوں بادشاہ کے قصے عالم صورت مشہور ھیں، اسی طرح سلطان صوفی سے باطنی نعمت لے کر شیخ مبارک مجذوب عامی کو دینا عالم معنی میں اظہرمن الشمس ھیں" ۸۰

۷۹۔ سید فضل علی شاہ : کلیات گوالیاری (قلمی)، ص - ۲۳

۸۰۔ مناقب غوثیہ (اردو)، ص - ۳۴

Marfat.com

تاتار خاں والی گوالیار کو جب اطراف کے زمینداروں نے پریشان کرنا شروع کیا اور اس کو ان شر پسندوں کے حملہ کا خطرہ پیدا ہوا تو اس نے بابر بادشاہ سے کمک مانگی چناں چہ اس نے کمک بھیجی، اس زمانہ میں شاہ محمد غوث گوالیاری بھی قلعہ میں تشریف فرما تھے۔

فرشتہ نے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے (۸۱) جس کو محمد حسین آزاد نے بھی دربار اکبری میں نقل کیا ہے، فرشتہ لکھتا ہے:-

”خاص وعام ہندوستان کے شیخ (محمد غوث) کے ساتھ دلی ارادت اور اعتقاد رکھتے تھے، اور ایک وقت ایسا ہوتا تھاکہ خود بادشاہوں کو اپنے دنیا کے کاموں میں بھی ان کی طرف رجوع کرنی پڑتی تھی' گجرات، بنگالہ، اور دھلی میں نامی مشائخ ان کے دامن وسیع کو پکڑے رھے، جبکہ بابر بادشاہ آگرہ تک پہنچکر ملک گیری کررہے تھے، اس وقت تاتار خاں والی گوالیار کو اپنے اطراف کے بعض سرداروں کی طرف سے خطرہ معلوم ھوا، اس نے بابر کو عرضی بھیجکر اطاعت ظاھر کی، بابر نے خواجہ رحیم داد اور شیخ گھورن کو فوج دے کر بھیجا کہ قلعہ پر قبضہ کرلیں جب یہ فوج لیکر پہنچے تو تاتار خاں اپنے قول سے پھر گیا........ شیخ محمد غوث ان دنوں قلعے میں رہتے تھے، انہوں نے ایک با اقبال بادشاہ کی آمد آمد دیکھکر اندر سے تدبیر بتائی، اس کے بموجب انہوں نے تاتار خاں کو کہلا بھیجا کہ ھم جو یہاں آئے تو فقط اس لئے کہ تمہیں تمہارے دشمنوں سے بچائیں اور آئے تو تمہارے بلانے سے آئے، اب کف دست میدان میں پڑے ھیں

۸۱- محمد قاسم ہندوشاہ استرآبادی معروف بہ فرشتہ: تاریخ فرشتہ، جلد اول، مطبوعہ بمبئی، ۱۹۳۲ء/۱۲۴۷ھ، ص- ۳۸۵

Marfat.com

.........اتنی اجازت دو کہ ہم چند خدمت‌گاروں کے ساتھ رات کو قلعہ میں آجائیں، لشکر باہر رہےگا.........تاتار خان.........نے اجازت دیدی.........سرداران مذکور نے راتوں رات اپنے بہت سے آدمی قلعہ میں پہنچادئے.........دروازے پر پہرہ دار (شیخ محمد) کے مرید تھے، انہیں بھی مرشد کا حکم پہنچ چکا تھا، غرض تاتار خاں‌کو اس وقت خبر ہوئی‌کہ فوج بابری کی جماعت کثیر اندر پہنچ چکی تھی اور کام ہاتھ سے نکل چکا تھا، چاروناچار قلعہ حوالہ کرنا پڑا.........اور آپ دربار میں حاضر ہوا" ۸۲

تاتارخاں کے زوال کا یہی سبب تھاکہ اس نے شاہ محمد غوث کی ہدایات و نصائح پر عمل نہیں کیا، اور تمردو سرکشی اختیار کی، اور بابر بادشاہ کی سرفرازی اور قلعہ' گوالیار پر فتح بھی شاہ محمد غوث کی عنایات کا نتیجہ تھی۔

رسالہ عالمگیری میں بھی اس واقعہ کو نقل کیا گیا ہے، جس کی تلخیص مناقب غوثیہ کے مترجم نے تتمہ کی صورت میں آخر میں منسلک کردی ہے، اس کے بیان سے ظاہر ہوتا ہےکہ بابر بادشاہ نےشاہ محمد غوث سے ملاقات کی اجازت چاہی تھی، چناں‌چہ بابر نے قلعہ گوالیار میں پہنچکر شرف قدمبوسی حاصل کیا" ۸۳

اس میں شک نہیں کہ بابر بادشاہ کو شیخ محمد غوث سے خاص عقیدت تھی۔ جیسا کہ سید فضل علی شاہ نے لکھا ہے:-

"دراں وقت حضرت محمد شیخ قدس‌الله سرہ‌العزیزکہ از اکابرو اعاظم روزگار بودند در قلعہ قلوب تصرفے تمام داشت بلکہ بادشاہ

۸۲- محمد حسین آزاد: دربار اکبری، مطبوعہ لاہور، ۱۹۱۰ء، ص- ۷۷-۷۰۹

۸۳- محمد ظہیرالحق احمدآبادی: تتمہ مناقب غوثیہ (اردو) مطبوعہ آگرہ ۱۹۳۳ء، ص- ۶۱

بابر، شاہزادہ ہمایوں، وقت بیعت حضرت بندگی شیخ پھول قدس اللہ سرہ العزیز، کہ برادران کلاں و حقیقی حضرت محمد غوث، ظہیرالدین محمد بابر بادشاہ از بس داشت و خود دست بیعت حضرت شیخ شدہ بود،، ۸۳

لیکن یہ بات تحقیق طلب ہے کہ خود بابر بادشاہ اس موقعہ پر موجود تھا اور اس نے قلعہ میں جاکر شیخ محمد غوث سے شرف نیاز حاصل کیا تھا۔ تزک بابری کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بابر بادشاہ آگرے میں تھا، بابر نے خود اس واقعہ کا ذکر کیا ہے لیکن کہیں اپنی حاضری کا ذکر نہیں کیا۔ ۹۳۳ھ میں تسخیر گوالیار کے ذیل میں لکھتا ہے کہ تاتار خاں سارنگ خانی گوالیار پر قابض تھا، مگر اطاعت گزارنہ تھا، جب رانا سانگا نے کندار چھین لیا اور نواح گوالیار کے راجاؤں میں درمنگت اور خان جہاں نے گوالیار چھیننے کے ارادے سے اطراف میں فساد پھیلایا تو مجبوراً تاتار خان گوالیار دینے پر راضی ہوگیا چناں چہ رحیم داد کو بھیرا اورلاہور کی فوج دے کر مستی جی نتقطار کو مع اس کے بھائیوں کے گوالیار کی جانب روانہ کیا، شیخ گھورن کو ساتھ کردیا کہ رحیم داد کو گوالیار میں قائم کرکے چلا آئے یہ سردار جب گوالیار کے قریب پہنچے تو تاتار خاں کی نیت پلٹ گئی، ان لوگوں کو قلعہ میں نہ بلایا:۔

”اس اثنا میں شیخ محمد غوث نے جو ایک بہت (بڑے) بزرگ اور درویش ہیں اور جن کے مرید و معتقد کثرت سے ہیں، شہر میں سے رحیم داد کے پاس کہلا بھیجا کہ جس طور سے ہوسکے تم شہر میں داخل ہوجاؤ، اس لئے کہ اس شخص (تاتار خاں) کا خیال بدل گیا ہے اور یہ برسر فساد ہے۔ رحیم داد نے یہ پیام سنتے ہی تاتار خان سے کہلا بھیجا کہ باہر ہندؤں کا بڑا

۸۳۔ سید فضل علی شاہ: کلیات گوالیاری (قلمی)، ص۔ ۱۴

Marfat.com

خوف ہے، بہتر ہے کہ میں چند آدمیوں سمیت قلعہ میں چلا آؤں اور باقی لشکر وغیرہ باہر رہے، تاتار خان بڑے اصرار سے اس بات پر راضی ہوگیا، جس وقت رحیم داد تھوڑے سے آدمیوں کے ساتھ اندر آگیا اس وقت اس نے کہا کہ دروازے پر ہمارے سپاہیوں کا پہرہ رہے، ھتیا پول دروازے پر رحیم داد کے سپاہیوں کے پہرے لگ گئے، اسی رات میں رحیم داد نے اپنی ساری فوج اندر بلالی صبح کو تاتارخاں کے چھکے چھوٹ گئے، خواہی نخواہی قلعہ سونپ دیا اور خود میرے پاس آگرے میں چلا آیا'' ۸۵

قلعہ گوالیار کی تسخیر مین شیخ محمد غوث کا بڑا ھاتھ تھا........ایک موقع پر بابر بادشاہ رحیم داد سے نالاں ہوگئے تھے، شیخ محمد غوث کی سفارش پراس کے قصور کو معاف کیا اور حکومت برقرار رکھی۔ ۸۶

بابر بادشاہ ۹۳۵ء میں گوالیار آیا تھا۔ ممکن ہے کہ اس وقت شیخ محمد غوث سے شرف لیاز حاصل کیا ہو۔ متذکرہ بالا اقتباس کے شروع میں جس انداز سے بابر نے شیخ محمد غوث کا ذکر کیا ہے اس سے اس کے تاثر کا اندازہ ہوتا ہے۔

بابر بادشاہ کے علاوہ ھمایوں بادشاہ بھی شیخ محمد غوث سے خاص عقیدت رکھتا تھا۔ چناں چہ ٹی۔ڈبلیو۔آرنلڈ (*T. W. Arnold*) لکھتے ھیں :-

(ترجمہ) سلسلۂ شطاریہ میں بھی بہت سے اولیاءُ اللہ گزرے ھیں مثلاً محمد غوث (علیہ الرحمۃ) جن کے مریدین و معتقدین میں شہنشاہ ھمایوں بھی شامل تھے جب ۱۵۶۲ء میں شیخ مذکور کا

۸۵- ظہیرالدین محمد بابر بادشاہ: تزک بابری (اردو) مترجمہ میرزا نصیرالدین حیدر، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۲ء، ص۔ ۵-۳۵۴

۸۶- سید فضل علی شاہ: کلیات گوالیار (قلمی)، ص۔ ۱۴

Marfat.com

وصال ہوا تو اکبر بادشاہ نے ان کے اعزاز میں گوالیار میں ایک شاندار مقبرہ تعمیر کرایا۔

شاہ وجیہ‌الدین (گجراتی) م-۱۵۸۹ء بھی شیخ موصوف کے مریدین میں ہیں۔ یہ علامہ دہر تھے، ان کی بہت سی تصانیف ہیں، احمدآباد میں ان کا مزار ہے، اسی سلسلے کے ایک اور بزرگ شاہ پیر (م-۱۶۳۲ء) ہیں جن کا مقبرہ شہنشاہ جہاں‌گیر کی بیگم نورجہاں نے تعمیر کرایا تھا۔ ۸۷

ہمایوں بادشاہ (متوفی ۱۵۵۶ء/۹۶۳ھ) کو بھی شاہ محمد غوث سے بڑی عقیدت تھی، ملا عبدالقادر بدایونی نے لکھا ہے:-

"ہمایوں بادشاہ مغفرت پناہ را بہر دوئے ایں بزرگوار (شیخ پھول و شیخ محمد غوث) نسبت عقیدت و اخلاص بکمال بود چناں‌چہ بہ کم‌کسے دیگر آں جہت داشتہ باشد و طریق دعوت اسماء ازیں اعزہ یاد می گرفتند" ۸۸

(ترجمہ) ہمایوں بادشاہ کو ان دونوں بھائیوں (شیخ پھول و شیخ محمد غوث) سے اس کمال کی عقیدت و اخلاص تھا کہ دوسروں سے کم ہی رہا ہوگا۔ طریق دعوت اسماء انھیں عزیزوں سے سیکھا تھا۔

مفتی غلام سرور لاہوری نے بھی لکھا ہے:-

۸۷- *James Hastings etc : Encyclopaedia of Religion and Ethics, Vol. XI, New York, 1954, p. 69 ("Saints and Martyres" by T. W. Arnold)*

۸۸- عبدالقادر بدایونی: منتخب‌التواریخ، مطبوعہ کلکتہ، ۱۸۶۹ء، جلد سوم، ص-۴

Marfat.com

"نصیرالدین ہمایوں بادشاہ از معتقدان وے گشت" ۸۹

(ترجمہ) نصیرالدین محمد ہمایوں آپ کے معتقدوں میں ہوگیا۔

پیٹر ہارڈی نے جہاں سلاسل طریقت کا ذکر کیا ہے وہاں تذکرتاً لکھا ہے کہ ہمایوں بادشاہ شاہ محمد غوث کا مرید تھا، وہ لکھتا ہے:-

"ایران سے نئے سلاسل آئے.........شطاری.........شیخ محمد غوث، جو اسی سلسلے سے تعلق رکھتے تھے، ہمایوں کے روحانی پیشوا تھے" ۹۰

ڈاکٹر تارا چند (۹۱) اور دائرۃالمعارف الاسلامیہ کے مقالہ نگار نے بھی یہی لکھا ہے (۹۲) اس لئے یہ مسلمہ ہے کہ ہمایوں کو شاہ محمد غوث سے بیحد عقیدت تھی، اس کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے کہ جب ۹۴۷ھ میں افغانان سور کا غلبہ ہوگیا اور ہمایوں بادشاہ نے صوبہ دہلی سے یکسوئی اختیارکرلی تو اس وقت شاہ محمد غوث بھی گوالیار سے ہجرت کرکے گجرات چلے آئے، یہاں ہمایوں بادشاہ کی طرف سے شاہ محمد غوث کو یہ مکتوب موصول ہوا:-

"بعد از عرض آداب دست بوس معروض آنکہ عنایت قدیر لم یزل ازکرب و دشواری تقدیر بہ بدرقہ توجہ و دعائے ایشان و جمیع درویشاں بہ آسانی بر آوردہ واز سوانح روزگار فتنہ‌انگیز آنچہ

۸۹- مفتی غلام سرور لاہوری: خزینۃالاصفیا، مطبوعہ لکھنؤ ۱۸۷۳ء ص-۳۴۳

۹۰- *Theodre de Bary : Sources of Indian Tradition, New York, 1959, p. 438*

۹۱- *Dr. Tara Chand : The Influence of Islam On Indian Culture, Illahbad.*

۹۲- *M. TH. Houtsma etc : Encyclopaedia of Islam, Leyden (Holland), 1913, Vol. III, PT 2. pp. 687-8*

Marfat.com

پیش آمد بجز محرومی ملازمت باعث آزاری خاطر و سبب تیرگی دل نه گردید و در هر نفس و هر گام خیال درگرد این اندیشه بود که آن دیو سرشت مردم به آن ذات ملکوت صفات چه سلوک کرده باشند، چون شنید که در همان نزدیکی ایشان نیز هجرت به دیارگجرات فرمودند، دل ازان اندوه گرفتاری بقدرے رهائی یافت، و پیوسته از صدق عقیدت امیدوار ست که فیض فضل کردگارهم چنان که از تنگ نائے آفت بیرون آورده از بند اندوه نا کی مذکور آزاد ساخت از محنت مفارقت صوری نیز خلاصی بخشد۔

سبحان اللہ چه گونه سپاس و شکرگزاری تلقین باطن نشین آن رهنمائے حقیقی بتقدیم رساند که با کثرت اسباب پریشانی که به ظاهر قالب فرو پیچیده ست در جمعیت و وحدت سر سودائے قلب باندازه یک ذره تصورے راه و فتورے نیافته۔ راه آمد و رفت قافلهٔ دعائے خیر پیوسته مسلوک باد!'' ۹۳

(ترجمه) ''آداب و دست بوسی کے بعد عرض ھے که مولی تعالی کی عنایت نے آں جناب اور دیگر بزرگوں کی توجہات اور دعاؤں کے طفیل مشکلات سے به آسانی نکال لیا۔ آں جناب کی قرب و معیت سے محرومی میرے لئے زمانے کا سب سے بڑا حادثه ھے، اس سے دل کو بہت دکھ پہنچا ھے۔ هردم اور هر قدم اس فکر میں تھا که ان دیو پیکر انسانوں نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا ھوگا جب سنا که آں جناب بھی انہیں دنوں گجرات هجرت کر آئے تھے، تو دل نے قید غم سے ذرا خلاصی پائی، امید ھے که جس طرح مولی تعالی کے کرم نے اس آفت سے نجات بخشی ھے اور قید الم

۹۳- محمد غوثی: گل زار ابرار (اردو)، مطبوعه ۱۳۲۶ھ، ص- ۳-۲۹۲

Marfat.com

سے آزاد کیا ہے، اسی طرح ظاہری مفارقت کے غم سے بھی خلاصی بخشے گا۔

سبحان اللہ! اس رھنمائے حقیقی کی دل نشیں تلقین کا کس طرح شکر ادا کروں کہ گو بظاہر جسم ہزار پریشانیوں میں گرفتار رہا لیکن سویدائے قلب کی وحدت و جمعیت میں ذرہ برابر بھی قصور و فتور واقع نہیں ہوا"

شاہ محمد غوث نے مذکورہ بالا مکتوب شاہی کے جواب میں یہ صحیفہ ارسال فرمایا:-

"وصول نامہ نامی سلطانی و مطالعہ صحیفہ گرامی ہمایونی مبارک باد زندگانی بہ مخلصان ایں حدود رسانید و نوید سعادت صحت و عافیت ملا زمان رکاب دولت برداد... آں چہ بہ کلک و قائع نگار قلمی بود مطابق نفس الامرست ہیچ گولہ تکلفے دراں واقع نیست۔ مصرع

سخن کز دل بروں آید نشیند لا جرم در دل

المرام سر خداوند افسر از اندوہ ناکی سرگزشت شوریدہ مباد! مصرع

در طریقت ہرچہ پیش سالک آید خیر اوست

ہرگاہ حق سبحانہ و تعالیٰ بندہ سعادت مند خود را می خواہد بدرجہ کمال رساند، پرورش بہ اسمائے جمال و جلال ہردو می فرماید۔ یک دور جمالی گزشت۔ اکنوں روز نوبت جلالی ست، بحکم فان مع العسر یسراً ان مع العسر یسراً۔ بزود باز نوبت جمال خواہد رسید زیراکہ بہ قانون عربیہ یک "عصر" میان دو "یسر" واقع شدہ وزود بہ جہت آنکہ سطح محاط بحسب مسافت کمتر از دائرہ محیط ست پس عنقریب عروس مراد بر منصۂ ظہور جلوہ گر خواہد شد، انشاءاللہ تعالیٰ" ۹۴

۹۴- ایضاً، ص- ۲۹۳-۲۹۴

Marfat.com

(ترجمہ) صحیفہ گرامی مژدۂ زندگانی بن کر آیا، وابستگان دامن دولت کی نوید صحت و عافیت بھی ملی، جو کچھ لکھا ہے، فی الحقیقت ایسا ہی ہے، اس میں کسی قسم کا تکلف نہیں ہے ع

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

خدا کرے کہ آپ حادثات زمانہ کے غم و واندوہ سے پریشان نہ ہوں! طریقت میں جو کچھ سالک کے سامنے آتا ہے اس کے لئے اچھا ہی ہوتا ہے۔

چوں کہ حق سبحانہ و تعالیٰ اپنے سعادت مند بندے کو مرتبہ کمال تک پہنچانا چاہتا ہے اس لئے جمالی اور جلالی دونوں قسم کے اسماء سے پرورش کر رہا ہے۔ ایک دور جمالی گزر گیا، اب جلالی کا دور دورہ ہے۔ بہ فحوائے آئیہ کریمہ

فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا

جلد ہی جمالی دور آنے والا ہے۔ عربی قاعدے کی رو سے ایک "عسر" دو "یسر" کے درمیان واقع ہوا ہے۔ اور چوں کہ سطح محاط باعتبار مسافت دائرۂ محیط سے کم ہوتی ہے اس لئے جلد ہی مراد پوری ہونے والی ہے انشاء اللہ تعالیٰ"

چناں چہ جو بات زبان فیض ترجمان سے نکلی تھی ہو کر رہی، شیر خان کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا جلال خاں، اسلام شاہ کے خطاب سے تخت نشین ہوا، یہ بھی مارا گیا، بہرکیف اسی زمانے میں:-

(ترجمہ) نصیرالدین محمد ہمایوں نے حضرت شیخ (محمد غوث) کو خط لکھ کر دریافت کیا کہ "اس کمترین کے متعلق کیا حکم ہے" آپ نے جواباً تحریر فرمایا "سلطان کرم کی درگاہ سے تجھ

Marfat.com

کو سلطنت مبارک ہو"........جب یہ امر عالی پہنچا تو بادشاہ سجدہ شکر بجا لایا اور عازم ہندوستان ہوا، اور تھوڑے عرصے میں ہندوستان کو فتح کرلیا........حضرت شیخ محمد غوث بہت مسرور ہوئے" ۹۵

ملا عبدالقادر بدایونی نے لکھا ہے کہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ صغر سن ہی میں شاہ محمد غوث کا معتقد ہوگیا تھا،

"و بادشاہ را در صغر سن بتحریص و ترغیب تمام بو سائل و وسایط در سلک ارادت خود آورد" ۹۶

معتمد خان نے اقبال نامہ میں بھی اس واقعہ کا ذکر کیا ہے (۹۷) سید فضل علی نے بھی کلیات گوالیاری میں لکھا ہے:-

(ملخصاً) جب سلطنت و خلافت کو جلال الدین محمد اکبر بادشاہ نے زینت بخشی تو اس نے ندماء سے صلاح کی اور کہا کہ میں حضرت شیخ محمد غوث سے بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ چناں چہ حضرت کی خدمت میں عریضہ ارسال کر کے آگرے بلوایا۔ اور دست مبارک پر بیعت ہوا........۹۷۰ء میں دارالخلافۃ آگرے ہی میں آپ کا انتقال ہوا، بادشاہ سے کہا گیا کہ حضرت کی وصیت یہی تھی کہ غوث پورہ میں دفن کیا جائے۔ چناں چہ جنازہ آگرے سے گوالیار لایا گیا" ۹۸

۹۵- سید فضل علی شاہ: کلیات گوالیار (قلمی)، ۱۹۰۸ء/۱۳۲۶ھ، ص- ۱۶

۹۶- عبدالقادر بدایونی: منتخب التواریخ، مطبوعہ کلکتہ، ۱۸۶۹ء، ج-۳، ص-۵

۹۷- معتمد خان: اقبال نامہ

۹۸- سید فضل علی شاہ: کلیات گوالیاری (قلمی)، ص- ۱۶—۱۷

Marfat.com

معتمد خاں نے بھی اقبال نامہ میں اکبر کی ارادت و بیعت کا ذکر کیا ہے (۹۹) گوالیار میں اکبر بادشاہ نے آپ کے مزار مبارک پر شاندار مقبرہ تعمیر کرایا۔ (جس کا تفصیلی ذکر آگے آئیگا۔) شیخ محمد غوث سے ارادت و عقیدت اور مزار مبارک کی و تعظیم تکریم کا یہ عالم تھا کہ :۔

''سید قاسم علی اور علی قلی خاں کو جب شہر گوالیار کی قلعہ داری اور کوتوالی کے لئے متعین کیا تو شاہی حکم ہوا کہ ''جمعرات کو قاضی شہر کو ہمراہ لے کر روضہ منورہ جناب سلطان المرشدین، و برہان المحققین، غوث الاسلام و المسلمین، حاجی حمیدالدین محمد، غوث الثقلین قدس اللہ سرہ العزیز' پر نہایت اعتقاد سے حاضر ہوں اور ساری رات مراقب رہیں، اور شاہی سلطنت کے قیام کے لئے دعائے خیر کریں، شیریں حلوا تیار کرا کر رکھیں اور صبح ہی صبح تقسیم کردیں اور پھر اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوجائیں۔ یہ خدمت تمہارے اور قاضی شہر گوالیار کے سپرد کی جاتی ہے۔ اور اس خدمت پر تمہاری نگہداشت رکھی جائیگی، اگر غوث اولیا' کے روضہ کی خدمت میں کوئی کوتاہی یا خرابی واقع ہوئی تو تم کو اور قاضی شہر کو تبدیل کرکے سنگین سزا دی جائیگی، اور یہ خدمت دوسروں کے سپرد کردی جائیگی، اس امر میں تاکید مزید سمجھ کر پوری پوری کوشش کریں، روضہ' منورہ اور سجادہ نشین کی خدمت دل و جان سے کریں کہ سعادت دارین ہے''۔ اس خدمت کی بجا آوری کے صلے میں قاضی شہر کو خلعت فاخرہ عنایت کی گئی اور گزر اوقات کے لئے دیہات نام کئے گئے'' ۱۰۰

۹۹- محمد حسین آزاد : دربار اکبری، مطبوعہ لاہور، ۱۹۱۰ء، ص- ۷۷

۱۰۰- سید فضل علی شاہ : کلیات گوالیاری (قلمی)، ص- ۲۰

Marfat.com

اکبر نے شاہ محمد غوث کے روضۂ منورہ کے لئے بھی جاگیر مقرر کی تھی چناں چہ سید فضل علی شاہ لکھتے ھیں :-

''اکبر بادشاہ را اعتقاد از قطب الاقطاب (شاہ عبداللہ پسر شیخ محمد غوث) بسیار بود، جمیع پسران حضرت شیخ (محمد غوث) را جاگیر جداگانہ مقرر کردہ بودند، و برائے مدد خرچ مقبرہ جاگیر از پرگنات دتیا قریب سہ لک و پنج ہزار روپیہ جدا مقرر کرد، نصف شہر کہ برکنار دریا موسوم بہ ''غوث پورہ'' آباد کردہ حضرت شیخ محمد غوث قدس اللہ سرہ العزیز است۔ و پانزدہ محل دیگر بنابر نذر و نیاز فرمان شاہی بنام قطب الاقطاب شاہ عبداللہ عرف بڑی نافذ گردیدہ، آں جاگیر ہنوز موجود است'' ۱۰۱

(ترجمہ) اکبر بادشاہ کو قطب الاقطاب سے بڑی عقیدت تھی (بادشاہ نے) حضرت شیخ (محمد غوث) کے تمام صاحب زادوں کے نام الگ الگ جاگیر مقرر کی تھی اور مقبرہ کے اخراجات کے لئے پرگنات دتیا میں سے تقریباً تین لاکھ پانچ ہزار روپیہ کی جاگیر علیحدہ مقرر کی تھی۔ دریا کے کنارے آدھا شہر جو ''غوث پورہ'' کے نام سے مشہور ھے، حضرت شیخ محمد غوث قدس اللہ سرہ العزیز کا بسایا ھوا ھے، نذر و نیاز کے لئے پندرہ اور محل قطب الاقطاب شاہ عبداللہ عرف بڑی کے نام فرمان شاہی کے ذریعہ مقرر کئے تھے یہ جاگیر ابھی موجود ھے''

صاحب مآثر الامراء نے لکھا ھے :-

''گویند کہ از جناب عرش آشیانی یک کرور درھم وظیفہ بود'' ۱۰۲

۱۰۱- ایضاً، ص- ۱۷

۱۰۲- شیخ محمد اکرام : رود کوثر، مطبوعہ لاھور، ۱۹۵۸ء، ص- ۳۹

Marfat.com

اسی طرح صاحب ذخیرۃالخوانین نے لکھا ہے :-

"شیخ نہ لک روپیہ در جاگیر داشت و چہل خیل در فوج اومی‌رفت" ۱۰۳

غرض اپنے والد نصیرالدین محمد ھمایوں اور دادا ظہیرالدین محمد بابر کی طرح جلال‌الدین محمد اکبر بھی شاہ محمد غوث سے خاص ربط خاطر رکھتا تھا، چناں چہ جب شاہ محمد غوث اکبرآباد تشریف لائے اور بیرم خاں و شیخ گدائی کے ناروا سلوک سے خاطر برداشتہ ھوکر واپس گوالیار تشریف لے گئے تو اکبر بادشاہ بیرم خان سے آزردہ ھوگیا، اس ربط خاص کا اس سے بھی اندازہ ھوتا ھےکہ بیرم خاں کی شہادت کے بعد آپ پھر اکبرآباد تشریف لے آئے، اور یہیں انتقال فرمایا، گوالیار میں دفن کئے گئے۔

غرض ھمعصر بادشاھوں اور حکمرانوں کو شاہ محمد غوث سے خاص عقیدت و محبت تھی، ابوالفضل نے آئین اکبری میں شیخ محمد غوث کو اس عہد کے اجلۂ مشائخ میں شمار کیا ھے۔ ۱۰۴

نورالدین جہانگیر بادشاہ بھی شاہ محمد غوث گوالیاری کے علو مرتبت کا قائل تھا، بارھویں جشن نوروز کے ذیل میں جو حالات لکھے ھیں اس میں شیخ وجیہ‌الدین علوی گجراتی (متوفی ۱۵۸۸ء/۹۹۷ھ) کے روضہ کی زیارت کے تاثرات کا بیان ھے، اسی ضمن میں شاہ محمد غوث گوالیاری کا بھی ذکر آگیا ھے، لکھتا ھے :-

"شیخ وجیہ‌الدین، شیخ محمد غوث کے ایسے بلند مرتبہ خلیفہ تھے جن پر خود مرشد کو فخر ھوتا ھے، شیخ محمد غوث سے شیخ

۱۰۳- ایضاً، رودکوثر، ص- ۳۹

۱۰۴- ابوالفضل : آئین اکبری، جلد اول، مطبوعہ حیدرآباد دکن، ۱۹۳۸ء، ص- ۴۸۹

Marfat.com

وجیہ‌الدین کی ارادت و عقیدت سے خود شیخ محمد غوث کے بزرگ و برتر مرتبے کا پتہ چلتا ھے“ ۱۰۵

تھامس ولیم بیل (*T. W. Beale*) نے صحیح لکھا ھے :-

”آپ (شیخ محمد غوث) مستجاب‌الدعوات تھے، جو پیشین گوئی فرماتے تھے پوری ھوتی تھی، اس وجہ سے آپ کافی مشہور و معروف ھوگئے تھے، اور اولوالعزم بادشاہ بھی آپ کے دربار میں حاضر ھوکر آداب بجا لاتے تھے“ ۱۰٦

سفر گجرات

۹۴۷ھ میں جب افغان سور کا غلبہ ھوا اور شیر شاہ برسراقتدار آیا تو اس نے شیخ محمد غوث کو پریشان کرنا شروع کیا، چنانچہ مجبوراً آپ ھجرت فرما کر گجرات تشریف لے آئے۔ ملا عبدالقادر بدایونی (متوفی ۱۵۹۵ء/ ۱۰۰۴ھ) لکھتے ھیں :-

و بعد از فترات ھند چون شیرشاہ در مقام آزار شیخ محمد شد، سفر گجرات اختیار نمودہ، و حکام و سلاطین آن جا نیز در ربقۂ انقیاد او داخل گردیدہ، بتمام در مقام خدمت بودند“ ۱۰۷

مولانا رحمان علی نے بھی تذکرہ علمائے ھند میں یہی بیان نقل فمایا ھے (۱۰۸) خود شیخ محمد غوث نے جواھر خمسہ (۹۵٦ھ) میں اس طرف یوں اشارہ فرمایا ھے :-

---

۱۰۵- جہانگیر بادشاہ: تزک جہانگیری (اردو)، مطبوعہ لاھور، ۱۹٦۰ء ص- ۵۰۵

۱۰٦- *T. W. Beale : Oriental Biographical Dictionary, Calcutta, 1881, pp. 186-7.*

۱۰۷- عبدالقادر بدایونی: منتخب‌التواریخ، مطبوعہ کلکتہ، ۱۸٦۹ء، ج-۳، ص-۵

۱۰۸- مولانا رحمان علی: تذکرہ علمائے ھند، مطبوعہ کراچی، ۱۹٦۱ء، ص- ۵۰٦

Marfat.com

"بعد از چند سال از روئے قضاؤ قدر به ولایت گجرات رسید" ۱۰۹

اوراد غوثیه (۹۴۹ھ) میں اس طرح فرماتے ھیں :-

"چهل ساله بود که از بادشاهان تفاوت پیدا شد سفر اختیار کرد در ولایت گجرات آمد" ۱۱۰

شاہ محمد غوث، ۹۲۹ھ کے لگ بھگ گوالیار تشریف لائے تھے اور ۹۴۷ھ میں یہاں سے گجرات ھجرت فرمائی۔ نصیرالدین محمد ھمایوں بادشاہ (متوفی ۱۵۵۶ء/۹۶۳ھ) نے بھی شیخ محمد غوث کے نام اپنے ایک مکتوب میں ھجرت کا ذکر کیا ھے وہ لکھتا ھے :-

"و در هر نفس و هر گام خیال درگرد این اندیشه بود که آن دیو سرشت مردم به آن ذات ملکوت صفات چه سلوک کرده باشند چون شنید که در همان نزدیکی ایشان نیز هجرت بدیار گجرات فرمودند دل ازان اندوه گرفتاری بقدرے رهائی یافت" ۱۱۱

متذکرہ بالا بیانات سے ظاھر ھوتا ھے کہ شاہ محمد غوث گوالیار سے سیدھے گجرات تشریف لائے مگر ایک ھم عصر تذکرہ نگار فضل علی شاہ کے بیان سے کچھ اور باتیں بھی معلوم ھوتی ھیں، دیگر معاصرین اور خود شاہ محمد غوث نے یہ باتیں نہیں لکھیں بہرکیف چوں کہ ھم عصر تذکرہ نگار ھے اس لئے ان کا بیان نقل کر دینا فائدے سے خالی نہ ھوگا۔

سید فضل علی شاہ کلیات گوالیاری میں لکھتے ھیں :-

۱۰۹- شاہ محمد غوث : جواھر خمسہ (دیباچہ)، قلمی۔ انڈیا آفس لائبریری۔ لندن

۱۱۰- شاہ محمد غوث : اوراد غوثیہ، مطبوعہ ۱۳۱۳ھ، ص- ۲۶

۱۱۱- محمد غوثی : گلزار ابرار (اردو)، ص- ۲۹۲

Marfat.com

"ہمایوں بادشاہ شکست کھا کر قندھار کے راستہ خراساں و ایران چلا گیا تو حکومت شیر خاں کے ہاتھ آئی۔ شیر خاں کے گوالیار پہنچنے سے پہلے شیخ محمد غوث بندھیر کھنڈ تشریف لے گئے۔ وہاں کے زمینداروں نے آپ کی اطاعت کی، یہیں پر ایک دن آپ نے فرمایا "بماند بندھیرا یا نماند اندھیرا" شیر خاں کو جب اس کا علم ہوا تو اس کو بہت غصہ آیا، چناں چہ اس لے اپنے ہمشیرزاد باختر جنگ کو بارہ ہزار کا لشکر دے کر شیخ محمد غوث کا سر قلم کرلے اور اہل و عیال کو گرفتار کرنے کے لئے بندھیر کھنڈ روانہ کیا اور خود گوالیار پہنچا۔

جب یہ لشکر عظیم شیخ محمد غوث کی قیام گاہ پر حملہ آور ہوا اور حرم تک پہنچ گیا تو آپ کی والدہ نے فرمایا "تیری غوثیت اور ولایت کب ظاہر ہوگی"؟

حضرت شیخ محمد غوث کو اچانک جلال آیا اور آپ نے فرمایا:-

"مریخ تو کجائی تا کار خود نمائی؟"

آپ کے فرماتے ہی مشرق سے ایک تلوار نمودار ہوئی اور مغرب تک چمکتی چلی گئی۔ اس کے بعد آپ نے شیر خاں کے لشکریوں سے فرمایا کہ "بادشاہوں کو درویشوں سے دعا لینے کے علاوہ اور کیا کام ہے۔ جاؤ، اس فقیر سے نہ الجھو" مگر وہ تو قتل کے لئے آمادہ ہوکر آئے تھے۔ جب آپ نے یہ رنگ دیکھا تو غضبناک ہوکر فرمایا:-

"اقتل المریخ"

یہ کہنا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے میدان جنگ میں بارہ ہزار سربریدہ پڑے ہوئے تھے۔ اس کے بعد حضرت شیخ محمد غوث یہاں سے گجرات تشریف لے گئے۔

Marfat.com

شیخ محمد غوث کے گجرات کے زمانہ قیام میں شیر خاں نے سلطان محمود کو خط لکھا کہ شیخ محمد غوث کا سر مبارک کاٹ کر جلد بھیجدو ورنہ گجرات کو تہ وبالا کردوں گا۔ اور خود کا لنجر روانہ ہوگیا۔

جب یہ اطلاع شیخ محمد غوث کو ملی تو آپ بہت متاسف ہوئے، تھوڑی دیر بعد مراقب ہوئے اور اچانک پانی سے بھرے ہوئے آفتابے کو جلال میں آکر زمین پہ دے مارا اور فرمایا:-

''جابرے را کشتم، امروز گشت تامن کشتم، فردا گشت تا خدا کشت''

حاضرین نے عرض کیا کہ حضرت یہ کیا ماجرہ ہے۔ فرمایا:-

''شیرا سوختہ شد بر قلعہ کا لنجراز سرنگ باروت''

چناں چہ یہی ہوا۔ ۱۱۲ (ملخصاً)

مفتی انتظام اللہ شہابی نے بھی اپنی کتاب سوانح محمد غوث میں اس بیان کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔ ۱۱۳

دیگر تذکروں سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ محمد غوث پر شیر شاہ نے اس لئے عتاب کیا کہ آپ کا تعلق ھمایوں بادشاہ سے تھا، اس کے علاوہ بعض حاسدوں نے آپ کی تصنیف معراج نامہ شیر شاہ کے سامنے پیش کی اور یہ کہا کہ اس میں بہت سی خلاف شرع باتیں ھیں، اس پر وہ اور غضب ناک ہوا اور آپ کی ایذا رسانی کے درپے ہوگیا اور آپ مجبوراً ھجرت کرکے گجرات تشریف لے آئے، مفتی غلام سرور لاھوری نے بھی یہی لکھا ہے:-

''ووے در حالت عروج حال خویش کتاب موسوم بہ معراج نامہ

۱۱۲- سید فضل علی شاہ: کلیات گوالیاری، فارسی (قلمی) ۱۹۰۸ء/۱۳۲۶ھ، ص- ۱۴-۱۵

۱۱۳- انتظام اللہ شہابی: سوانح محمد غوث، مطبوعہ آگرہ، ۱۳۵۸ھ، ص- ۸-۹

Marfat.com

تصنیف کردہ بود، ودران کتاب مقامات حال عروج خود درج کردہ، چون بادشاہ همایون معزول الریاست گشت و از هند به طرف ایران رفت، حاسدان معراج نامۂ شیخ رانزد شیر شاہ بادشاہ بردندو به عرض رسانیدند که وے دریں کتاب کلمات خلاف شرع تحریر فرمودہ است، شیرشاہ درپے آزار وے شد، پس شیخ از گوالیار به گجرات رفت'' ۱۱۴

(ترجمه) ''آپ نے اپنے عروج حال میں ایک کتاب موسوم به معراج نامه تصنیف فرمائی تھی اور اس میں اپنے عروج حال کے مقامات کا ذکر کیا تھا۔ جب همایون بادشاہ معزول الریاست هوا اور هندوستان سے ایران چلا گیا تو حاسدوں نے شیخ کی تصنیف معراج نامه شیر شاہ کے سامنے پیش کی اور کہا که اس میں شیخ نے بہت سی باتیں خلاف شرع لکھی هیں۔ (چنانچه) شیر شاہ آپ کی آزار رسانی کے درپے هوگیا، مجبوراً شیخ گوالیار سے هجرت فرماکر گجرات تشریف لے آئے''

شاہ محمد غوث جب گجرات تشریف لے آئے تو یہاں علماء نے معراج نامه کے مندرجات پر ایک طوفان برپا کردیا اور آپ کے قتل کے درپے هوگئے، مفتی غلام سرور لاهوری نے اس کا حال بھی لکھا ہے، وہ لکھتے هیں:-

''علمائے گجرات هم به عداوت وے برخاستند، محضرے نوشته مستعد قتل وے شدند دران حال شیخ وجیه‌الدین گجراتی که سر دفتر علماء و صلحاء و مشائخ گجرات بود و بخدمت شیخ ارادت هم داشت به عرض رسانید که چون مجلس علماء منعقد شود و سخن در معراج افتد شیخ بفرمائید که ایں معراج مرادر عالم

۱۱۴- مفتی غلام سرور لاهوری: خزینة الاصفیاء، مطبوعه لکھنو، ۱۸۷۳ء، ص- ۳۳۲-۴

واقعه بوقوع آمده ست نه در هوش و بیداری، غرض چوں معرکه علما در میان آمد شیخ فرمود که ایں معراج عالم بیهوشی ست که از ظاهر خبر نداشتم ازیں سبب علما از آزار شیخ درگزشتند'' ١١٥

(ترجمه) ''علما گجرات بهی شیخ کی دشمنی پر آماده هوگئے، اور محضر تیارکر کے قتل کے درپے هوئے، ان حالات میں شیخ وجیهالدین گجراتی (جو گجرات کے علما وصلحا اور مشائخ کے پیشوا تهے اور شیخ محمد غوث سے ان کو ارادت بهی تهی) نےفرمایا که جب علما کی مجلس منعقد هو اور معراج کے بارے میں بات آئے تو شیخ یه فرمادیں که مجه کو یه معراج عالم واقعه میں پیش آئی تهی۔ بیداری اور هوش کے عالم میں نهیں، الغرض جب علما کا معرکه گرم هوا تو شیخ نے فرمایا که یه معراج عالم بیخودی میں واقع هوئی تهی، اس وقت مجهے ظاهر کی کچه خبر نه تهی، چناں چه اس تدبیر سے علما گجرات نے شیخ کی آزاررسانی سے درگزر کیا''

ملا عبدالقادر بدایونی نے اس واقعه کو دوسرے انداز سے لکها هے، وه شیخ کے همعصر هیں، اس لئے ان کا بیان زیاده مستند هے، وه لکهتے هیں:-

''جب سلطان محمود گجراتی کے زمانے میں شیخ محمد غوث هندوستان سے گجرات گئے تو شیخ علی متقی نے جو مشائخ کبار اور اپنے وقت کے علما روزگار میں تهے، ان کے قتل کا فتوی دیا، سلطان نے اس کا اجرا میاں وجیهالدین کی رائے پر موقوف کردیا، چناں چه میاں وجیهالدین شیخ کی ملاقات کو گئے، اور پهلی هی ملاقات میں ان کے ایسے معتقد هوئے که بےاختیار هوگئے اور اس فتوے کو پرزے پرزے کرڈالا، یه سن کر شیخ علی متقی ان کے مکان پر

١١٥- ایضاً، ص- ٣٣٤

گئے، اور ان سے کہا تم کیوں بدعت کے رواج پر راضی ہوگئے؟ شرع میں رخنہ ڈالتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا، ہم ارباب قال ہیں اور شیخ اہل حال، ہمارا ذہن ان کے کمالات کو نہیں سمجھ سکتا اور ظاہر شریعت میں کوئی اعتراض ان پر نہیں آتا، غرض ان کے اثر سے تمام گجرات کے حکام شیخ محمد غوث کے معتقد ہوگئے اور شیخ نے اس بلا سے نجات پائی'' ١١٦

مولانا رحمان علی (١١٧) اور فقیر محمد جیلمی (١١٨) نے بھی اسی بیان کو نقل کر دیا ہے۔

شیخ وجیہ الدین علوی، شاہ محمد غوث سے اتنے متاثر ہوئے کہ شرف بیعت حاصل کرلیا، (اس کی تفصیل شاہ محمد غوث کے خلفاء کے ذیل میں بیان کی جائے گی۔)

ملا عبدالقادر بدایونی نے لکھا ہے:-

''و میاں شیخ وجیہ الدین عالم ربانی، متبحر مدرس، غاشیۂ اطاعت اورا بردوش کشیده و این جمله دال برکرامات شیخ است'' ١١٩

شیخ وجیہ الدین علوی کوئی معمولی عالم نہ تھے، اپنے عہد کے جلیل القدر علماء میں ان کا شمار ہوتا تھا، بلکہ اگر موصوف کو سر آمد علماء کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا، سکندر بن محمد نے مرات سکندری میں جہاں سلطان محمود گجراتی کے ہمعصر علماء کا ذکر کیا ہے وہاں شاہ محمد غوث کے بعد شیخ وجیہ الدین کا ذکر کیا ہے اور ان القاب کے ساتھ:-

---

١١٦- عبدالقادر بدایونی: منتخب التواریخ (اردو) مطبوعہ لکھنؤ ١٨٨٩ء ص- ٣١٣

١١٧- مولانا رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند (اردو) مطبوعہ کراچی ١٩٦١ء ص- ٢٣٩

١١٨- فقیر محمد جیلمی: حدائق الحنفیہ، مطبوعہ لکھنؤ ١٨٩١ء/١٣٠٨ھ ص- ٣٨٩

١١٩- عبدالقادر بدایونی: منتخب التواریخ (فارسی) مطبوعہ کلکتہ ١٨٦٩ء ج- ٣

Marfat.com

''اعلم العلماء، افضل الفضلاء، جامع المنقول و المعقول، حادی الفروع و الاصول، کاشف اسرار وجود، ناظرانوار شہود، بندگی میاں وجیہالدین علوی'' ۱۲۰

سید فضل علی شاہ شطاری نے شاہ محمد غوث کے خلاف علماء گجرات کی برانگیختگی اور برگشتگی کا سبب قدرے مختلف بتایا ہے، موصوف نے اس واقعہ کو ذرا تفصیل سے لکھا ہے، گو ان کے رنگ میں خوش عقیدگی کی جھلک نظر آتی ہے مگر معاصر ہونے اور شیخ محمد غوث سے براہ راست استفاضہ کی وجہ سے ان کے بیانات نظرانداز کردینے کے لائق نہیں۔ اس لئے جابجا ان کی کتاب کلیات گوالیاری سے استفادہ کیا گیا ہے۔

سید فضل علی شاہ، شیخ محمد غوث کے خلاف علماء گجرات کی مخالفت کے اسباب بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:-

> ''ایک روز حالت وجد میں آپ نے فرمایا ''قدمی علی تقرب کل اولیاء اللہ'' سب حضرات نے اس جملے کو سنا اور خاموش ہوگئے .... ایک مرتبہ اور حالت سکر میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یوں فرما رہے ہیں کہ ''مارامعراج شد، معراج شد''۔ (جب علماء کو اس کی خبر ہوئی تو) سب نے یک زبان ہوکر کہا کہ یہ بات خلاف شریعت ہے اور شیخ واجب القتل ہیں، چناں چہ تمام علماء جمع ہوکر شیخ محمد غوث کے مکان پر پہنچے، شیخ وجیہالدین سب کی پیشوائی فرما رہے تھے۔ جب شیخ کو اس بلوہ عظیم کی اطلاع ہوئی تھی تو آپ نے پہلے ہی تحریر فرمایا تھا:-
>
> ''علمائے شریعت کہ از حقیقت بےخبرانند و محجوب، معلوم نمایند کہ این بلوہ برائے کیست؟ اگر برائے این فقیرست، دیر چیست؟ مارا

۱۲۰۔ سکندر بن محمد: مرآت سکندری، مطبوعہ بمبئی، ۱۸۳۱ء/۱۲۴۶ھ، ص۔ ۳۳۶

منصور نباید انگاشت، انچه برسواو گزشت خواهش اوبود، این جا عوض منصور هم منظور است۔ والدعا۔

علما کے سامنے جب شیخ کا یہ مکتوب پہنچا تو وہ لرزہ بر اندام ہوگئے۔ بہرکیف سزا دینے کے ارادے سے تقریباً ۲۷۰ علما شیخ وجیہالدین کے ساتھہ دولت خانہ پر آئے، جب شیخ محمد غوث نے ان حضرات کو دیکھا تو شیخ وجیہالدین سے مخاطب ہوکر فرمایا :-

''وجیہالدین تم فقیر کے مصلے پر بیٹھو''

دیگر حضرات سے بھی بیٹھنے کے لئے فرمایا۔ اس کے بعد شیخ وجیہالدین کا ہاتھہ پکڑکر فرمایا :-

''سچ کہوکہ تم اور یہ سب حضرات کس لئے آئے ہیں- اپنا کام جلد کرو''

شیخ وجیہالدین نے دستہ بستہ عرض کیا :-

''بیشک آپ غوث آخرالزماں ہیں، جوکوئی اس میں شک کرے وہ کافر ہو۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ میں تو ان سب حضرات کو لے کر آپ سے بیعت ہونے آیا ہوں''

جناب غوث‌الاولیاؒ نے پہلے تو تھوڑی دیر سوچا پھر فرمایا :-

''فقیر تو ماردینے کے لائق ہے، پیری و پیشوائی اور رہنمائی کے لائق نہیں''

لیکن آخرکار شاہ وجیہالدین کو بیعت فرمایا اور مقام ثلاثہ یعنی فنافی‌الشیخ فنافی‌الرسول اور فنافی اللہ فوراً حاصل ہوگئے''[۱۲۱] (ملخصاً)

۱۲۱- سید فضل علی شاہ : کلیات گوالیاری (فارسی) ص- ۲۳

Marfat.com

دائرۃالمعارف الاسلامیہ میں شاہ محمد غوث کے سفر گجرات اور شیخ وجیہالدین علوی کے واقعہ بیعت کو بڑے مبہم انداز سے بیان کیا گیا ہے، اس کی اصلاح ضروری ہے، مقالہ نگار نے لکھا ہے :-

"کوھستان چنار میں تیرہ برس سے زیادہ ریاضت و مجاھدے کے بعد (شاہ محمد غوث) گجرات تشریف لائے جہاں آپ مشہور و معروف عالم اور صوفی شیخ وجیہالدین گجراتی سے آشنا ہوئے" ۱۲۲

شاہ محمد غوث کوھستان چنار میں ریاضت و مجاھدے کے بعد ۹۲۹ھ کے لگ بھگ گوالیار تشریف لائے، پھر شیرشاہ سوری کے ناروا سلوک سے خاطر برداشتہ ہوکر ۹۴۷ھ میں گجرات تشریف لے گئے، وھاں واقعہ تکفیر، شیخ وجیہالدین علوی کی بیعت و خلافت کا ذریعہ بن گیا، یہ واقعہ شاہ محمد غوث اور شیخ وجیہالدین کی زندگی کا بڑا اھم واقعہ ہے، مگر فاضل مقالہ نگار نے بیحد اختصار سے کام لیا ہے۔

بعض ماخذوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ محمد غوث گوالیار سے دھلی تشریف لے گئے، پھر وھاں سے گجرات آئے، اور یہاں سے اکبرآباد بھی تشریف لے گئے، مولانا شیر علی بنگالی تحریر فرماتے ھیں :-

"جب غوث الاولیا، آسودگان دھلی کی زیارت کے واسطے دھلی تشریف لائے تھے اس وقت آپ کی بیعت سے مشرف ھوا، اور آپ کی خدمت میں حاضر رھا، اور جب آپ کو گجرات کا سفر پیش آیا تو همراہ تھا، احمدآباد کے بعض کوتہ اندیش عالم اور چھوٹی نظر والے خرقہ پوش آپ کے ساتھ دشمنی کا بہانا ڈھونڈھنے لگے اور نادانستہ ونا فہمیدہ باتیں آپ کے متعلق کہنے لگے" ۱۲۳

۱۲۲- *M.T.H. Houtsma etc : Encyclopaedia of Islam, Leyden (Holland), 1913, Vol. III, PT. 2, pp. 687-8*

۱۲۳- محمد ظہیرالحق احمدآبادی : تتمہ مناقب غوثیہ، مطبوعہ آگرہ، ۱۹۳۳ء، (بحوالہ گلزار ابرار)، ص - ٦٥-٦٦

Marfat.com

بقول تکملہ نگار مناقب غوثیہ، شاہ محمد غوث تقریباً ۱۸ سال (۹۴۷ھ لغایت ۹۶۵ھ) گجرات میں مختلف مقامات پر رہے، جن میں قابل ذکر چاپانیر، بھروچ اور احمدآباد ہیں، احمدآباد میں آپ نے ایک مسجد و خانقاہ تعمیر کرائی تھی اس کے اتمام کی تاریخ یہ ہے:-

حضرت غوث جہاں، شیخ محمد خطیر
مظہر اسرار حق، معدن سر ھدی
کعبہ، صدق و صفا، قبلہ اھل فیوض
ساخت چوں بہر خدا، مسجد حاجت روا
مسجد ضو بخش دردل عباد ازاں
سال بنایش بگو معبد اھل ضیا،
۹۶۳ھ

گجرات کے اٹھارہ سالہ قیام نے شاہ محمد غوث کا حلقہ، اثر بہت وسیع کردیا تھا، سلاطین گجرات میں سلطان محمود ثانی آپ کا عقیدت مند تھا، حضرت شاہ وجیہ الدین جیسے عالم ربانی و فاضل و متبحر آپ کے حلقہ، ارادت میں شامل ہوئے، اور گجرات و دکن و مالوہ وغیرہ کے علما، و فضلاء نے اس سلسلہ کو آپ سے حاصل کیا، گجرات و دکن میں یہ سلسلہ بہت ترقی پذیر ہوا۔ ۱۲۴

سفر اکبرآباد

گجرات میں اٹھارہ انیس سال گزارنے کے بعد شاہ محمد غوث ۹۶۶ھ/۱۵۵۸ء میں اکبرآباد تشریف لائے، ملا عبدالقادر بدایونی (متوفی ۱۰۰۴ھ/۱۵۹۰ء) لکھتے ہیں:-

(ترجمہ) "۹۶۶ھ میں شیخ مشارالیہ (محمد غوث) اپنے مریدین اور معتقدین کے ساتھ بڑے کروفر سے گجرات سے آگرے تشریف

۱۲۴- ایضاً، ص- ٦٣

Marfat.com

لائے، شہنشاہ (اکبر) عقیدت مندانہ پیش آیا، شیخ گدائی کو تنگ نظری اور نفاق و حسد کی وجہ سے، جو ائمہ ہند کا لازمہ حیات ہے، (شیخ محمد غوث) کا آنا اور ان کی دکان پر دکان لگانا یکلخت نہ بھایا۔ خان خانان کو بھی جس طرح شیخ سے پیش آنا چاہئے تھا، پیش نہ آیا، کیونکہ شیخ گدائی نے اس کے مزاج میں پورا رسوخ پیدا کرلیا تھا، بلکہ اس نے تو مختلف مجالس منعقد کرکے شیخ محمد غوث کے رسالہ کو سامنے رکھا اور کہا کہ شیخ نے اس میں اپنی معراج کی کیفیت بیان کی ہے اور لکھا ہے کہ مجھ کو بیداری میں حضرت رب العزت شانہ سے مجالسہ و مکالمہ ہوا ہے، اور اس طرح حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی تقدیم کی ہے، اسی قسم کی اور خرافات جو عقلاً و نقلاً قابل ملامت اور مذموم ہیں، مجالس میں شیخ کی طرف منسوب کی گئیں، شیخ کو اس میں گھسیٹ کر نشانہ تیر ملامت بنایا گیا، یہاںتک کہ شیخ محمد غوث آزردہ خاطر ہوکو گوالیار تشریف لے گئے۔ اور وہاں سلسلہ رشد و ہدایت جاری کیا اور جو ایک کرور کی جاگیر عطا کی گئی تھی اسی پر قناعت کی'' ۱۲۵

عبدالقادر بدایونی نے شاہ محمد غوث کی بھی زیارت کی تھی، چناں چہ انہوں نے اپنے چشم دید حالات اس طرح بیان کئے ہیں:-

(ترجمہ) ''۹۶۶ھ میں فقیر نے آگرے کے بازار میں دور سے (شیخ محمد غوث کو) دیکھا تھا (گھوڑے پر) سوار تشریف لے جا رہے تھے، اور چاروں طرف لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ

۱۲۵- (الف) عبدالقادر بدایونی: منتخب التواریخ، (فارسی)، مطبوعہ کلکتہ، ۱۸۶۹ء، ج- ۲، ۳۴-۵

(ب) *Sir H.M. Elliot : The History of India, (Muhammadan Period), Calcutta, 1953, pp. 21-2.*

Marfat.com

وہاں سے کسی کا گزرنا محال تھا، بڑے تواضع و انکسار کے ساتھ دائیں بائیں لوگوں کے سلام کا جواب دیتے جاتے تھے، اور ایک لحظہ بھی چین و قرار نہیں تھا، تواضع کا یہ عالم تھا کہ آپ کی خمیدہ کمر قابوس زبن تک جا پہنچتی تھی، سنہ مذکور میں آپ گجرات سے آگرے تشریف لائے تھے'' ١٢٦

تاریخ فرشتہ نے جہاں شاہ محمد غوث کا ذکر کیا ہے، وہیں آگرہ میں آپ کی آمد اور آزردہ خاطر ہوکر گوالیار کی مراجعت کا بھی ذکر کیا ہے، اس نے لکھا ہے کہ بیرم خاں نے شاہ محمد غوث کے ساتھ جو سردمہری اور معاندانہ رویہ اختیار کیا اس سے اکبر بادشاہ کو بڑا افسوس ہوا اور وہ بیرم خاں سے بیحد آزردہ ہوا، چناں چہ فرشتہ لکھتا ہے :-

''در ماہ رجب آں سال (٩٦٦ھ) شیخ محمد غوث برادر شیخ بہلول (پھول) کہ حق خدمت برآں دودماں داشت و بوقت استیلائے افغانان بہ گجرات رفتہ بود، دریں وقت با فرزندان و مریدان بدرگاہ آمد و چوں از بیرم خاں گوشہ' خاطرے ندید بازبہ گوالیار کہ مسکن قدیم اوبود، رفت، خاقان اکبر برسر ایں مقدمہ از بیرم خاں ترکمان بہ غایت آزردہ شد' بیت

بلے سلطان معشوقاں غیور است
زشرکت ملک معشوقیش دور است ١٢٧

(ترجمہ) ''اس سال ٩٦٦ھ ماہ رجب میں شیخ محمد غوث برادر شیخ بہلول (پھول) کہ جو اس خاندان پر حق خدمت رکھتے

١٢٦- عبدالقادر بدایونی : منتخب التواریخ (فارسی)، ج - ٣، ص - ٥-٦

١٢٧- محمد قاسم ہندوشاہ استرآبادی : تاریخ فرشتہ، مطبوعہ بمبئی، ١٨٣٢ء/١٢٤٧ھ ج - ١، ص - ٤٦٧ھ

Marfat.com

تھے اور افغانون کے غلبه کے وقت گجرات تشریف لے گئے تھے۔
اس وقت اپنے صاحب زادگان اور مریدوں کے همراه دربار شاهی میں تشریف لائے۔ اور جب بیرم خان کو اپنی طرف متوجه نه پایا تو پھر اپنے مسکن قدیم، گوالیار تشریف لے گئے، خاقان اکبر اسی سبب سے دوباره بیرم خاں ترکماں سے بہت هی آزرده خاطر هوا، بیت

بلے سلطان معشوقان غیور ست
زشرکت ملک معشوقیش دور ست

اکبر کی یہی آزرده خاطری رنگ لائی، بیرم خان دربار شاهی سے مردود هوا اور بالاخر قتل کیا گیا۔

دائرۃالمعارف الاسلامیه کے مقاله نگار نے شاه محمد غوث کے حالات کے ذیل میں بعض باتیں غیر واضح اور بعض باتیں غلط لکھ دی هیں، ان میں سے ایک یه بھی ہے که:-

"٩٦٦ھ (١٥٥٨ء) میں جب آپ (شیخ محمد غوث) آگرے تشریف لے گئے، جہاں اکبر نے آپ کے ساتھ سرد مہری کا برتاؤ کیا" ١٢٨

ملا عبدالقادر بدایونی اور فرشته کے جو بیانات اوپر نقل کئے گئے ان سے صاف پته چلتا ہے که آگرے میں شیخ گدائی اور بیرم خان کی ریشه دوانیون کی وجه سے شاه محمد غوث نے گوالیار مراجعت کی تھی، اکبر کو آزرده خاطر هوکر آپ کے واپس جانے کا بڑا قلق تھا، اسی وجه سے وه بیرم خاں سے آزرده هوگیا تھا، اگر اکبر ناخوش هوتا تو خزانه شاهی سے شاه محمد غوث کو جو وظیفه ملتا تھا، اور حکومت کی طرف سے جو جاگیریں عطا کی گئی تھیں، وه بند هوجاتیں، اس سلسلے میں هم سید فضلی علی شاه، ملا عبدالقادر بدایونی، صاحب مآثرالامرا"

١٢٨- انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، مطبوعه هالینڈ، ١٩١٣ء ج- سوم، ص- ٨-٦٨٧

Marfat.com

اور صاحب ذخیرۃالخوانین کے بیانات اوپر نقل کرچکے ھیں، جن سے معلوم ھوتا ھےکہ لاکھوں کی جاگیر اور لاکھوں کا وظیفہ تھا، اکبر کی عقیدت شاہ محمد غوث کی حیات تک ھی محدود نہیں رھی بلکہ وفات کے بعد آپ کے مزار مبارک پر اکبر نے شاندار مقبرہ بھی تعمیر کرایا، جس کا مفصل ذکر آگے آئیگا، اس کی تعریف میں اسمتھ (*Smith*) نے لکھا ھے:-

”اس عہد کی ممتاز ترین یادگاروں میں شاہ محمد غوث کا مقبرہ ھے، گوکہ وہ مقابلتاً زیادہ مشہور و معروف نہیں“ ۱۲۹

شاہ محمد غوث نے اکبرآباد سے گوالیار پہنچنے کے بعد ایک خانقاہ تعمیر کرائی اور بیعت و ارشاد میں مشغول ھوگئے، ملا عبدالقادر بدایونی لکھتےھیں:-

”رنجیدہ بہ گوالیار رفت و بہ تکمیل مریدان مشغول شد و خانقاھے تعمیر فرمودہ بہ سماع و سرود و وجد و اشتغال داشت و خود دراں وادی تصنیف و درکسوت فقر بسیار صاحب جاہ و جلال بود و یک کرور تنکہ مددمعاش داشت“ ۱۳۰

بدایونی کے ان بیانات سے معلوم ھوتا ھےکہ شاہ محمد غوث اکبرآباد سے گوالیار جانے کے بعد پھر تشریف نہیں لائے، لیکن وفات کے بارے میں انھوں نے لکھا ھے:-

”در سنہ نہصد و ھفتاد (۹۷۰ھ) بعد از ھشتاد سالگی در آگرہ رحلت بدارالملک آخرت نمود ودر گوالیار مدفون شد“ ۱۳۱

اس بیان سے معلوم ھوتا ھےکہ آپ پھر اکبرآباد تشریف لائے تھے، اور آخر وقت تک یہیں رھے، ۹۶۶ھ/۱۵۵۸ء میں جب پہلی مرتبہ آپ اکبرآباد تشریف

۱۲۹- *V.A. Smith : Akbar The Great Mughal, Oxford, 1919, p. 435*

۱۳۰- عبدالقادر بدایونی: منتخب التواریخ (فارسی)، ج-۳، ص-۴-۵

۱۳۱- ایضاً، ص-۶

Marfat.com

لائے تو بیرم خاں حیات تھا، ۱۵۵۹ء/۹۶۷ھ میں اس کو شہید کر دیا گیا تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۵۵۹ء/۹۶۷ھ اور ۱۵۶۲ء/۹۷۰ھ کے درمیان شاہ محمد غوث دوبارہ اکبرآباد تشریف لائے، کیونکہ اکبر آپ سے بہت متاثر تھا، بلکہ بیعت و عقیدت رکھتا تھا۔

وفات

شاہ محمد غوث گوالیاری ۷ رجب المرجب ۹۰۷ھ (۱۳۲) میں ظہورآباد (غازیپور) میں پیدا ہوئے اور ۱۴ رمضان المبارک ۹۷۰ھ میں اکبرآباد میں وفات پائی اور گوالیار میں مدفون ہوئے، مفتاح التواریخ میں ہے:-

"غوث گوالیاری، مرشد شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی ست، بتاریخ چہاردہم رمضان نہصد و ہفتاد ہجری فوت کردہ، در گوالیار مدفون گردیدہ۔ (ص- ۲۵۲)

مخبرالواصلین میں جو قطعہ تاریخ وفات ہے، اس میں ان دو شعروں میں تاریخ و سنہ وفات کا ذکر کیا ہے:-

از مہ صوم بود چہاردہم — کہ گزشت از زمانہ غوث اسم
سال نقلش بتعمیہ رضوان — غوث بےلوث زد رقم برخواں
۱۰۰۶-۳۶=۹۷۰ھج

مخبرالواصلین میں یہ قطعہ تاریخ وفات بھی ہے:-

آں شیخ محمد المخاطب — بالغوث بہ لطف معبود
تاریخ وصال او ملائک — گفتند کہ شیخ اولیا بود
۹۷۰ھج

۱۳۲- محمد غوث گوالیاری: اوراد غوثیہ، ص- ۵۴

تھامس ولیم بیل نے سنہ وفات تو ۹۷۰ھ/۱۵۶۲ء لکھا ہے مگر تاریخ وفات ۱۴ رمضان المبارک کے بجائے ۱۴ محرم لکھدی ہے (۱۳۳) غالباً بیل کا ماخذ نظامی بدایونی کی قاموس المشاہیر ہے، نظامی لے جوکچھ لکھا ہے، بیل لے ہوبہو نقل کردیا ہے، اس نے لکھا ہے:-

"۱۴ ستمبر ۱۵۶۲ء مطابق ۱۴ محرم ۹۷۰ھ کو وصال ہوا، شیخ اولیاء بود سے تاریخ وفات ۹۷۰ھ نکلتی ہے" ۱۳۴

ہرمن ایتھے (*Hermann Ethe*) نے لکھا ہے:-

"غالباً ۹۷۰ھ مطابق ۳-۱۵۶۲ء میں انتقال فرمایا" ۱۳۵

معلوم نہیں سنہ وفات کے ساتھ لفظ غالباً لکھ کر کیوں مشکوک بنا دیا، جب کہ جملہ معاصرین کا اس پر اتفاق ہے کہ ۹۷۰ھ/۱۵۶۲ء میں آپ کی وفات ہوئی

مناقب غوثیہ (۹۷۹ھ) کے تکملہ نگار نے یہ قطعہ تاریخ نقل کیا ہے:-

شیخ دوراں غوث انس و جاں محمد غوث را
شد بہ سال نہ صد و ہفتاد در جنت خرام
عرس او خواہی بہ دل کن یاد این مصراع را
نیم شب از جمعہ بود و نصف از ماہ صیام (۱۳۶)

۱۳۳- *T. W. Beale : Oriental Biographical Dictionary Calcutta, 1881, pp. 186-7.*

۱۳۴- نظامی بدایونی: قاموس المشاہیر، مطبوعہ بدایوں، ۱۸۲۶ء، ج-۲، ص-۱۹۸

۱۳۵- *Hermann Ethe : Catalogue of the Persian Manuscripts in the Library of India Office, Oxford, 1903, Vol. I, P. 1043.*

۱۳۶- محمد ظہیرالحق احمدآبادی: تکملہ مناقب غوثیہ، ص-۷۸

Marfat.com

تاریخ ولادت (۷ رجب ۹۰۷ھ) اور تاریخ وفات (۱۴ رمضان ۹۷۰ھ) کے لحاظ سے عمر شریف تریسٹھ سال دو ماہ سات یوم ہوتی ہے، عمر کے تعین کے سلسلے میں عبدالقادر بدایونی سے فاحش غلطی ہوئی ہے، حالانکہ انہوں نے شاہ محمد غوث کو ۹۶۶ھ/۱۵۵۸ء میں بہ چشم خود اکبرآباد میں دیکھا تھا، لیکن چونکہ غوث الاولیاء کی کمر خمیدہ اور جسم بہت ضعیف نظر آرہا تھا، اس لئے بدایونی نے قیاس سے ۸۰ سال عمر لکھ دی، وہ لکھتے ہیں:-

"و در سنہ نہصد و ہفتاد ۹۷۰ھ بعد از ہشتاد سالگی در آگرہ رحلت بدارالملک آخرت نمود و در گوالیار مدفون شد" ۱۳۷

دارا شکوہ نے بھی سفینۃالاولیاء میں بدایونی کے بیان کو نقل کردیا ہے کہ شاہ محمد غوث نے "اسی سال کی عمر پائی" ۱۳۸

مفتی غلام سرور لاہوری نے بھی بدایونی پر اعتماد کرکے لکھا ہے کہ "مدت عمر ہشتاد سال" (۱۳۹) مگر دارا شکواہ اور مفتی غلام سرور نے تاریخ وفات ۱۵ رمضان المبارک لکھی ہے ڈاکٹر عبدالحق مرحوم نے بدایونی کی تقلید میں شاہ محمد غوث کی عمر ۸۰ سال لکھی ہے (۱۴۰) شیخ محمد اکرام نے بھی یہی لکھدیا ہے غرض ایک معاصر کی قیاس آرائی سے پورے کا پورا سلسلہ غلط فہمی میں مبتلا ہوگیا، اگر خود شاہ محمد غوث کے بیانات سامنے نہ ہوتے تو صحیح عمر کا معلوم کرنا مشکل ہو جاتا۔

دوسرا مسئلہ جائے وفات کا ہے، اس سلسلے میں بھی لوگوں نے غلطیاں کی ہیں، دائرۃالمعارف الاسلامیہ کے مقالہ نگار نے لکھا ہے:-

---

۱۳۷- عبدالقادر بدایونی: منتخب التواریخ، ج ۳، ص ۶
۱۳۸- دارا شکوہ: سفینۃالاولیاء (اردو) مطبوعہ لاہور، ص ۲۳۰
۱۳۹- غلام سرور لاہوری: خزینۃالاصفیاء، مطبوعہ لکھنو، ۱۸۷۳ء، ص ۲۳۴
۱۴۰- مولوی عبدالحق: اردو کی نشو و نما میں صوفیاء کرام کا کام، مطبوعہ کراچی، ۱۹۵۳ء، ص ۳۵

Marfat.com

"بالاخر آپ گوالیار تشریف لے آئے جہاں ۹۷۰ھ (۱۵۶۲ء) میں آپ کی وفات ہوئی" ۱۳۱

مگر اس سلسلے میں عبدالقادر بدایونی کا بیان مستند سمجھا جائیگا کیونکہ شاہ محمد غوث کا انتقال ان کی حیات میں ہوا، اور جیساکہ اوپر تحریر کیا جا چکا ہے، انھوں نے لکھا ہے کہ شاہ محمد غوث کا انتقال اکبرآباد میں ہوا، اور لاش مبارک گوالیار لیجائی گئی اور یہیں دفن کیا گیا۔

مقبرہ مزار مبارک پر اکبر بادشاہ کی طرف سے شاہ محمد غوث کے صاحبزادے شیخ عبداللہ (متوفی ۱۶۱۲ء/۱۰۲۱ھ) کی نگرانی میں شاندار مقبرہ تعمیر ہوا، محمد غوثی نے لکھا ہے:-

"اس زمانہ میں شہنشاہ زماں اکبر شاہ کو منظور ہوا کہ روضہ غوثیہ کی عمارت دولت کی طرف سے تیار کی جاوے" ۱۳۲

اور بقول صاحب کلیات گوالیار:-

"برائے مدد خرچ مقبرہ جاگیر از پرگنات.........قریب سہ لک وبست و پنج ہزار روپیہ جدا مقبرہ کردہ" ۱۳۳

مولوی ذکاء اللہ مرحوم نے مددمعاش اور مصارف روضہ شریف کے لئے پانچ لاکھ روپیہ کی جاگیر لکھی ہے، ۱۳۴

۱۳۱- دائرۃالمعارف الاسلامیہ، مطبوعہ لائڈن، ۱۹۱۳ء، ج-۱، ص- ۶۸۷

۱۳۲- محمد غوثی: گلزارابرار (اردو)، ص- ۳۸۸

۱۳۳- سید فضل علی شاہ: کلیات گوالیاری، ص- ۱۷

۱۳۴- مولوی ذکاء اللہ: اقبال نامہ اکبری، مطبوعہ دہلی، ۱۸۹۷ء

Marfat.com

شاہ محمد غوث کے احاطہ میں دربار اکبری کے مشہور مطرب تان سین کا بھی مزار ہے، اور حکومت ہند کی طرف سے اس کا بھی باقاعدہ عرس ہوتا ہے *

شاہ محمد غوث کے مقبرے کی عمارت اکبری عہد کی ممتاز یادگاروں میں ہے، وی۔اے۔اسمتھ (*V. A. Smith*) نے اس عمارت پر مفصل تبصرہ کیا ہے، ہم یہاں اس کا بیان نقل کرتے ہیں، جس سے مقبرہ کی شان و شوکت کا پورا پورا اندازہ ہوسکے گا، اسمتھ نے لکھا ہے:-

---

* سید حسام الدین راشدی نے مقالات الشعرا کے حاشیہ میں میاں تان سین کے حالات درج کئے ہیں، ہم وہیں سے فارسی عبارت کا خلاصہ پیش کرتے ہیں:-

> "ترلوچن داس بن مکرند پانڈی، گور برھمن کے قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا، مضافات گوالیار میں موضع بھینٹ میں پیدا ہوا تھا"

> "فن موسیقی میں مہارت کے بعد اس کا نام میاں تان سین ہوگیا تھا، شیخ محمد غوث گوالیاری (متوفی ۹۷۰ھ) کی دعاؤں کے طفیل ۹۳۶ھ یا ۹۳۸ھ میں پیدا ہوا تھا"

> "شیخ محمد غوث کے حضور میں اس نے تربیت پائی اور استادان فن موسیقی سے یہ فن حاصل کیا اور اس قدر کمال حاصل کیا کہ بقول ابوالفضل ہزار سال میں اس کا مثل پیدا نہیں ہوا، ابتدا میں راجہ رام چند والی باندھو (ریواں) نے اس کو اپنے دربار میں رکھا، اس کے بعد راجہ بیربر اور زین خاں کی تحریک سے ۹۷۰ھ میں اکبر نے اس کو اپنے دربار میں طلب کرلیا، وہاں اس نے وہ کارہائے نمایاں کئے کہ ابتک اس کا نام زندہ ہے، آخر ۹۹۸ھ (۱۵۸۹ء) میں اس کا انتقال ہوگیا"

(حاشیہ مقالات الشعرا" مولفہ شیرعلی قانع تتوی، مطبوعہ کراچی، ۱۹۵۷ء ۲-۱۳۱ بحوالہ رسالہ آجکل (دھلی) موسیقی نمبر، اگست ۱۹۵۶ء)

"اس عہد کی ممتاز ترین یادگاروں میں گوالیار میں شاہ محمد غوث کا مقبرہ ہے، گوکہ یہ مقابلتاً زیادہ معروف نہیں، یہ عمارت مقبرہ ہمایوں (دہلی) کے قریبی زمانے میں تعمیر ہوئی ہے، لیکن اس کا ڈیزائن بالکل انوکھا ہے، کچھ بعید نہیں اگر کوئی شخص اس کو خالص ہندوستانی یادگار سمجھ لے"

"یہ عمارت مربع ہے، ہر طرف سے ۱۰۰ فٹ ہے، ہرکونے پر ایک زاویہ کے ساتھ مسدس برج بنے ہوئے ہیں، صرف مقبرہ کا ایوان ۴۳ مربع فٹ ہے، اس کے چاروں طرف برآمدہ ہے، یہ غیر معمولی بڑے بڑے چھجوں سے محفوظ ہے"

"باہر کا حصہ پہلے ایرانی طرز کے نیلے چمکدار ٹائلوں سے ڈھکا ہوا تھا، گنبد پٹھانی طرز کا قدرے اونچا ہے، اور اطراف سے قدرے فاصلے پر ترچھا ہے، بعض *Kiosks* مسلم طرز کے ہیں لیکن بعض کے مربع ستون ہیں اور دیوار کہنی نما راس عمود ہیں جو ہندوؤں کے مندر کے مشابہ معلوم ہوتے ہیں"

"ہندو مسلم طرز تعمیر کا یہ خالص امتزاج محض مقامی حالات کی بنا پر ہے، اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں اسلام اور ہندومت کو ہم آہنگ کرنے کی لظری سعی کی گئی ہے، اور یہ کہنا بھی مناسب نہ ہوگا کہ اس عمارت کی تعمیر پر اکبر کی رائے اثر انداز ہوئی ہوگی، کیوںکہ جب یہ عمارت بنی ہے اس وقت شہنشاہ بڑا پرجوش مسلمان تھا" ۱۳۵

۱۳۵- *V. A. Smith : Akbar The Great Mughal, Oxford, 1919, pp. 435-6.*

Marfat.com

اسمتھ (*Smith*) کا خیال صحیح نہیں معلوم ہوتا کہ مقبرہ' غوث الاولیاء میں ہندو مسلم طرز تعمیر کا امتزاج محض مقامی حالات کی بنا پر ہے اور یہ کہ اس پر اکبر کی رائے اثر انداز نہیں ہوئی کیوں کہ ابتدائی دور میں اکبر پرجوش مسلمان تھا...اس میں شک نہیں کہ اکبر اپنے ابتدائی دور میں ایک سرگرم اور پرجوش مسلمان تھا، لیکن اس وقت بھی ہندوؤں سے اس کا ربط و ضبط بہت تھا چناں چہ ۱۵۶۲ء/۹۷۰ھ میں جب وہ اجمیر حاضر ہوا تھا تو واپسی میں جےپور کے راجہ بہاری مل کی لڑکی سے اس نے شادی بھی کی تھی۔

اس کے علاوہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مقبرے کی تعمیر اکبر کی فرمایش پر شاہ محمد غوث کے فرزند رشید شیخ عبداللہ کی نگرانی میں ہوئی تھی۔ (۱۳۶)

خود صاحب مزار شاہ محمد غوث کی رواداری اور وسعت قلبی کا یہ عالم تھا کہ مسلمان تو مسلمان ہندوؤں کے لئے بھی تعظیماً کھڑے ہو جایا کرتے تھے، عبدالقادر بدایونی لکھتے ہیں :-

> ''ہر کرامی دید حتی کہ کفار را نیز تعظیم و قیام می نمود ازیں جہت اهل فقراند کے بملامت و انکار او برخاستند و الغیب عنداللہ ....تاچہ نیت داشتہ باشد۔ بیت
>
> چوں ردو قبول همه در پردهٔ غیب ست
> زنہار کسے رانہ کنی عیب کہ عیب ست (۱۳۷)
>
> (ترجمہ) ''جس کسی کو بھی دیکھتے یہاں تک کہ کفار کے لئے بھی تعظیماً کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ اس وجہ سے بعض صوفیاء کچھ ان پر ملامت کرتے تھے اور ان کی ولایت کے منکر ہوگئے تھے۔

۱۳۶- محمد غوثی : گل زار ابرار، ص- ۳۸۸

۱۳۷- عبدالقادر بدایونی : منتخب التواریخ، مطبوعہ کلکتہ، ۱۸۶۹ء، ج- ۳، ص- ۶

Marfat.com

والغیب عنداللہ........معلوم نہیں آپ کی کیا نیت ہوگی''

سید علی ہمدانی نے رسالہ فتوتیہ میں شیخ فضل عیاض کا یہ قول مقام فتوت کے سلسلے میں نقل کیا ہے:-

''الفتوۃ ان لا تمیز من یاء کل عندک مومن او کافر، صدیق او عدو''

پھر اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''فرمود کہ فتوت آن ست کہ فرق نہ کنی کہ نعمت تو کہ می خورد، یعنی از مقام خدمت و ایثار نعمت حق ببندگان او میان مومن و کافر تمیز نہ کنی و میان دوست و دشمن تفاوت نہ نہی'' ۱۳۸

شاہ محمد غوث مقام ''فتوت'' سے آشنا تھے، اسی لئے تعظیم و تکریم اور داد و دھش میں کبھی کافر و مومن کی تمیز نہیں کی۔ چنانچہ ایک مرتبہ راجہ ٹوڈرمل شیخ جلال تھانیسری کے پاس گیا تو وہ اس کے لئے کھڑے نہ ہوئے اور فرمایا کہ کافر کی تعظیم حرام ہے، شاہ محمد غوث کے دربار میں آیا تو آپ کھڑے ہوگئے، اس پر اس نے شیخ جلال کے نہ کھڑے ہونے اور آپ کے کھڑے ہونے کا سبب دریافت کیا، یہ واقعہ علی اکبر اردستانی نے مجمع الاولیاء میں لکھا ہے، وہ لکھتا ہے:-

''گویند کہ شیخ (جلال تھانیسری) تعظیم کافر ہرگز نمی کرد، راجہ تودرمل کہ وزیراعظم سکندر جاہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بود بدیدن حضرت شیخ آمد، او تعظیم نہ کرد و گفت کہ در دین ما تعظیم کافر حرام ست، چون راجہ مذکور را گذر برگوالیو افتاد شیخ محمد غوث استقبال راجہ کرد، راجہ از شیخ

۱۳۸- سید علی ہمدانی: رسالہ فتوتیہ، مرتبہ مارین مولے (پیرس) مطبوعہ، استنبول، (ترکی) ۱۹۶۱ء، ص- ۳۷

Marfat.com

محمد غوث پرسید که ''دین مسلمانی شما یکے ست یا مختلف''؟ گفت ''یکے ست''، گفت ''من بدیدن شیخ تهانیسری رفته بودم او تعظیم من نه کرد که تعظیم کافر حرام ست، و شما استقبال من کردید، و جهش چیست''؟ شیخ محمد غوث گفت که ''شیخ جلال فی الحقیقة بزرگ است و من مقلد نا درستم که در تقلید نیز صدق ندارم چنان که شعبده بازاں تقلید شیخ و صوفی می کنند، ما نیز ازاں قبیله ایم'' ۱۴۹

ظاهر ہے کہ ٹوڈرمل کو مقام ''فتوت'' کا کیا علم، عجز و انکسار کے الفاظ سے هی اس کی تسکین خاطر هوتی، لیکن یه حقیقت ہے که شاه محمد غوث بیحد منکسرالمزاج تھے۔

شاه محمد غوث کے تواضع اور انکسار کا یه عالم تھا که زندگی میں کبھی اپنے لئے لفظ ''میں'' استعمال نہیں کیا بلکه همیشه خود کو ''فقیر'' سے تعبیر کیا کرتے تھے، اگر کسی کو غله بخشش فرماتے تو اس وقت بھی لفظ ''من'' استعمال نه کرتے تھے، بلکه فرماتے که اتنے ''میم''، ''نون ' فلاں شخص کو هدیه کردیا جائے۔

عبدالقادر بدایونی لکھتے هیں :-

''و می گویند که هرگز لفظ ''من'' بزبان اونگزشتے و همیشه تعبیر از خود به ''فقیر'' کردے۔ چناں چه در وقت بخشش غله هم می گفت که ایں قدر میم و لون به فلانے به هدیه تا من نبایستے گفت، رحمة الله علیه واسعته'' ۱۵۰

۱۴۹- علی اکبر اردستانی : مجمع الاولیا' (قلمی) انڈیا آفس لائبریری۔ لندن، ۱۰۴۳ھ، ورق- ۳۶ے

۱۵۰- عبدالقادر بدایونی : منتخب التواریخ' ج- ۳' ص- ٦

مندرجہ بالا حقائق سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مقبرے کی تعمیر میں مقامی حالات و اثرات کے ساتھ جو ایک فطری امر ہے، اکبر کی رائے کو بھی پورا دخل تھا، اور جس طرح شاہ محمد غوث زندگی بھر روادار رہے، اسی طرح یہ مقبرہ بھی ان کی رواداری کا آئینہ دار ہے، یہ محض حسن اتفاق نہیں بلکہ عمداً اس امتزاج کی کوشش کی گئی ہے۔

سر وولزلے ہیگ (L.S.W. Haig) نے بھی شاہ محمد غوث کے مقبرے کے متعلق اظہار خیال کیا ہے، جو اسمتھ کے خیالات سے ملتا جلتا نظر آتا ہے، اس نے لکھا ہے:-

> (ترجمہ) ''اسی زمانے میں کچھ فاصلے پر گوالیار کے ہندو ماحول میں محمد غوث کا مقبرہ تیار کیا جا رہا تھا، یہ عمارت اپنے غیر معمولی ڈیزائن کی وجہ سے بعض دلچسپیاں رکھتی ہے، یہ اس مسلم صوفی کے مزار مبارک پر بنائی گئی ہے جس کا ابتدائی مغل عہد میں بہت چرچا تھا۔ اس عمارت میں ''لودھی'' طرز تعمیر خصوصیات کی آمیزش ہے، یہ خصوصیات مغربی ہند کی عمارات میں پسند کی جاتی ہیں، اس میں شک نہیں کہ یہ امتزاج مقامی معماروں کی فنکاری کا نتیجہ ہے، ان لوگوں کے سامنے اپنے مسلم آقاؤں کی پسند کی بہ نسبت مالوہ طرز تعمیر کے امتزاج کی کمی ہے کیوں کہ یہ اتحادی امتزاج ابھی پیدا نہیں ہوا تھا، شہنشاہ اکبر کی روادارانہ پالیسی کے تحت بعد میں یہ امتزاج پیدا ہوا، بایں ہمہ اس عمارت میں بعض ممتاز خوبیاں بھی ہیں، بالخصوص اس کی مشبک دیواریں، لیکن کونے کے مسدس برجوں کو جو ان کے زاویوں سے ملا دیا گیا ہے تو اس سے مجموعی طور پر عمارت کی رفعت متاثر ہوئی ہے اور اسی وجہ سے یہ غیر مربوط نظر آتی ہے'' ۱۰۱

۱۰۱- *Lt. Colonel Sir Wolseley Haig : The Cambridge History of India, Vol. IV, Delhi, 1957, p. 32.*

Marfat.com

شاہ محمد غوث کے مقبرے کے متعلق مزید معلومات حسب ذیل ماخذوں سے حاصل ہوسکتی ہیں۔ ۱۵۲

★

۱۰۲۰۔ (*a*) *Lepel Griffin : The Famous Monuments of Central India, 1886, p. XI VII.*

(*b*) *Fergusson : Eastern Architecture, 1960. p. 292, fig. 422.*

(*c*) *D. Broinerd Spooner : Annual Report of the Archaeological Survey of India, Simla, 1924.*

(*d*) *Luard & Dawarkanath Sheopuri : Gawalior Gazetteer.*

(*e*) *Havel : Indian Architecture.*

(*f*) *Dr. Nawrath : Indian Architecture.*

Marfat.com

حصۂ دوم

اولاد امجاد

Marfat.com

اولاد امجاد

شاہ محمد غوث گوالیاری نے چار شادیاں کیں، ان سے نو صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں ہوئیں (۱) جن کی تفصیل یہ ہے:-

پہلی بیوی سے تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں (۱) قطب عالم شاہ عبداللہ المعروف بہ شیخ بدھا، آپ کا مزار مبارک گوالیار میں روضہ شاہ محمد غوث کے بائیں جانب ہے (۲) میر شاھد، آپ کا مزار مبارک روضہ مذکور کے ایوان میں ہے (۳) میر ھادی شریف، مزار مبارک روضہ مذکور کے صحن میں ہے۔ (۴) بی بی زاھدہ (۵) بی بی مالحہ۔

دوسری بیوی سے دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہوئیں۔ (۱) میر علی، مزار مبارک گوالیار میں روضہ شاہ محمد غوث کے صحن میں ہے (۲) میر ولی مزار مبارک صحن روضہ مذکور میں ہے (۳) بی بی کریمہ (۴) بی بی رحیمہ۔

تیسری بیوی سے ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی ہوئیں۔ (۱) شاہ نورالدین المعروف بہ ضیاء اللہ عابد، مزار مبارک اکبرآباد میں بمقام مٹیا محل منڈوی حضرت میں ہے (۲) بی بی حنیفہ۔

چوتھی بیوی سے تین صاحبزادے ہوئے۔ (۱) سید اسماعیل مزاز مبارک گجرات میں ہے (۲) سید مظفر (۳) سید اویس

۱- شاہ محمد غوث کی اولاد کے متعلق یہ تفصیلات ایک مستند مخطوطہ سے نقل کی گئی ھیں، جو موصوف کے خاندان کے چشم و چراغ سید خطیرالدین صاحب نے عنایت فرمایا تھا۔

Marfat.com

مولانا محمد غوثی نے گل زار ابرار (۱۰۲۲ھ) اور ملا عبدالقادر بدایونی (م۔ ۱۵۹۵ء/۱۰۰۴ھ) نے منتخب التواریخ میں شاہ محمد غوث کے تین چار صاحبزادوں کا خاص طور سے ذکر کیا ہے، یہاں صرف انہی صاحبزادگان کے حالات بیان کئے جاتے ہیں:-

مناقب غوثیہ کے تکملہ نگار نے شاہ محمد غوث کے حالات کے ذیل میں چار صاحب زادگان کا خاص طور پر ذکر کیا ہے وہ لکھتے ہیں:-

"یہانتک آپ کا بے انتہا فیض پہنچا کہ کیا ہندو کیا سندہ سب شہروں میں آپ کی عارف و فاضل اولاد اور رہنما خلفاء پہنچے اور ان کی برکت سے خلا محال ہوگیا ہے، خصوصاً ولایت گجرات و دکن اور خاندیس و مالوہ میں بےشمار حضرات ملازمت سے مشرف ہوئے جن کی ایک مجمل فہرست یہ ہے:-

"حضرت شیخ عبداللہ المعروف بہ شیخ بدھا، جانشین گوالیر قدس سرہ، حضرت شیخ نورالدین ضیاء اللہ قدس سرہ، حضرت شاہ اویس قدس سرہ، حضرت شاہ اسماعیل قدس سرہ، فرزندان حضرت شاہ محمد غوث گوالیری قدس اللہ سرہ العزیز" ۲

شیخ عبداللہ رح

آپ کی کنیت ابوالوجیہ اور لقب قطب الاقطاب ہے، شاہ جہان آباد میں یوم جمعہ ۱۷ ماہ ربیع الاول ۹۳۸ھ میں ولادت ہوئی، آپ کی والدہ ماجدہ حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر کی اولاد سے تھیں، آپ نے شیخ وجیہ الدین علوی احمدآبادی (م۔ ۱۵۸۸ء/۹۹۷ھ) اور مولانا مبارک دانشمند گوالیاری سے رسمی علوم کی تحصیل کی اور اساتذہ وقت میں آپ کا شمار ہوا، تمام علوم میں درس دیتے تھے۔

۲۔ فضل اللہ شطاری: مناقب غوثیہ (ترجمہ اردو) تکملہ از سید ظہیرالحق احمدآبادی، مطبوعہ آگرہ، ۱۹۳۳ء، ص۔ ۸۔۶۷

Marfat.com

۹۷۰ھ میں جب غوث الاولیاؒ کا وصال ھوا تو آپ ھی مسند خلافت پر متمکن ھوئے، اسی زمانے میں جب اکبر بادشاہ نے چاھا کہ مقبرہ شاہ محمد غوث کی تعمیر کیجائے تو شیخ عبداللہ ھی کو یہ ذمہ داری تفویض کی گئی۔

سید فضل علی شاہ نے جہاں شیخ محمد غوث کے فرزندان گرامی کا ذکر کیا ھے وھاں لکھا ھے کہ مقبرے کی تعمیر شاہ عبداللہ نے کرائی تھی وہ لکھتے ھیں :-

''پسران حضرت دوازدہ بودند و ھر یک در علم و عمل بےبدل بودند لیکن پسر کلاں قطب الاقطاب شاہ عبداللہ کہ مثل شیخ بودند و جانشیں بعہد حیات پیر شدہ بودند، و مقبرۂ پدر خود آں حضرت ساختہ اند'' ۳

اکبر بادشاہ نہیں چاھتا تھا کہ شیخ عبداللہ گوشۂ عزلت اختیار کریں چنانچہ بقول مولانا محمد غوثی اس نے آپ سے درخواست کی :-

''مخدوم زادہ چند روز بحسب ظاھر کمر میں تلوار باندھ کر اولیاؒ دولت میں شامل رھیں تاکہ آپ کی باطنی توجہ پر ظاھری امداد ہی شاید حضرت غوث الاولیاؒ کی باطنی پرورش کے ثمرات کی برابر ھو جاویں اور سب جگہ اور ھر حال میں آپ کی ھمراھی میرے قلبی سکون کا باعث ھوکر مجھکو شاد کام اور کامیاب کرے'' ۴

سید فضل علی شاہ نے بھی لکھا ھے کہ اکبر بادشاہ کو شاہ عبداللہ سے بڑی عقیدت و محبت تھی، وہ لکھتے ھیں :-

''اکبر بادشاہ را اعتقاد از قطب الاقطاب بسیار بود، جمیع پسران حضرت شیخ (محمد غوث) را جاگیر جداگانہ مقرر کردہ بودند،

۳- فضل علی شاہ: کلیات گوالیاری (قلمی)، ص- ۱۷

۴- محمد غوثی: گل زار ابرار، ترجمہ اردو از فضل احمد، مطبوعہ ۱۳۲۶ھ، ص- ۳۸۸

Marfat.com

و برائے مدد خرچ مقبرہ جاگیر از پرگنات دتیا قریب سہ لک و بست پنج ھزار روپیہ جدا مقرر کرد، لصف شہر کہ برکنارہ دریا موسوم بہ ''غوث پورہ'' آباد کردہ حضرت شیخ محمد غوث قدس اللہ سرہ العزیز است، و پانزدہ محل دیگر بنا بر نذر و نیاز فرمان شاھی بنام قطب الاقطاب شاہ عبداللہ عرف بڑی نافذ گردیدہ، آں جاگیر ھنوز موجود است'' ۵

اس درخواست کے مطابق شیخ عبداللہ چالیس سال تک صورتاً سپاھی اور معناً درویش رھے، اکبر نے جب آپ کو مرزا شاہ رخ کے پاس سفارت پر بدخشاں بھیجا تو شاہ رخ بنفس نفیس ایک منزل کی مسافت تک آپ کے استقبال کے لئے آیا، اور دولت خانے پر کمال عزت و احترام سے رکھا اور شاھانہ مہمانداری کی۔

سید فضل علی شاہ نے کلیات گوالیاری میں ایک عجیب و غریب واقعہ بیان کیا ھے، چوں کہ یہ ان کا چشم دید ھے، اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ اس کی صحت کو مشکوک سمجھا جائے وہ لکھتے ھیں:-

''شہزادہ (جہاں گیر) ھر ماہ دو تین مرتبہ بیمار پڑتا تھا، ابوالفضل تاک میں رھتا تھا، اس نے اکبر بادشاہ سے کہا کہ تعجب ھے کہ شاہ عبداللہ آپ کے پیر زادے ھیں لیکن شہزادے پر تیر پھینکتے ھیں، کچھ تو ھم لوگ سپر بن کر اپنے اوپر لے لیتے ھیں، مگر تقاضائے بشریت ھے، جب غافل ھوتے ھیں تو تیر لگ ھی جاتا ھے یہ سن کر بادشاہ خاموش ھوگیا، شاہ عبداللہ تک بھی اس کی خبر پہنچ گئی، آپ نے فرمایا کہ کسی روز بادشاہ سے ملاقات کے وقت یہ شک رفع کردیا جائیگا''

۵۔ فضل علی شاہ: کلیات گوالیاری (قلمی)، ص-۱۷

Marfat.com

"کچھ عرصے بعد شاہزادے کی بسم اللہ کی تقریب کا موقع آیا، تو بادشاہ نے شاہ صاحب کو لکھ بھیجا کہ بندے کا قصور معاف فرمائیں اور یہاں تشریف لا کر اپنی زبان معجز بیان سے شاہزادے کی رسم بسم اللہ فرمائیں تو باعث خیر و برکت ہوگا، یہ خط لکھ کر ساتھ ہی پالکی، ہاتھی، گھوڑے اور پانچ سو سوار روانہ کئے، چناں چہ جب شاہ عبداللہ، گوالیار سے آگرے پہنچے تو اس دن محفل جشن آراستہ ہوئی، بادشاہ اور امراء نے شرف قدم بوسی حاصل کیا، بادشاہ نے جب نیازمندانہ آپ کے پیروں پر پڑنا چاہا تو آپ نے اس کا سر اٹھا کر فرمایا"

"جلال الدین محمد اکبر تو مرید پدر ماہستی؟ و ازیں فقیر ہم فیض می داری، و من پسرو خلیفہ حضرت شیخ ہستم، از تو مراچہ خصومت ست، و عداوت درپیش آمدہ کہ شاہزادۂ جہاں گیر را تیر اندازی کنم، دیگر کس ازیں فقیر کدام است کہ سپر شود' ؟

"مولف اوراق ھذا (فضل علی شاہ) اس وقت موجود تھا، شاہ صاحب نے جو کچھ فرمایا اس کو سن کر اکبر بادشاہ خاموش ہوگیا، لیکن حضرت نے پھر غضب ناک ہوکر فرمایا:-

"سوگند با رواح شیخ است کہ ھنوز تیراندازی نہ کردہ ام، اگر تیراندازی ایں فقیر نماید کہ درکسے ہندوستان روئے ندارد کہ سپر تواند شد، حالا ایں جا بطلبید کہ سپر شود، و ایں فقیر از کمان قلب تیراندازد"

"یہ فرما کر آپ نے ایک آہ پرسوز کھینچی، تھوڑی دیر بعد ایک شور اٹھا، اور حرم سے خواجہ سرا بھاگے ہوئے آئے کہ شاہزادہ بیہوش ہوکر مر گیا ہے، جب اس کیفیت کا علم ہوا تو سب کے

Marfat.com

ہوش جاتے رہے، ایک ہنگامہ برپا ہوگیا، چناں چہ بادشاہ اور مصاحبین نے آپ کے پیر پکڑ لئے اور معذرت چاہی، حضرت نے اس درویش (فضل علی شاہ) سے فرمایا کہ کوئی بڑی جاندار چیز منگواؤ، فقیر نے بادشاہ سے کہا، بادشاہ نے دو ہاتھی منگوائے، وہ حضرت کے سامنے لائے گئے، آپ نے ایک لمحے کے بعد ان پر نگاہ قہر ڈالی، چناں چہ وہ فوراً تڑپڑ ہوکر مر گئے، ان کا مرنا تھا کہ ادھر حرم سے خواجہ سراؤں نے آکر خبر دی کہ شاہزادہ اٹھ کھڑا ہوا اور تندرست ہوگیا، اس کے بعد تقریب بسم اللہ ہوئی اور بادشاہ نے حضرت کے پیروں کو چوما، سونا، چاندی اور جاگیر وغیرہ نذر کی، چند دن حضرت وہاں رہے اس کے بعد گوالیار تشریف لے آئے"۔ ٦ (ملخصاً)

۱۰۱۴ھ میں جب جہاں گیر تخت نشین ہوا تو آپ نے ضعف پیری کے سبب معذرت کرکے دربار سے علیحدگی اختیار کرلی، اور ۱۰۱۴ھ سے ۱۰۲۱ھ تک آپ گوالیار ہی میں خلق اللہ کی رشد و ہدایت میں مصروف رہے، اور ۱۸ محرم الحرام ۱۰۲۱ھ میں آپ کا وصال ہوگیا۔

شیخ نورالدین ضیاءُ اللہ

آپ پابند شریعت اور سالک طریقت تھے، اپنے عہد کے اکابر صوفیا اور اجلہ علماء میں آپ کا شمار ہوتا تھا، اپنے والد ماجد شاہ محمد غوث کے وصال کے بعد ۹۷۰ھ میں آگرے تشریف لے گئے، وہاں خانقاہ تعمیر کرائی اور ۲۵ سال چلہ نشین رہے، کامل دس سال تک شیخ محمد طاہر محدث نہروالہ سے حدیث کی تحصیل کی، اور شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی

٦- فضل علی شاہ: کلیات گوالیاری (قلمی)، ص- ۹-۱۷

Marfat.com

سے تمام علوم کی تکمیل کر کے استاد وقت ہوئے، جس زمانے میں آپ نہروالہ میں احادیث کی تصحیح فرما رہے تھے، غوث‌الاولیاء نے شیخ نور محمد کو آپ کے لئے خرقہ' خلافت اور اجازت نامہ دے کر نہروالہ بھیجا تھا۔

اکبر بادشاہ کے لاھور میں زمانہ' قیام کے دوران (۱۰۰۷ھ-۹۹۸ھ) یہ حادثہ پیش آیا کہ وہ ھرن کے سینگ سے زخمی ھوگیا، زخم کاری تھا، سب لوگ عیادت کے لئے حاضر ھوئے مگر شیخ ضیاءاللہ نہ پہنچ سکے، اکبر نے آپ کو یاد فرمایا' چناں چہ آپ اکبرآباد سے لاھور تشریف لے گئے' اور بقول مولانا غوثی:-

''شہنشاہ نےبھی آپ کی تشریف آوری سے اپنی عافیت اور تن درستی کی فال لی'' ۔ ۷

چند روز کے بعد بادشاہ نے فرمایا کہ شاھزادہ دالیال کی ایک حرم امید سے ھے' آرزو یہ ھے کہ وضع حمل آپ کے یہاں ھو' شیخ نے پہلو بچانا چاھا' لیکن آخر میں مجبور ھوکر قبول کرنا پڑا' مگر اس واقعہ سے تنگ دل رھے' اس کے ایک ھفتہ کے بعد مرض‌الموت پیش آیا اور تین رمضان‌المبارک ۱۰۰۶ھ میں رحلت فرمائی- ۸

سید فضل علی شاہ نے اس واقعہ کو دوسرے انداز سے بیان کیا ھے جس کا ذکر آگے آئیگا۔

مولانا محمد غوثی بھی اکبرآباد میں شیخ ضیاءاللہ کی زیارت سے مشرف ھوئے تھے' موصوف لکھتے ھیں:-

''ھجری ۹۸۲ھ میں راقم اپنے وطن سے چل کر دارالسلطنت آگرہ میں گیا تھا' اس وقت میں راقم کے چچازاد بھائی ' شیخ علی شمس

۷- محمد غوثی: گل زارابرار (اردو)' ص- ۳۲۴

۸- ایضاً' ص- ۳۲۴

آپ کی ملازمت میں استفادہ کر رہے تھے' انھوں نے حقیر کو آپ کی آستانہ بوسی اور خدمت کے شرف سے مشرف کیا تھا' پانچ مہینے اس جگہ رہ کر آپ کی فیض بخشی کا حصہ لیا'' ۹

محمد حسین آزاد نے لکھا ہے:-

''شیخ ابوالفضل کی ان سے دوستانہ راہ و رسم تھی' الشا' میں بھی کئی خط ان کے نام ہیں' اکبر نامے میں لکھتے ہیں کہ شیخ ضیا'اللہ ولد شیخ محمد غوث گوالیاری نے ۱۰۰۵ھ میں دنیا کو الوداع کہا' تھوڑا سا نقد دانش جمع کیا تھا' صوفیوں کی گفتار دلاویز سے آشنا تھے' اور نکتہ شناس آدمی تھے'' ۱۰

رقعات ابوالفضل حصہ دوم میں شیخ ضیا'اللہ کے نام' ابوالفضل کا یہ مکتوب ملتا ہے' موصوف نے ۹۹۶ھ میں لاہور سے لکھا تھا:-

بخدا شناس حق پرست ضیا'اللہ ولد شیخ محمد غوث

شیخ زبالدان ضیا'اللہ دوست

''دا رندہ' خردمندان وستائیدہ' دانشوران و گماشتہ ایزد منان و برداشتہ حضرت سبحان در حرکات و سکنات جسمانی و روحانی' رضائے پروردگار خود منظور داشتہ' بنگاشتہ' خیر طراز دوستان' خود را خوش داشتہ بودند ع

چناں خوش حال گردیدم کہ پندارم تراد یدم

شوق صحبت دوستاں را ہرگاہ در مشافہہ باعتضاد اشارت و عبارت بہ عالم ظہور نتواں آورد' غائبانہ بنوشتہ تنہا متصدی بیان آں

۹- ایضاً' ص- ۳۲۲

۱۰- محمد حسین آزاد: دربار اکبری' مطبوعہ ۱۹۱۰ء' لاہور' ص- ۱-۷۸

Marfat.com

شدن ازکوتاهی خرد نویسنده خواهد بود، حاشا که فقیر خود را بہ‌آن راضی نتوان کرد، کاش آرزوئے ملاقات قبل از زمان مقدار داشتے، بمقتضائے آرزو غیبت نمی شود خود را ازان خالی ندیدے، اگر بمبلغ علم خود توانستے کرد هرگز از شدت الم دوری که موافق علم‌الله است جز خر سندی نداشتے تابه شکایت چه رسد، اگر باخبار قبض خاطر خود که در اکثر ناشی از قوت سعادات و خیریات است و دستدا رندگان کمال را مسرت رسانم، هر آئینه بهتر آن است که باعلام انبساط خاطر ناشناس خود را که اغلب منشی از نابایستی چند ست که بمیزان خرد خوشی رانا شایست دانا دلان راملول گردانم، الله تعالیٰ بحوادث روزگار دل خوشی بخشاد!

"ربیع الاول سنه نهصد و نود وشش در لاهور قلمی یافت" ۱۱

کلیات گوالیاری کے مطالعه سے ایسا معلوم هوتا هے که ابوالفضل کی یه عقیدت و محبت، حضرت مجدد الف ثانی اور ملا عبدالقادر بدایونی کی طرح بعد میں شاہ ضیاءالله سے بهی نه رهی تهی۔ وہ لکهتے هیں:۔

"ابوالفضل کو حضرت شاه ضیاءالله سے خوانخواه پر خاش تهی، چناں چه جب جہاں گیر پیدا هوا تو اس نے اکبر بادشاه کو سمجهایا که شهزادے کو شاه صاحب کی مجلس میں رکها جائے تو خیر و برکت کا باعث هوگا اور خود وعده کیا که میں آپ کی طرف سے یه پیغام شاه صاحب تک پهنچادوں گا که شاه زاده آپ کی مجلس مبارک میں رهے تو باعث برکت هوگا، باقی جو آپ کی مرضی، شاه صاحب کو جب اس کی خبر هوئی تو آپ بهت رنجیده هوئے اور اپنے

۱۱- رقعات ابوالفضل: مرتبه مولوی جلال‌الدین احمد، مطبوعه ۱۹۲۷ء، دفتر دوم، ص- ۲۵۹

Marfat.com

بھائی شاہ عبداللہ کو گوالیار لکھ بھیجا کہ والد بزرگوار کے انتقال کے بعد یہ لوگ ہم کو ذلیل سمجھ کر اس طرح مشورہ کر رہے ہیں، شاہ عبداللہ کو یہ سن کر افسوس ہوا، تھوڑے دن بعد شاہ ضیاءاللہ اسی غم میں انتقال فرما گئے، ۱۲

شاہ ضیاءاللہ کے کبیدہ خاطر ہونے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی، سوائے اس کے کہ جہاں گیر کی ماں چوں کہ ہندو تھی اور شاہ صاحب نہیں چاہتے ہوں گے کہ ایک ہندو عورت ان کے مکان میں رہے، انہوں نے اس کو اپنی تذلیل خیال کیا، اور ایمان کا تقاضا بھی یہی تھا۔

ملا عبدالقادر بدایونی (م۔ ۱۰۰۴ھ) بھی شیخ ضیاءاللہ سے دو مرتبہ ملے تھے، منتخب التواریخ، جلد سوم میں دونوں ملاقاتوں کا حال لکھا ہے، وہ لکھتے ہیں:-

"شیخ محمد غوث کے جانشین ہیں، تصوف میں جو انداز بیان ان کا ہے، صوفیاء میں کم ہی کسی کا رہا ہوگا، ان کی محفل میں ہمیشہ معرفت و حقیقت کی ہی باتیں ہوتی تھیں، ان باتوں کا موضوع ہمیشہ توحید اور وحدت ہی کا مسئلہ ہوتا تھا" ۱۳

پھر لکھتے ہیں:-

"پہلے پہل جب ان کے فضائل کا شہرہ بلند ہوا تو میرے سننے میں آیا کہ شیخ اپنے باپ کی مسند فقر و ارشاد پر جانشین ہوگئے ہیں، بلکہ بعض پہلوؤں سے وہ ان پر فضلیت بھی رکھتے ہیں، قرآن شریف کے بھی حافظ تھے، اور اس کی تشریح و توضیح کرتے تو کسی تفسیر سے مدد لینے کی ان کو ضرورت نہیں پڑتی تھی" ۱۴

۱۲- فضل علی شاہ: کلیات گوالیاری (قلمی)، ص- ۱۷
۱۳- ملا عبدالقادر بدایونی: منتخب التواریخ، مطبوعہ لاہور، ۱۹۶۲ء، ج-۳، ص- ۶۲۹
۱۴- ایضاً، ص- ۶۲۹

Marfat.com

اپنی پہلی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ھیں :-

"۹۷۰ھ میں ان سے ملاقات کے لئے میں آگرہ گیا، اور کسی واقف کار کو وسیلہ اور ذریعہ بنائے بغیر بےتکلفی اور سادگی سے جس کا مدت سے عادی تھا، سلام علیک کہ کر مصافحہ کیا........ان کو میری یہ بےتکلفی کچھ پسند نہ آئی، اہل محفل نے مجھ سے پوچھا، "آپ کہاں سے آ رہے ھیں"؟ میں نے کہا "سہسوان سے" پھر پوچھا گیا "تم نے کچھ پڑھا لکھا بھی ھے"؟ میں نے جواب دیا کہ "عرصہ پہلے ھر فن کی کچھ نہ کچھ تحصیل کی ھے" ۱۵

اس سوال و جواب کے بعد بقول بدایونی مجلس میں ایک شخص کو حال آگیا، اس نے ھاتھ پیر مارنے شروع کئے، اس طرح خوف زدہ کر کے بدایونی کو اٹھانا مقصود تھا، مگر یہ کہاں ٹلنے والے تھے، جب اس سے بھی کام نہ چلا تو علمی مباحثہ شروع ھوا، اس میں بھی کچھ پیش نہ چلی تو بدایونی کا حال احوال پوچھ کر بات ادھر سے ادھر کردی۔

اس دلچسپ ملاقات کے بعد بدایونی نے دوسری ملاقات کا اس طرح ذکر کیا ھے :-

"دوسری ملاقات اس وقت ھوئی جب میں اکبر بادشاہ کی ملازمت میں تھا، اور شیخ حسب طلب حیران پریشان تنہا عبادت خانہ شاھی میں آکر ٹھرے ھوئے تھے"

"جمعہ کا دن تھا کہ بادشاہ پہلے ایک دو آدمیوں کے ساتھ وھاں تشریف لے گئے مرزا غیاث الدین، علی اخوند، مرزا اخولد اور مرزا علی، آصف خاں کو کہہ رہا تھا کہ شیخ کو بحث میں الجھا کر

۱۵- ایضاً، ص- ۶۲۹

Marfat.com

تصوف کا مطلب دریافت کرو، دیکھیں وہ کتنے پانی میں ہے، چناں چہ آصف خاں نے گفتگو شروع کی اور لوائح کی یہ رباعی پیش کی :-

گر در دل تو گل گزرد، گل باشی
ور بلبل بے قرار، بلبل باشی
تو جزئی وحق کل ست، اگر روزے چند
اندیشہ کل پیشہ کنی، کل باشی

اور پوچھا کہ "اللہ کو "کل" کس طرح کہا جاسکتا ہے، جب کہ وہ "جز" اور "کل" ہونے سے برتر و اعلیٰ ہے"........شیخ تباہ حالی کے بعد دربار میں آئے تھے، اس لئے انہوں نے ایسے دھیمے لہجے میں کچھ باتیں کہیں جو کسی کے سمجھ میں نہیں آئیں، مجھ سے رہا نہ گیا، میں لے جسارت کر کے کہا کہ مولوی جامی نے اگرچہ اس رباعی میں اللہ تعالیٰ پر "کل" ہونے ہی کا اطلاق کیا ہے، لیکن ایک رباعی میں جزئیت بھی بیان کی ہے :-

ایں عشق کہ ہست جزء لاینفک ما
حاشا کہ شود بہ عقل ما مدرک ما
خوش آں کہ دمد پر توے از نور یقیں
ما را برہاند از ظلام شک ما

لیکن اس "کل" ہونے اور "جزء" ہونے کا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ "جزء" ہو یا "کل" سب کچھ وہی ہے (ہمہ اوست) اور اس کے علاوہ دوسرا کوئی وجود حقیقت میں نہیں ہے، اصل میں اس کی اصل حقیقت کو عبارت میں نہیں لا یا جاسکتا، اس لئے اس کی تعبیر کبھی "کل" سے اور کبھی "جز"

Marfat.com

سے کی جاتی ہے، پھر میں نے وحدت وجود کو ثابت کرنے کے لئے اور چند مسائل جن پر میں نے ان دنوں عبور حاصل کیا تھا، شیخ کی طرف سے تائیداً بیان کئے، میری اس تقریر پر بادشاہ بہت خوش ہوئے اور شیخ (ضیاءاللہ) بھی، ۱۶

ملا عبدالقادر بدایونی نے اکبرآباد میں شیخ ضیاءاللہ کی سجادہ نشینی کے زمانے کا ایک دلچسپ واقعہ بیان کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ:-

"گوالیار میں شیخ محمد غوث" کے عزیزوں میں ایک نوجوان شیخ زادہ تھا، جو پاک باز اور راست روی میں مشہور تھا، آگرے میں وہ ایک طوائف پر عاشق ہوگیا، یہ خبر شہنشاہ کو ملی، تو انہوں نے اس گانے والی کو ایک مصاحب مقبل خاں کے حوالہ کردیا" ۱۷

لیکن اس کے باوجود عاشق صادق اپنے محبوبہ کو قید سے نکال لایا، بادشاہ نے شیخ ضیاءاللہ کے ذریعہ ان دونوں کو دربار میں بلوایا اور نکاح کردینا چاہا، لیکن شیخ موصوف نے اس سے اختلاف کیا، شیخ زادہ اس مخالفت کی تاب نہ لاسکا اور خنجر کھینچ کر اپنا کام تمام کرلیا۔

بدایونی لکھتے ہیں:-

"اس کی تجہیز و تکفین پر علماء میں بڑا اختلاف پیدا ہوگیا تھا، شیخ ضیاءاللہ کا کہنا تھا کہ حدیث شریف "من عشق وعف وکتم ثم مات، مات شہیداً" کے مطابق وہ شہید عشق ہے، اس لئے اس کو شہید کی شان سے دفنانا چاہئے"

۱۶- عبدالقادر بدایونی: منتخب التواریخ (اردو)، ج-۲، ص-۳۳۱

۱۷- ایضاً، ص-۳۹۱

Marfat.com

شہید خنجر عشقم بخون دیدہ آلودہ
بہ خاکم ہمچناں پر خوں سپارید و مشوئید مرا (۱۸)

غرض اس شہید کی تدفین عاشقانہ شان کے ساتھ ہوئی۔

شیخ اویس رح

آپ بھی غوث الاولیاؒ کے فرزند رشید ہیں، جوانی ہی میں علوم عربیہ سے فراغت حاصل کرلی تھی، صاحب دل بزرگ تھے، جواہر خمسہ کے پانچوں جواہر کے عامل تھے، شہرت سے دور، عزلت گزینی کو پسند کرتے تھے، احمدآباد میں غوث الاولیاؒ کی تعمیرکردہ خانقاہ اور مسجد میں رونق افروز تھے۔

شیخ اویس کی والدہ ماجدہ، علامہ امیر شاہ میر شیرازی سے نسباً منسلک تھیں، جو سادات عظام میں سے تھے، سلطان محمود گجراتی کے عہد میں جانپانیر (گجرات) میں قیام کیا، امیر شاہ میر، صدرالدین محمد شیرازی اور مولانا جلال‌الدین دوانی ایک عہد میں یہاں صدرنشین رہے تھے۔

صاحب گل زارابرار، مولانا محمد غوثی، ۱۰۰۳ھ میں شاہ وجیہ‌الدین علوی گجراتی کے روضہ کی زیارت کے لئے خاندیس سے احمدآباد گئے تھے، وہاں شیخ اویس سے بھی ان کی ملاقات ہوئی تھی، مولانا محمد غوثی نے شیخ سے گل‌زار ابرار کی تالیف کے ارادے کا اظہار کیا اور دعا کے لئے درخواست کی، شیخ نے فرمایا:-

''اگرچہ یہ منصوبہ دیر سے ظہور پذیر ہوگا لیکن بہت اچھا ہوگا'' ۱۹

چناں چہ دس سال تک تیاری کی نوبت ہی نہیں آئی، آخر میں شیخ ابوالخیر مبارک خضر نے گل زارابرار کی تسوید پر باصرار آمادہ کیا، مولانا محمد غوثی، شیخ موصوف سے اجین میں ملے تھے، شیخ ابوالخیر والی بدخشاں، میر شاہ رخ کی خدمت

۱۸- ایضاً، ص - ۳۹۱
۱۹- محمد غوثی: گل زارابرار (اردو) مطبوعہ ۱۳۲۶ھ، ص - ۷-۶

میں جاتے ہوئے اجین رکے تھے، اور اسی زمانے میں مولانا محمد غوثی، مولانا کمال محمد عباسی کے عرس میں شرکت کے لئے اجین آئے ہوئے تھے۔

شیخ ابوالخیر کی تحریک اور ہمت افزائی سے دو سال میں گل زارابرار کا مسودہ تیار ہوگیا، مگر اس کی تصحیح اور تبییض میں پھر رکاوٹ پیدا ہوگئی، بالآخر ماہ رجب المرجب ۱۰۲۲ھ میں مبیضہ تیار ہوا بقول مولانا محمد غوثی، شیخ اویس کے ارشاد کے اٹھارہ سال بعد مبیضہ مکمل ہوگیا، (۱۰۰۴ھ تا ۱۰۲۲ھ)۔

شیخ اسماعیل

آپ بھی شیخ محمد غوث گوالیاری کے فرزند رشید ہیں، ان سے بھی ملا عبدالقادر بدایونی کی راہ و رسم تھی، انہوں نے شیخ ضیاءاللہ کے حالات کے ذیل میں اس طرف اشارہ کیا ہے، لکھتے ہیں :-

> ''انہی دنوں شیخ کے سوتیلے بھائی شیخ اسماعیل جو فتحپور کے محلہ خواجہ جہاں میں میری قیام گاہ سے قریب ہی رہتے تھے، اور ہماری آپس میں جان پہچان اور ملاقات تھی'' ۲۰

مناقب غوثیہ کے تکملہ نگار نے لکھا ہے :-

> ''جب شہنشاہ جہاں گیر، احمدآباد (گجرات) آیا تو آپ کے تیسرے فرزند شاہ اسماعیل کو خلعت و جاگیر وغیرہ عطا کی اور قیام تک خصوصیت سے اپنے ہمراہ رکھا'' ۲۱

غرض شاہان ہند نے نہ صرف شاہ محمد غوث بلکہ آپ کے فرزندوں کے ساتھ بھی حسن سلوک اور نیازمندانہ برتاؤ رکھا، مناقب غوثیہ کا تکملہ نگار لکھتا ہے :-

---

۲۰- ملا عبدالقادر بدایونی : منتخب التواریخ (اردو) مطبوعہ لاہور، ۱۹۶۲ء، ج-۳ ص - ۶۳۱

۲۱ فضل اللہ شطاری : مناقب غوثیہ (تکملہ)، ص - ۹-۷۸

Marfat.com

''آپ کے (شیخ محمد غوث) کے وصال کے بعد شہنشاہ اکبر اور جہاں گیر نے آپ کے فرزندوں سے ہمیشہ حسن سلوک اور نیازمندانہ برتاؤ جاری رکھا، اور ان کی عزت و توقیر میں کوئی کمی نہ کی، بلکہ بہت کچھ عنایات و التفات فرماتے رہے، آپ کے فرزند حضرت نورالدین عرف ضیاءاللہ صاحب، شاہ کے ہمراہ سفر میں بھی رہتے تھے'' ۲۲

★

۲۲- ایضاً، ص- ۷۸

Marfat.com

حصۂ سوم

تصانیف

Marfat.com

تصانیف

مفتی غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں :-

”و شیخ را تصانیف بسیارست من جملہ آں کتاب جواہر خمسہ و اوراد غوثیہ و بحرالحیات مشہور تر اند“ (۱)

صاحب گل زارابرار (۱۶۱۳ء/۱۰۲۲ھ) محمد غوثی نے آپ کی ان تصانیف کا ذکر کیا ہے :-

(۱) جواہر خمسہ (۲) اوراد غوثیہ (۳) ضمائر (۴) بصائر (۵) بحرالحیات (۶) کلید مخزن (۷) کنزالوحدہ۔ ۲

(۱) جواہر خمسہ :- متذکرہ بالا تصانیف میں جواہر خمسہ خاص شہرت رکھتی ہے، اس کے دیباچہ میں مصنف ممدوح نے جوکچھ لکھا ہے اس سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ اس کا سنہ تصنیف (۱۵۲۱ء/۹۲۸ھ) ہے، پھر جب مصنف گجرات تشریف لے گئے تو وہاں (۱۵۴۹ء/۹۵۶ھ) میں اس میں ترمیم و اضافہ کیا۔(۳)

راقم نے انڈیا آفس لائبریری، لندن سے جواہر خمسہ کے نسخہ' فورٹ ولیم کالج (نمبر ۲۱۲۴) اور نسخہ' بیجاپور (نمبر ۳۶۴۱) کے ابتدائی چار صفحات کے فوٹو اور نقول منگائی ہیں، یہاں نسخہ بیجاپور کے ابتدائی تین صفحات کی نقل پیش کی جاتی ہے جس سے جواہر خمسہ کے مصنف، ان کے مرشد اور اس کی تالیف

۱- مفتی غلام سرور لاہوری : خزینۃالاصفیا، مطبوعہ ۱۸۷۳ء، ج- ۲، ص- ۳۳۴

۲- محمد غوثی : گل زار ابرار، (مترجمہ فضل احمد) ۱۳۳۶ھ، ص- ۲۹۴—۳۰۱

۳- محمد غوث گوالیاری : جواہر خمسہ (اردو)، مترجمہ مرزا محمد بیگ دہلوی، مطبوعہ، دہلی، ۱۳۲۵ھ، ص- ۹—۱۰

Marfat.com

و ترتیب کے متعلق ضروری باتیں معلوم ہوسکیں گی۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۰ اور ۱۱ پر جواہر خمسہ کے اس مقدمہ کا کچھ حصہ نقل کردیا گیا ہے، اس میں سے کچھ یہاں حذف کردیا گیا ہے:-

بسم اللہ الرحمان الرحیم

"الحمد للہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد حمد لا بدایت و ثنا ی بی نہایت مالک الملک را کہ حقایق کونیہ و اعیان ممکنات را از صور اسماء الہی بظہور آورد بتجلیات کونا کون مزین و مجلی کرد، آفتاب احدیتش از دریچہ وحدت جنان برعالم تافت کہ غیراو ہیچ کس پیوند وجود و عدم در نیافت، از اسم جامع خاتم جمع الجمع برداشت و علم و علم بالقلم را در صفت اسماء و صفات افراشت، آئینہ ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمان بدست خود ساخت، و بمصقلہ فنفخت فیہ من روحی پرداخت، و مقابلہ وجہ المومن مراۃ المومن داشت، خود بشناختہ فتبارک اللہ احسن الخالقین گفت، چون نظر برحسن خود انداختہ جواہر خمسہ حواس خمسہ را کہ فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس در شب وحدت جامعہ و اللیل اذا عسعس چون روز والصبح اذا تنفس روشن ساخت، تفسیر الالہ الحق والامر روزی کرد، در صفحہ کن فیکون وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون، این عدم را در بساط نشاط قدم کجا جا بود الا کہ معرفت عرفت ربی بربی روی نمود و صلوات و افیات و تحیات زاکیات بروح مقدس مطہر سلطان الانبیاء، صدر صفہ صفا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ در آئینہ من رآنی فقد رأ الحق جمال حق را بہمہ کمال دید، کلیم سبحانک لا احصی ثناء علیک در سر کشید، قدم در سجادہ

Marfat.com

اياک نعبد و اياک نستعين لهاد، در مقام اقم الصلوة طرفی النهار و
زلفا من الليل استاد، (از ابرار) ان الابرار لفی نعيم بود، از اخيار
من المصطفين الاخيار گشت، و بمهمان خانه، فيهما ما تشتهيه الانفس و
تلذالاعين خاص و عام را دعوت کرد، و صاحب دعوت قل ادعوالله
او ادعوالرحمان ايا ماتدعو فله الاسماء الحسنی شد، و باين
دعوت انچه در علم علوی و سفلی است همه مسخر گردانيد،
الم تران الله سخرلکم مافی السموات و ما فی الارض و اسبغ عليکم نعمه ظاهرة
و باطنه در ميدان لايزال من الازل الی الابد و من الابد الی الازل
شطار گشت که نزل علم الشطار قبل الفرقان فی صدری فتحقق حقيقة
الاشياء من الازل الی الابد در کسوة انا احمد بلاميم آراسته از روضه،
قم فانذر همچو سرو برخاست، و از وارث حقيقی نحن نرث الارض و
من عليها بود، ورثته الحق يافت، اين دولت از قسمت ازلی روی
نمود که ولله ميراث السموات والارض يکی ديد از ابتداء تا انتها
وان الی ربک المنتهی، امابعد فقال الفقير الراجی الی الله الملک القدوس
السلام المومن المهيمن العزيز الجبار محمد بن خطيرالدين بن لطيف،
بن معين الدين قتال ابن خطيرالدين با يزيد پارسا ابن خواجه فريد
عطار........ در کوهستان قلعه، چنار رفته سيزده سال و چند ماه در
خلوت بود، و انچه فرموده بودند به‌آن عمل نمود، حال گذشته را
نوشته جمع ساخت ....اين کتاب را که مسمی بجواهر خمسه است
بدست آن حضرت داد.........درا نوقت عمر اين درويش بيست و
دو سال بود، بعد از چند سال از روی قضاؤ قدر بولايت گجرات
رسيد، اکثر محبان و مخلصان مستفيض و مستفيد گشتند و اين نامه
را تعويذ دل و جان ساختند، بعضی اصحاب بعرض رسانيدند که
بعضی از مواضع اين کتاب تعلق بسماع دارد انرا تصريح فرمايند

Marfat.com

و ترتیب دهند تا هیچ کس در مغالطه نیفتد، بنابر ارادت محبان صادق
و یاران مخلص بعضی جواهر تقدیم و تاخیر یافته و بعضی محل الفاظ
بہم ربط داده شده، دریں حال عمر ایں درویش پنجاه ساله بود وکان
ذلک فی سنة ست وخمسین و تسعمایته، هر جا که نسخه قدیم باشد بایں
کتاب مقابله سازند، ایں کتاب مشتمل بر پنج جواهر ست، وبالله التوفیق
جوهر اول در عبادة عابدان و طریق آں، جوهر دوم درزهد
زاهدان و طریق آں، جوهر سیوم در دعوت و ایمان و طریق آں،
جوهر چہارم در اذکار و اشغال مشرب شطار و طریق آں، جوهر
پنجم در ورثته‌الحق عمل محققان و طریق آں'' ۴

اس نسخه کا اختتام اس طرح هوتا هے:-

'' تمت‌الکتاب بعون ملک‌الوهاب بتاریخ هشتم صفرالمظفر ۱۱۷۳ هجری
کاتب‌الحروف فقیر حقیر محمد واصل بیک قادری مرتب یافت''

من نوشتم آنچه دیدم درکتاب
عاقبت والله اعلم بالصواب (ورق-۲۷۲)

جواهر خمسه اصل فارسی میں هے لیکن انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے مقاله نگار عبدالمقتدر، شیخ محمد غوث گوالیاری کا ذکر کرتے هوئے لکھتے هیں:-

" He was the author of several sufi works the most popular of which is Djawahir-i-Khamsa in Arabic, which he completed in 956 (1549) and which he subseguently rendered into persian with additional improvements " ۵

۴- محمد غوث گوالیاری: جواهر خمسه (قلمی) نسخه بیجاپور، انڈیا آفس لائبریری، لندن، نمبر ۱۳۶۱، ورق، ۱-۳

۵- M. TH. Houtsma etc : *Encyclopaedia of Islam, Vol III, PT. 2, Leyden, 1913, p. 688*

Marfat.com

(ترجمہ) ''علم تصوف میں آپ کی بہت سی تصانیف ہیں ''جواہر خمسہ''
کو سب سے زیادہ شہرت حاصل ہوئی جو عربی میں لکھی گئی
ہے ۹۵۶ھ/۱۵۴۹ء میں آپ نے اس کو مکمل فرمایا، بعد ازاں
ترمیم و اضافہ کے ساتھ موصوف نے اس کو فارسی میں منتقل کیا''

''جواہر خمسہ'' کے ایک فارسی قلمی نسخہ (۱۱۷۳ھ/۱۷۵۹ء) کا تعارف کراتے ہوئے ایتھے (Ethe) بھی یہی لکھتا ہے:-

"The persian version of the large dogmatical work on sufism in Arabic by Shaikh Muhammad Ghauth ۶

(ترجمہ) شیخ محمد غوث نے عربی میں علم تصوف سے متعلق جو
ضخیم کتاب لکھی تھی یہ اسی کا فارسی ترجمہ ہے''

شیخ محمد غوث گوالیاری کے حالات کے ذیل میں اسٹوری (Storey) بھی اسی خیال کا اظہار کرتا ہے:-

"Author of the Arabic sufi wo k al-Jawahir al-Khamsa" ۷

(ترجمہ) ''آپ علم تصوف میں ایک عربی تصنیف ''الجواہر الخمسہ''
کے مصنف ہیں''

اسٹوری (Storey) نے اپنے بیان کی تائید میں بروکلمن (Brochelmann) کا حوالہ دیا ہے جس نے ''جواہر خمسہ'' کو عربی الاصل لکھا ہے۔ انڈیا آفس لائبریری، لندن، کے عربی کیٹلاگ میں لوس (Loth) نے بھی ''جواہر خمسہ''

۶۔ Hermann Ethe: *Catalogue of the persian Manuscripts in the Library of the India office, London, Vol. I, 1903, p. 1042*

۷۔ C. A. Storey: *The persian Literature, Vol. I, part II, London, 1953, p. 834*

Marfat.com

کو عربی الاصل لکھا ہے (۸) لیکن جواہر خمسہ کے قلمی نسخوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اصل فارسی ہی میں تھی تصنیف کے وقت (۹۲۸ھ/۱۵۲۱ء) بھی اور ترمیم و اضافہ کے وقت (۹۵۶ھ/۱۵۴۹ء) بھی۔ ہمعصر تذکرہ نگاروں سے بھی اس کی شہادت ملتی ہے۔

اسلامیہ کالج پشاور کی لائبریری میں ''جواہر خمسہ'' کا ایک فارسی نسخہ ہے (نمبر ۱۰۶۲) جو اندازاً گیارھویں صدی ہجری سے متعلق ہے۔ خط نسخ میں لکھا گیا ہے۔ تقطیع 3×2 صفحات ۲۸۹ ابوالمعارف عنایت اللہ نے خط نستعلیق میں اس پر جابجا حواشی بھی لکھے ہیں۔ اس کے تتمہ میں یہ عبارت ملتی ہے:-

''تمت ھذا الکتاب المسمی بالجواھر الخمسہ من مصنفات حضرت المرشدین، برھان المحققین، محب العارفین، قدوۃ الواصلین، کعبۃ العاشقین، غوث الاسلام والمسلمین شیخ محمد الملقب من اللہ بغوث قدس اللہ تعالیٰ سرہ'' ۹

اگر ''جواہر خمسہ'' مفرس ہوتی تو یہاں اس کی صراحت ضرور کی جاتی، انڈیا آفس لائبریری، لندن، میں ''جواہر خمسہ'' کا جو عربی نسخہ ہے اس میں مترجم نے شیخ محمد غوث گوالیاری کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے:-

''آپ شیخ وجیہ الدین کے شیخ طریقت ہیں جن کا میں مرید ہوں'' ۱۰

لوس (Loth) کا یہ کہنا ہے کہ یہ الفاظ مترجم کے نہیں بلکہ کاتب کے ہیں۔ یہ صحیح نہیں کیونکہ برلن لائبریری میں ''جواہر خمسہ'' کا جو عربی نسخہ

۸- **Dr Zubaid Ahmad**: *Contribution of India to Arabic Literature, Allahabad, 1945, p. 80*

۹- محمد غوث گوالیاری: جواہر الخمسہ، (فارسی) قلمی، (گیارھویں صدی ہجری)، پشاور۔

۱۰- **Dr. Zubaid Ahmad**: *Contribution of India to Arabic Literature, Allahabad, 1945, p. 80*

Marfat.com

ہے اس میں بھی یہی الفاظ ملتے ہیں (۱۱) ظاہر ہے کہ یہ الفاظ ناقل کے نہیں بلکہ مترجم کے ہوسکتے ہیں۔

شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی (م۔ ۹۹۸/۱۵۸۹ء) کے تلمیذ رشید محمد غوثی شطاری نے گلزار ابرار (۱۰۲۲/۱۶۱۳ء) کے نام سے مشائخ طریقت کے حالات میں ایک کتاب لکھی تھی۔ مولف موصوف نے جہاں شیخ محمد غوث گوالیاری کے حالات لکھے ہیں وہاں نموناً ''جواہر خمسہ'' کی مناجات کے چند فقرے بھی لکھے ہیں۔ جو پانچویں جوہر کے آخر میں ہے' یہ بھی فارسی ہی میں ہے۔ مؤلف نے اس کا مطلق ذکر نہیں کیا کہ ''جواہر خمسہ'' پہلے عربی میں تھی اور بعد میں فارسی میں منتقل کی گئی۔ اس مناجات کے انداز بیان اور اسلوب نگارش سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ ترجمہ نہیں بلکہ اصل ہے۔ ملاخطہ فرمائیں:۔

''**احدا!** توحید صرف وما من له الا الله را بصورت ماومن بمامنما' که تجلیات صفات تست ابی همه نشوونما۔

صمدا! انچه از غفلت برسر ما گزشت' به هشیاری مگیرهم از خود عذر فهم الغافلون بپذیر و بتائید ولا تکن من الغافلین دست گیر۔

علیما! هشیاری واذکر ربک اذانسیت را بفراموشی نسوالله فانسهم انفسهم مبدل مساز۔

قدیما! انچه در لهاد مانهاده' ازان اندیشه' ما بازدار و انچه در استعداد ماست که فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین بے مشقت پیش آر' بیت

۱۱- *Ibid, p. 80*

Marfat.com

ز لطف انچه مطلوب است و مقصود

مہیا کن بوجه احسنش زود'' ۱۲

اسلامیه کالیج پشاور میں ''جواہرخمسه'' کا جو قلمی نسخه ھے اس میں بھی یه مناجات موجود ھے۔ خاتمه پر یه رباعی ھے:-

''یا رب اثرے بخش مناجات مرا

از لطف رواکن همه حاجات مرا

می دار بذات خود صفاتم قائم

قائم بصفات خویشتن ذات مرا

بحق لا اله الا الله محمد رسول الله'' ۱۳

حاجی خلیفه نے بھی جواہرخمسه کا ذکر کیا ھے مگر انہوں نے اس کی تعریب یا تفریس کا ذکر نہیں کیا۔ معلوم ایسا ھوتا ھے که ان کے سامنے وھی نسخه تھا جو بعد میں فارسی سے عربی منتقل کیا گیا تھا، موصوف نے لکھا ھے:-

''الجواهر خمس، للشیخ المؤید محمد بن خطیرالدین وهو مختصر، اوله الحمد لله الاحد الصمد الخ ۔ الفه بگجرات سنة ۹۵۶ ست و خمسین و تسعمائة، و رتب علی جواهر الاول فی العباده، الثانی فی الزهد، الثالث فی الدعوة، الرابع فی الاذکار، الخامس فی عمل المحققین من اهل الطریقة'' ۱۴

۱۲- محمد غوثی: گل زار ابرار، (ترجمه فضل احمد) مطبوعه ۱۳۲۶ھ، ص - ۲۹۸

۱۳- محمد غوث گوالیاری: جواهرالخمسه، قلمی، (گیارھویں صدی ھجری)، پشاور۔

۱۴- (الف) ملا کاتب چلبی: کشف‌الظنون عن اسامی الکتب و الفنون، مطبوعه ۱۳۱۰ھ، (مصر ؟)

(ب) Gustavus Fluegel: *Kashf-al-Zunoon, London, Vol. III, p. 53 (Italian translation with Arabic text.)*

مذکورہ بالا حقائق سے یہ واضح ہوگیا کہ ''جواہر خمسہ'' فارسی ہی تصنیف کی گئی تھی اب سوال یہ رہ گیا ہے کہ اس کو عربی میں کس نے منتقل کیا۔ اس کے لئے ہم ابجدالعلوم کی طرف رجوع کرتے ہیں، نواب صدیق حسن خاں، شیخ وجیہ الدین گجراتی (م- ۱۵۸۹ء/۹۹۸ھ) کے تلمیذ رشید سید صبغۃ اللہ البروجی (م- ۱۶۰۶ء/۱۰۱۵ھ) کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں:-

''اخذالعلوم عن الشیخ وجیہ الدین الگجراتی واشتغل بالتدریس والارشاد برھتہ، ثم رحل الی مکہ والمدینہ وغیرھما، وعا دالی بروج، ثم ارتحل الی مالووہ اقام فی احمد نگر من بلاد الدکن عند سلطانھا برھان الملک، ثم سافرالی الحرمین الشریفین ودخل بیجاپور، فخدمہ السلطان ابراھیم وھیا له اسباب السفر، فدخل المدینہ وسکن بجبل احد، وعرب ''الجواھر الخمسہ'' وحررہ علیہ تلمیذالشیخ احمد الشناوی حاشیۃ، وذکرالشیخ محمد عقلیۃ المکی، ترجمۃ الحسنۃ فی کتابہ ''لسان الزمان'' .... توفی بالمدینۃ ۱۰۱۵ الھجربہ وقبرہ بھا'' ۱۵

(ترجمہ) ''شیخ وجیہ الدین گجراتی سے علوم متداولہ حاصل کئے (اس کے بعد) کچھ عرصہ تک درس و تدریس و بیعت و ارشاد میں مشغول رہے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ بھی تشریف لے گئے اس کے علاوہ اور مقامات کی بھی زیارت کی۔ پھر واپس بھڑوچ تشریف لے آئے (۹۹۹ھ میں) مالوہ بھی تشریف لے گئے اور بلاد دکن

۱۵- (الف) نواب صدیق حسن خاں: ابجدالعلوم، جز ثالث، رحیق المختوم، مطبوعہ بھوپال، ۱۲۹۵ھ، ص- ۸۹۸

(ب) مولانا رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند (اردو)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۱ء، ص- ۲۴۳

(ج) سید عبدالحئی: یاد ایام، مطبوعہ علی گڑھ، ۱۹۱۹ء/۱۳۳۷ھ، ص- ۶۷

Marfat.com

میں احمد نگر کے بادشاہ برہان الملک کے ہاں قیام کیا، حرمین شریفین کا دوبارہ سفر کیا اثنائے سفر میں جب بیجاپور تشریف لائے تو سلطان ابراہیم نے آپ کی خدمت کی اور اسباب سفر مہیا کیا۔ (چناں چہ آپ اس سفر پر روانہ ہوئے اور بالآخر) مدینہ منورہ میں داخل ہوگئے۔ جبل احد کے پاس سکونت اختیار کی۔ موصوف نے ''جواہر خمسہ'' کو فارسی سے عربی میں منتقل کیا۔ آپ کے تلمیذ شیخ شناوی نے اس پر حاشیہ بھی تحریر فرمایا۔ شیخ محمد عقیلہ مکی نے اپنی کتاب ''لسان الزمان'' میں تعریف کی ہے.........1015ھ میں مدینہ منورہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ قبر شریف بھی وہیں ہے''

غلام علی آزاد بلگرامی نے بھی یہی لکھا ہے کہ سید صبغۃ اللہ (م-۱۶۰۶ھ/ 1015ھ) ''جواہرالخمسہ'' کے معرب ہیں (۱۶) امام الدین محمد عارف العثمانی المعروف ابوالنبی شطاری (م-مابعد ۱۶۱۱ء/1020ھ) نے ''جواہرخمسہ'' کی عربی میں شرح بھی لکھی تھی۔ ۱۷

ان حقائق و شواہد کے پیش نظر اب کہا جا سکتا ہے کہ نہ تو فاضل مقالہ نگار عبدالمقتدر کا یہ بیان صحیح ہے کہ شیخ محمد غوث گوالیاری نے ''جواہرخمسہ'' کو پہلے عربی میں لکھا اور بعد میں فارسی میں منتقل کیا اور نہ بعض مستشرقین کا یہ بیان صحیح ہے کہ شیخ محمد غوث گوالیاری نے ''جواہرخمسہ'' کو عربی میں تصنیف کیا تھا بعد میں اس کا فارسی میں ترجمہ کیا گیا۔

۱۶- غلام علی آزاد بلگرامی: سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان بحوالہ **Dr. Zubaid Ahmad**: *Contribution of India to Arabic Literature, Allahbad, 1945 p. 80*

۱۷- *Ibid, p. 363*

Marfat.com

حقیقت یہ ہے کہ شیخ محمد غوث گوالیاری نے ۱۵۲۱ء/۹۲۸ھ میں "جواہر خمسہ" کو فارسی میں لکھا۔ گجرات آنے کے بعد احباب کی فرمائش پر ۱۵۴۹ء/۹۵۶ھ میں قدیم نسخہ ہی میں ترمیم و اضافہ کیا۔ پھر سید صبغۃ اللہ البروجی (م۔ ۱۶۰۱ء/ ۱۰۱۵ھ) نے اس نسخہ کو عربی میں منتقل کیا۔

راقم نے "الجواہرالخمسہ" کے عنوان سے ایک مقالہ تحریر کیا تھا، جس میں دلائل و براہین سے ثابت کیا تھا کہ "جواہر خمسہ" اصل عربی میں نہیں' فارسی میں لکھی گئی تھی' بعد میں شیخ صبغۃ اللہالبروجی نے اس کو معرب کیا' یہ مقالہ مجلہ برہان (دہلی) کے اپریل ۱۹۶۲ء کے شمارے میں "الجواہرالخمسہ" کے عنوان سے شائع ہوا تھا، الحمدللہ کہ قدر کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔

علامہ ڈاکٹر محمد شفیع مرحوم (چیرمین' اڈیٹوریل بورڈ' انسائیکلو پیڈیا آف اسلام۔ لاہور) کو جب راقم اپنی تحقیق سے مطلع کیا تو موصوف نے تحریر فرمایا :۔

> "جواہر خمسہ کے متعلق آپ کی تحقیق درست معلوم ہوتی ہے' اگرچہ فارسی یا عربی متن میرے سامنے نہیں ہے لیکن جو حوالے آپ نے دئیے ہیں وہ اس نتیجے پر پہنچاتے ہیں جو آپ نے نکالا ہے" ۱۸

انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔ (بمبئی) کے ڈائریکٹر پروفیسر نجیب اشرف ندوی نے جب اس مقالہ کا مبیضہ مطالعہ فرمایا تو جواباً تحریر فرمایا :۔

> "پہلے آپ کا مکرمت نامہ اور پھر آپ کا پر مغز مقالہ موصول ہوئے' اس لطف خاص کے لئے مخصوص شکریہ قبول فرمائیے......... میں خوش ہوں کہ مجھے آپ کے مقالے سے سب سے پہلے مستفید ہونے کا موقع ملا.........میرے پاس بھی جواہر خمسہ اور دوسرے

۱۸۔ مکتوب علامہ ڈاکٹر محمد شفیع مرحوم' مرقومہ ۲۶ جولائی ۱۹۶۱ء از لاہور۔

Marfat.com

رسائل مکتوبہ ۱۰۸۵ھ ہیں.......یہ نسخہ کسی عالمگیری امیر کا ہے اور اس پر شروع اور آخر میں مہر ہے۔ اس کی عبارت ہے

''دعاگوئے خیر ظل اللہ فقیر خواجہ فضل اللہ الحسینی'' ۱۹

راقم نے اپنی تحقیق سے سی۔ اے۔ اسٹوری مؤلف تاریخ ادبیات فارسی (History of Persian Literature) کو بھی مطلع کیا تھا، مؤلف موصوف نے جواباً تحریر فرمایا:-

"Very many thanks for the information that you have so kindly sent me about ''الجواہر الخمسہ''
I am always glad to receive Corrections of that kind, though I am not always very prompt in achnowledging them........
I think it will be enough for my purpose, if I make a note of the references in the hope that I may be able to include them in one of my future list of additions and corrections" ۲۰

چند قلمی نسخے

جواہر خمسہ کے متعدد فارسی نسخے ہند و پاک اور بیرونی ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں، اس کی ہمہ گیر اشاعت و مقبولیت سے مصنف کے مقام اور مرتبے کا بھی اندازہ ہوتا ہے، راقم کے علم میں جو قلمی نسخے ہیں یہاں ان کا ذکر کیا جاتا ہے افسوس ہے کہ ان نسخوں کے متعلق ضروری معلومات حاصل نہ ہوسکیں، تاہم جو کچھ میسر آیا اس کو بیان کیا جاتا ہے، اس کمی کو انشاءاللہ دوسرے اڈیشن میں پورا کردیا جائے گا۔

۱۹- مکتوب پروفیسر نجیب اشرف ندوی، محررہ ۲۹ اگست ۱۹۶۱ء از بمبئی۔

۲۰.- **Letter from C. A. Storey**, *dated 31st. January 1963, from Lawrence Road, Hove, 3 Sussex, (U. K.)*

Marfat.com

۱- نسخه اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، (بمبئی)، یه نسخه ۱۰۸۵ھ میں لکھا گیا ھے اور کسی عالم گیری امیر کا ھے، اس پر شروع اور آخر میں مہرثبت ھے جس پر یه عبارت موجود ھے:-

''دعا گوئے خیر ظل الله فقیر خواجه فضل الله الحسینی''

اس نسخه کی اطلاع محترم نجیب اشرف صاحب ندوی (ڈائریکٹر، ریسرچ انسٹی ٹیوٹ) نے دی تھی- (۲۱)

۲- نسخه، دارالمصنفین، (اعظم گڑھ)، سید سلیمان ندوی مرحوم نے اپنے مقالے ''ھندوستان میں ھندوستانی'' میں جواھرخمسه کے ایک قدیم نسخے مکتوبه ۱۰۹۷ھ کا ذکر فرمایا ھے، یه کتب خانه دارالمصنفین، اعظم گڑھ میں محفوظ ھے- (نقوش سلیمانی، مطبوعه کراچی، ص-۱۴)-

۳- نسخه، اسلامیه کالج، (پشاور)، جواھرخمسه کا یه قلمی نسخه اسلامیه کالج کی لائبریری میں موجود ھے، اس کا نمبر ۱۰۶۲ ھے، اندازاً گیارھویں صدی ھجری کا معلوم ھوتا ھے، ۲۸۹ صفحات پر مشتمل ھے، تقطیع ۲×۳ ھے، ابوالمعارف عنایت‌الله نے خط نستعلیق میں جابجا حواشی بھی لکھے ھیں، یه نسخه خط نسخ میں لکھا گیا ھے- اس کو راقم نے خود مطالعه کیا تھا-

۴- نسخه، سنده یونیورسٹی (حیدرآباد)، جواھرخمسه کا یه فارسی نسخه کرم خورده ھے اور ناقص الاول و الآخر ھے، اسی جلد میں ایک اور قلمی نسخه موسوم به کشف‌الاسرار ھے جس کو فقیر محمد بن شیخ

۲۱- مکتوب سید نجیب اشرف ندوی، محرره ۲۹ اگست ۱۹۶۱ء از بمبئی-

Marfat.com

عبداللطیف نے ۲۶ جمادی الثانی ۱۱۲۰ھ کو لکھا تھا، جواہر خمسہ کوبھی اسی قلم اور سیاہی سے لکھا گیا ہے اس لئے اغلب یہی ہے کہ یہ بھی سنہ مذکور سے تعلق رکھتا ہے۔

۵۔ نسخہ فورٹ ولیم کالج، (لندن)، یہ نسخہ ۱۸۲۵ء میں انڈیا آفس لائبریری، لندن میں منتقل ہوگیا ہے، عنوان نمبر ۱۸۷۵ ہے اور ترتیب نمبر ۲۱۲۳ ہے، اس کو ۸ صفرالمظفر ۱۱۷۳ھ میں محمد واصل بیگ قادری نے لکھا تھا، اس کے ۱۵ مسطر ۳۷۳ اوراق ہیں، کسی زمانے میں یہ نسخہ ٹیپو سلطان شہید کی ملکیت میں بھی رہا ہے جیسا کہ سرورق کی مہر سے ثابت ہوتا ہے۔

۶۔ نسخہ جان سن، (لندن)، یہ نسخہ حیدرآباد دکن سے حاصل کیا گیا ہے اور جان سن کے مجموعے میں شامل ہے، اس کا عنوان نمبر ۱۸۷۱ ہے اور ترتیب نمبر ۱۳۳۷ ہے، ۱۳۵ اوراق پر مشتمل ہے، یہ نسخہ انڈیا آفس لائبریری، لندن میں موجود ہے۔

۷۔ نسخہ بیجاپور، (لندن)، یہ نسخہ بھی انڈیا آفس لائبریری میں موجود ہے، اس کا عنوان نمبر ۳۰۶۷ ہےاور ترتیب نمبر ۳۶۴۱ ہے، مندرجہ بالا تینوں نسخوں (۵-۶-۷) کے متعلق معلومات کیٹلاگ (۲۲) سے حاصل کی ہیں اور پھر محترمی پروفیسر مدد علی قادری نے تفصیلی معلومات (۲۳) اور تصاویر فراہم کیں۔

۲۲- Hermann Ethe: *The Catalogue of the persian Mauuscripts in the Library of India office, London, Vol I, 1903, p. 1042*

۲۳- مکتوب پروفیسر مدد علی قادری، محررہ ۱۰ جولائی ۱۹۶۳ء، از لندن

Marfat.com

۸- نسخہ' خدا بخش لائبریری' (پٹنہ)' جواہر خمسہ کا ایک فارسی قلمی نسخہ خدا بخش لائبریری میں بھی موجود ہے' اس کا نمبر ۱۳۴۴ ہے' اس کی اطلاع صفی احمد صاحب کیوریٹر نے دی تھی- (۲۴)

۹- نسخہ' کلیانی اسٹیٹ لائبریری (دکن)' جواہر خمسہ کا یہ قلمی نسخہ پاکستان میں ایک صاحب کے پاس موجود ہے' اس کی اطلاع مکرمی چودھری عبدالعزیز صاحب (سکریٹری' سنٹرل بوڈ آف ریوینیو' حکومت پاکستان نے دی تھی- (۲۵)

۱۰- نسخہ' برلن یونیورسٹی' (جرمنی)' ڈاکٹر زبید احمد نے اپنی تصنیف (۲۶) میں اس کا ذکر کیا ہے' یہ فارسی جواہر خمسہ کا عربی ترجمہ ہے جو شیخ صبغۃاللہ البروجی نے کیا تھا-

انڈیا آفس لائبریری' لندن میں جواہر خمسہ کے قلمی ناقص نسخے بھی ہیں جن کے نمبر بالترتیب یہ ہیں ۳۰۶۸ اور ۳۰۶۹-

شطاریہ سلسے کے صوفیہ کا جواہر خمسہ پر باقاعدہ عمل رہا ہے' شاہ محمد غوث کے شیخ طریقت حاجی حمیدالدین حصور (م-۱۵۲۳ء/۹۳۰ھ) نے اول ہی روز مطالعہ کے بعد فرمایا تھا:-

"ہیچ ولی نباشد کہ بریں اسرار مطلع نہ گردد" ۲۷

۲۴- مکتوب صفی احمد کیوریٹر' محررہ ۵ جنوری ۱۹۶۳ء' از پٹنہ

۲۵- مکتوب چودھری عبدالعزیز' محررہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۲ء' ازکراچی

۲۶- Dr. Zubaid Ahmad: *The Contribution of India, to Arabic Literature, Allahabad, 1945, p. 80*

۲۷- محمد غوث: جواہر خمسہ' مخطوطہ' لندن' (دیباچہ)

Marfat.com

چناں چہ شاہ وجیہ الدین نے اپنے خلیفہ سید صبغۃ اللہ بروجی، موصوف نے اپنے خلیفہ شیخ احمد الشناوی پھر موصوف نے اپنے خلیفہ شیخ احمد قشاشی کو جواہر خمسہ کی اجازت دی، ''موصوف نے شیخ ابراھیم کو، انہوں نے اپنے صاحب زادے شیخ ابوطاھر اور پھر موصوف نے اپنے شاگرد رشید حضرت شاہ ولی اللہ کو جواہر خمسہ کی اجازت دی'' ۲۸

شاہ ولی اللہ نے اپنی کتاب ''انتباہ فی سلاسل اولیاءاللہ'' میں حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری کا ذکر فرمایا ھے۔

(۲) اوراد غوثیہ:- یہ بھی شاہ محمد غوث گوالیاری کی تصنیف ھے، مفتی غلام سرور لاھوری اور مولانا محمد غوثی نے اس کا ذکر کیا ھے، مصنف کے بیان کے مطابق یہ کتاب جمادی الاول ۹۴۹ھ میں مکمل ھوئی۔

''و املائے مذکور در ماہ جمادی الاول سنہ تسع واربعین و تسعمائۃ ست'' ۲۹

اس کتاب کے دیباچے میں شاہ محمد غوث نے قارئین کو جواہر خمسہ کی طرف رجوع کرنے کی تلقین کی ھے:-

''ایں کتاب را اوراد غوثیہ نام نہادہ شد، چوں سالک را ازیں اکتفانہ شود، جواہر خمسہ کہ تصنیف ایں درویش ھمچو دریائے محیط ست کہ رفعت معانی آں ھمچو عرش دارد، ھر چند کہ شنا کند در پہائیش رفعتش پیش آں کتاب را پیشوائے خود سازد و در عمل آرد تا بہ مایہ، مقصود رسد'' ۳۰

۲۸- شیخ محمد اکرام: رود کوثر، مطبوعہ لاھور، ۱۹۵۸ء، ص-۳۴۴

۲۹- شاہ محمد غوث: اوراد غوثیہ، ص-۵۴

۳۰- شاہ محمد غوث: اوراد غوثیہ، ص-۳

Marfat.com

راقم کے پاس اوراد غوثیہ کا ایک فارسی مطبوعہ نسخہ ہے، جو ۱۳۱۳ھ میں مطبع صبغۃ اللہی، رائچور میں طبع ہوا تھا۔ اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:-

"سپاس و ستائش مر خالقے را کہ از کتم عدم، وجود ارواح را قبائے قابلیت بخشید، در برکردند باستعداد خود، ظاہر آمدند در صدائے صلابت من عرف اللہ کل لسانہ بودند، در نداء نقابت من عرف اللہ طال لسانہ شدند، از ربوبیت، الوہیت را شناختند۔ از الوہیت، عبودیت را آراستند، بظہور اللہ نور السموت والارض منور گشتند، در دریاء روحے کہ وایدناہ بروح القدس است غوطہ خوردند، بار خود برداشتند، و مستغرق گشتند"......... (ص-۲)

اوراد غوثیہ کے شروع میں شاہ محمد غوث نے سالک کے لئے چند وصیتیں لکھی ہیں، ایک ولی کامل کی وصایا اس کی پاک زندگی کے تجربات و مشاہدات کا جوہر ہوتی ہیں، اور اس سے خود اس کی سیرت کی عظمت و شوکت کا اندازہ ہوتا ہے، افادیت عامہ کے لئے یہاں یہ وصیتیں نقل کی جاتی ہیں:-

"۱- دایم سرخود را متوجہ بیگانگی حق دارد، و نہ گذارد کہ غیر در خاطر وے راہ یا بد و ہیچ چیز از نفع و ضرر و خیر و شر و ابدا و انعام و ایذا و ایلام از خلق نہ بیند، اگر نعمتے بہ وے رسد یا نہ رسد، اداء شکر حق کند کہ قل کل من عند اللہ داند۔

۲- در آوان خلوت با نقطاع وقت در اختلاط خلق نہ کشاید، و راہ آمد و شد مردم بزیارت و تبرک بستہ دارد، و نظر کند بابتدائے حال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در غار حرا از خلق فرار می نمودند وباکسے صحبت نمی داشتند، پس اگر طالب راضی باشد ہنوز شایان ریاضت نہ باشد، و اوقات او ضایع شود، و از خدمت خالق بخدمت مخلوق مبتلا گردد، و بعضے عارفان گفتہ اند ہر

Marfat.com

که حق را باختیار نه پرستد، خاق را به اضطرار به پرستد، چون سالک قصد خلوت و عزلت کند چندگاه بحضور شیخ باشد بفرمان او ظاهر و باطن آراید تا رابطهٔ او باشیخ درست آیدکه الشیخ فی قومه کا النبی فی امته، آن که چیزے فرماید و گوشه گرفتن را حکم نماید۔

۳۔ مقدارے علم حاصل کند که اعتقاد خود بر مذهب اهل سنت و جماعت درست دارد که طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة و فریب نفسانی و شیطانی بشناسد که اعدا عدوک نفسک التی بین جنبیک

۴۔ سعی نماید که سایر عادات او موافق سنت رسول الله صلی علیه وآله وسلم باشد که ولدی من سلک طریقی۔

۵۔ صحبت با ناجنس و جاهلان و موانست و اختلاط نه نماید که الصحبت توثر صباغت اصل دارد۔

۶۔ با اهل دول نه پردازد الا بضرورت۔

۷۔ چند گاه دربوتهٔ ریاضت گداخته گردد و با نفس اماره جنگ و جدل کند، باشاره ولهی النفس عن الهوی فان الجنة هی الماوی تا آن که بتوحید حقیقی رسد چون تصحیح توحید افعالی که مرتبه فرود است، کرده باشد، اورا از تصحیح افعالی بتوحید صفاتی ترقی شود و از توحید صفاتی، توحید ذات بعیان و وجدان منکشف گردد، چراکه التوحید اسقاط الاضافات است کسانیکه توحید از تخیل ذهن و مطالعه کتب می گیرلد در زلدقه و الحاد می افتند، و تهتک استاد شریعت می کنند و در ضلالت و جهالت می مانند که من عرف التوحید بلا استاذ فقدمات زندیقا۔

Marfat.com

۸- چون توفیق رفیق گردد روئے از دنیا بگرداند که ترک الدنیا راس کل عبادة و توجه به درگاه حق تعالیٰ کند۔

۹- مقدس از همه ملوثات باشد، چنان‌که بے پاکی بدن و جامه و وضو، صلوة نیست، آں چنان‌که بغیر پاکی دل و روح بحضرت حق بار نیست، ان الله یحب التوابین و یحب المطهرین۔

۱۰- چون واقعه بیند در بیداری یا درمیان خواب، نخستین به مرشد عرض کند، کم و بیش نه گوید، چنان‌که قصه یوسف علیه السلام که با پدر گفت انی رایت احد عشر کوکبا و الشمس و القمر رایتہم لی ساجدین و تعبیرش و جعلها ربی حقا۔

۱۱- تعقل و تفکر از تصرف و قیاس در ذات نه کند که بحکم تفکروا فی اٰیاته ولا تفکروا فی ذاته نگهدارد۔

۱۲- هرچه گوید به ادب گوید که فقولا له قولا و یأمرون بالمعروف و ینهون عن المنکر پیشوائے خود سازد، و از غیبت و بهتان و سایر نامشروعات ولاف و لغو و لهو پرهیزد۔

۱۳- در مقابل احسان محسن گوید جزاک الله خیرا و انک لعلی خلق عظیم۔

۱۴- حق المعرفت در بزرگی و قدر او و قدر بزرگی او ما قدروالله حق قدره بشناسد۔

۱۵- نگهبان نفس باشد از ارتکاب ذنوب و پاسبان دل از التفات بغیر محبوب، قلب المومن حرم الله وحرام علی حرم الله ان یلج فیه غیر الله۔

۱٦- از خواب غفلت بیدار شود و از نافرمانی رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم بیزار گردد و بموجب الناس نیام فاذا ماتوا انتبهوا۔

Marfat.com

۱۷— کار هائے دینی و دنیاوی بحق تعالی گذارد که و من یتوکل علی الله فهو حسبه۔

۱۸— یکے بیند و یکے داند و یکے گویدو یکےجوید و هرچه بیند ازو بیند، و ازو داند هوالاول هوالآخر هوالظاهر هوالباطن۔

۱۹— هرچند که گناه‌گار بود بعفو او امیدوار بود لا تقنطوا من رحمة الله۔

۲۰— رسایل حقائق را مطالعه نه‌کند، چیزے که مرشد فرموده باشد دراں مستغرق گردد، هرچه در نظر آید بحضرت مرشد عرض کند، اگر مرشد حاضر نباشد مکتوبات شیخ شرف‌الدین یحیی منیری مطالعه‌کند تا فریب نفس و وسواس خناس دریابد، اکثر مرداں را دیدم‌که به‌گفتے وگوئے خلایق از حقائق بےنصیب ماندند و کار نه کردند، و قاری شدند، چوں آخرکار سلوک رسد، برائےمقابل کردن حال خودکتب حقایق به بیند و لذت‌گیرد، و اگر موافقت سلف رفته باشد شکرانه بجا آورد و بغیرکسب علمائےشریعت را رخصت است تا اعتقاد ایشاں درست آید و مایل شوند۔

۲۱— چیزےکه در ذکر و فکر معرفت حق مانع آید آں را از پیش خود دورکند، و ملتفت نه شود که او حرام ست وما نهکم عن ذکر الله فهو حرام۔

۲۲— ازکشف وکرامات محترز باشد و بر او نظر نه اندازد که خلقے بنده‌کرامات شولد و او شرمندهٔ حق گردد و آفتهائے روئے نماید که الشهرة آفت و الخمول راحة۔"

(ص۔ ۳ تا ۵)

Marfat.com

مندرجہ بالا وصایا میں شیخ محمد غوث علیہ‌الرحمہ نے جوکچھ فرمایا ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ سالک انعام و ایلام میں اللہ تعالی کا شکر ادا کرے، اختلاط خلق سے بچتا رہے، تحصیل علم اس حد تک کرے کہ مذہب اہل سنت و جماعت کی درستگی ہوجائے، اپنے تمام عادات و اطوار کو سنت نبوی صلی اللہ علیہ و سلم کے مطابق کرے، نا جنسوں اور جاھلوں کے پاس بیٹھنے سے بچتا رہے، اہل دول کی طرف مائل نہ ہو مگر بہ ضرورت، توحید افعالی سے توحید صفاتی اور توحید صفاتی سے توحید ذاتی کی طرف صعود کرے، جو لوگ توحید، تخیل ذہن اور کتابوں سے حاصل کرتے ھیں وہ الحاد و زندقہ میں مبتلا ہو جاتے ھیں، شریعت کی ہتک کرتے ھیں اور جہالت وگمراھی میں پھنس جاتے ھیں- دنیا سے تعلق نہ رکھے، تمام ملوثات سے پاک رہے، مکاشفات کو صرف مرشد کے سامنے بیان کرے، ذات الہی میں تعقل و تفکر سے کام نہ لے، ادب کو دستور زندگی بنائے، غیبت ـ بہتان ـ لاف ولغوو لہو غرض تمام نا مشروعات سے پرہیز کرے، محسن کے احسانات کا شکر بجا لاتا رہے، بزرگوں اور ان کی بزرگی کی قدرکرتا رہے، نفس کا نگہبان رہے، غیر محبوب‌کو دل میں جگہ نہ دے، خواب غفلت سے بیدار ہو اور آں حضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی نا فرمانی سے بیزار رہے، دین و دنیا کے کاموں کو خدا پر چھوڑ دے، ایک ھی دیکھے، ایک ھی جانے، ایک ھی‌کہے، اور ایک ھی تلاش کرے، جس کو دیکھے اس سے دیکھے اور اسی کی طرف سے سمجھے، کتنا ھی گناہ‌گار کیوں نہ ہو اس کے عفو و درگزر سے نا امید نہ ہو، مرشد کے فرمودات پر عمل کرے اگر وہ موجود نہ ہو تو شیخ شرف الدین یحیی منیری کے مکتوبات مطالعہ کرے، کشف و کرامات سے احتراز کرے، کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ بندہ‌ٔ کرامات بن جائیں اور سالک، حق تعالی کے سامنے شرمسار ہو۔

شاہ محمد غوث نے اوراد غوثیہ کو نو درجات پر تقسیم کیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

Marfat.com

(۱) درجه اول در ورود اوراد (۲) درجه دوم در وضو و نوافل (۳) درجه سیوم در بیان صوم و اربعین (۴) درجه چهارم در دریافت خطرات و ماهیت آں (۵) درجه پنجم در ذکر جهروخفی (۶) درجه ششم در مراقبه و طریق آں (۷) درجه هفتم در تصورات و تصدیقات (۸) درجه هشتم در تنزلات و ظهور اسماء الهی وکیانی (۹) درجه نهم در تصحیح خلافت و پیش گرفتن ارادت و آموختن آداب مشیخت و شناختن پیر و مرشد، و مسائل طریقت و در بیعت و تصحیح سلاسل ظاهری و باطنی و بیان معراج- (ص- ۶)

اوراد غوثیه کا اختتام اس طرح ہوتا ہے :-

''دریں فکر بودم که معراج حضرت رسالت یاد آمد، آں .... خطره برطرف شد، آں حال، حالیست که در قال نیاید، بجز خداوند تبارک و تعالی کسے نداند بر قدرے که صورت گیرد در قلم آمد، ایمائے و اشارتے ست واقف گردد، اگرچه از روئے سلوک اول قدم نبی آخر قدم ولی است اما چوں بتامل شافی دریابد هرچند که وے سیر کند از رتبهٔ نبی نه گزرد که ولایت او درپے نبی است، خدائے تعالی از خلل و ذلل نگهدارد، آمین یارب العالمین-'' ۳۱

(۳) معراج نامه :- شیخ محمد غوث کی یه تصنیف بڑی معرکه آراء ہے بقول مفتی غلام سرور لاهوری، اسی کتاب کی وجه سے شیر شاه سوری، شیخ موصوف سے بدظن ہوکر درپے آزار ہوا اور آپ کو ترک وطن کرکے گجرات جانا پڑا- وه لکھتے ہیں :-

'' بعضے حاسداں معراج نامهٔ شیخ رانزد شیر شاه بادشاه بردند و به عرض رسانیدند که وے دریں کتاب کلمات خلاف شرع تحریر

۳۱- محمد غوث گوالیاری : اوراد غوثیه، ص- ۶۱۶

Marfat.com

فرمودہ است، شیرشاہ در پے آزار شد، پس شیخ ازگوالیار بہ
گجرات رفت'' ۳۲

گجرات تشریف لے گئے تو یہاں بھی بقول ملا عبدالقادر بدایونی، شیخ
علی متقی نے شیخ محمد غوث پر کفر کا فتویٰ لگا دیا، یہ فتوی جب شیخ وجیہ الدین
علوی کے پاس گیا تو انہوں نے اس کو چاک کر دیا،* اور شیخ علی متقی سے فرمایا :-

''ما ارباب قالیم و شیخ اہل حال، فہم ما بہ کمالات او نمی رسد
و بہ ظاہر شریعت ہیچ اعتراض برو متوجہ نمی گردد'' ۳۳

پھر گجرات سے اکبرآباد پہنچے تو اسی معراج نامے کی وجہ سے بیرم خاں
اور شیخ گدائی درپے آزار ہوگئے چناں چہ شیخ محمد غوث مجبوراً گوالیار واپس آ گئے،
ملا عبدالقادر بدایونی نے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے، وہ لکھتے ہیں :-

---

* بقول شیخ محمد اکرام، اس واقعہ کے بعد شیخ وجیہ الدین علوی نے تکفیر مسلم
کے مسئلے پر ایک مستقل رسالہ تالیف فرمایا تھا، جس میں :- ''ابتدا' فقہی میں کتابوں
سے مسئلہ' تکفیر پر روشنی ڈالی، پھر احادیث سے سنداً سب کو مشرح بیان کیا ہے،
آخر میں صوفیائے کرام کے احوال سے بحث کی ہے کہ حالت سکر میں جو کچھ جاتے ہیں وہ
قابل مواخذہ نہیں ہوتا، پھر سید محمد غوث گوالیاری کی کتاب اوراد غوثیہ (؟) پر
لوگوں نے جو اعتراضات کئے تھے ان کا جواب دیا ہے........آپ کا ارشاد یہ تھا
کہ کسی شخص کی سو باتوں میں سے ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اس کو مسلم
سمجھو، اور کسی کلمہ گو اہل قبلہ کو کافر نہ کہو (شیخ محمد اکرام: رود کوثر،
مطبوعہ لاہور، ۱۹۵۶ء، ص- ۳۳۹)-

۳۲- غلام سرور لاہوری: خزینۃ الاصفیا، ص- ۳۳۳

۳۳- ملا عبدالقادر بدایونی: منتخب التواریخ، مطبوعہ کلکتہ، ۱۸۶۹ء، ج-۳، ص- ۳۴

''ورسالۂ شیخ محمد غوث را کہ دراں جا کیفیت معراج خود بیان کردہ، گفتہ کہ در بیداری مرا مجالسہ و مکالمہ با حضرت رب العزۃ عزشانہ واقع شد و بر حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم تقدیم کردند، امثال ایں خرافات کہ عقلاً و نقلاً مذموم و ملوم باشد درمیان آوردہ شیخ را پیش کشیدہ ہدف تیر ملامت ساختند تا بہ خاطر آزردہ بہ گوالیار رفت'' ۳۴

مختصر یہ کہ اس معراج نامے کی وجہ سے شیخ محمد غوث کو بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ....شاہ وجیہ الدین جیسی فکر رسا کس کے پاس تھی جو اس کتاب کے اسرار و معارف کو سمجھ سکتا۔ قیاس یہی کہتا ہے کہ یہ رسالہ عہد ھمایونی کی تصنیف ہے، کیونکہ ۹۵۷ھ میں شیرشاہ کا غلبہ ہوگیا تھا۔

علامہ اقبال مرحوم کو بھی اس کتاب کے مطالعہ کا اشتیاق تھا چنانچہ ایک مکتوب میں مولوی صالح محمد کو لکھتے ہیں:۔

''حضرت خواجہ نظام الدین صاحب سے یہ بھی معلوم کیجئے کہ آیا ان کے بزرگوں کے کتب خانے میں حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری کا وہ رسالہ موجود ہے جس میں انہوں نے آسمانوں اور سیاروں کی سیر کا ذکر کیا ہے، مجھے اس کی مدت سے تلاش ہے، اب تک دستیاب نہیں ہوسکا، آج تک شائع بھی کسی نے نہیں کیا'' ۳۵

(۴) بحرالحیات:۔ یہ کتاب امرت کنڈ کا ترجمہ ہے، جو شاہ محمد غوث نے کیا تھا، بقول شیخ محمد اکرام:۔

۳۴۔ ایضاً، ج۔ ۲، ص۔ ۵-۳۴

۳۵۔ علامہ محمد اقبال: اقبال نامہ، (مرتبہ شیخ عطاءاللہ)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۵۱ء، مکتوب نمبر ۱۷۳، ص۔ ۳-۳۷۲

Marfat.com

''اس میں ہندو یوگیوں اور سنیاسیوں کے اطوار و اشغال کی تفصیل کو فارسی میں منتقل کیا ہے، اپنی ابتدائی تصنیف جواہرخمسہ میں بھی ان کی ایک آدھ جھلک دکھائی، اس سے شطاریہ طریقے کے اس ارتباط پر روشنی پڑتی ہے، جو اس کو ہند و یوگا سے تھا'' ۳۶

مولانا محمد غوثی نے اس کتاب کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے:۔

''جریدہ دستورالعمل طائفہ جوگی و سنیاسی کا ترجمہ، اس میں باطنی اعمال، تصوری اشغال، پاس انفاس کا ذکر اور نیز ان امور کے سوا اور بھی اقسام ریاضت بیان کئے گئے ہیں، جن کی بدولت روحی لشکر کو جسمانی سپاہ پر فتح ملتی ہے۔ جوگیوں اور سنیاسیوں کی دو جماعتیں، ہنود کے ریاضت مندوں، گوشہ نشینوں، اور رہبانوں کی سرگروہ ہیں، اور انہیں اشغال و اذکار کی برکات سے استدراج اور خرق عادات کے درجہ کو پہنچ کر، سائلوں کے ضمیروں کی چیستان پر اطلاع حاصل کرتی ہیں، آپ نے ان تمام معانی کو سنسکرت عبارت سے جو کتب ہنود کی زبان ہے، اخذکر کے فارسی لباس پہنایا ہے، اس کتاب کے مفہومات سے زنار توڑکر بجائے اس کے توحید اور اسلام کی تسبیح گردن میں ڈال دی ہے، نیز حقیقی ایمان کی قوت سے ان مفہومات کو تقلید کی قید سے نکال کر صاحب تحقیق صوفیوں کے اذکارو اشغال سے تطبیق دی ہے'' ۳۷

مولانا محمد غوثی کے اس بیان سے شیخ محمد اکرام کے متذکرہ بالا بیان کی تردید ہوتی ہے۔

۳۶۔ شیخ محمد اکرام: رود کوثر، مطبوعہ لاہور، ۱۹۵۶ء، ص۔ ۳۶۳

۳۷۔ محمد غوثی: گل زارابرار (اردو)، ص۔ ۳۰۰

Marfat.com

(۵-۶) ضمائر و بصائر:- ان رسائل میں شاہ محمد غوث نے علم تصوف کے موضوع، مبادی مسائل اور مقاصد کا ذکر کیا ہے، اور اس علم کے حقائق اور معملات ظاہر کئے ہیں- ۳۸

(۷) کلید مخازن:- مبدؤ معاد کے متعلق یہ بڑا عجیب و غریب رسالہ ہے، اس میں علوی و سفلی اشیاء کی حقیقتیں، توحید صوفیہ کے مشرب اور کشفی تحقیق کے اصول بتائے گئے ہیں، اور ارباب فنا و بقا کے لئے عینی اور علمی موجودات کی شناخت، کشف و معائنہ کے ذریعہ ظاہر کی گئی ہے- ۳۹

مولانا محمد غوثی نے لکھا ہے کہ شاہ محمد غوث کے خلیفہ بزرگ شیخ بدیع الدین جیلانی سمرقندی نے کلید مخازن پر عمدہ حاشیہ لکھا ہے، اور تعلیقات لگائی ہیں- ۴۰

مولانا محمد غوثی نے یہ بھی لکھا ہے کہ (احمدآباد گجرات) میں یہ کتاب میر عبدالاول کے ہاتھ آ گئی، موصوف بڑے صاحب معرفت اور ذی علم تھے، جب انہوں نے یہ رسالہ صفحہ بصفحہ مطالعہ فرمایا اور رسالہ کے مغز اور ما فیہا کا لطف اٹھایا تو غوث الاولیاء کی خدمت میں مکتوب ارسال کیا، جس میں تحریر تھا:-

> "حکمت و ہیئت کے چند مسئلے جن کی دشواریاں و سترسی ذہن کے سبب سے بہ‌آسانی حل نہیں ہوئی تھیں، اس مشکل کشا رسالہ کی بدولت آسان ہوگئیں" ۴۱

۳۸- محمد غوثی: گل زارابرار (اردو)، ص- ۳۲۹

۳۹- ایضاً، ص- ۳۰۰

۴۰- ایضاً، ص- ۲۸۸

۴۱- ایضاً، ص- ۳۰۰

Marfat.com

مندرجہ بالا تصانیف کے علاوہ مناقب غوثیہ کے تکملہ نگار نے ان کتابوں کا بھی ذکر کیا ہے:-

"جواہر سبعہ، رسالہ صغیر، شرح نور نامہ، رفیع الدرجات، سبیل المستحقین و المجذوبین، حسن الاخلاق" ۴۲

(۸) کنزالوحدہ:- مولانا محمد غوثی نے لکھا ہے کہ یہ شیخ محمد غوث گوالیاری کی آخری تصنیف ہے، اس کتاب کے ضمن میں توحید کشفی اور ایمان حقیقی کا بیان ہے، موصوف نے یہ بھی لکھا ہے کہ شاہ محمد غوث کے خلیفہ بزرگ شیخ بدیع الدین جیلانی سمرقندی نے کنزالوحدہ پر عمدہ حاشیہ لکھا ہے اور تعلیقات لگائی ہیں (۴۳)

مولانا محمد غوثی نے گلزارابرار میں کنزالوحدۃ سے توحید کشفی اور ایمان حقیقی کے بیان میں جو اقتباس نقل کیا ہے وہ شیخ بدیع الدین جیلانی کی شرح سے مقتبس معلوم ہوتا ہے۔ وہ اقتباس یہ ہے:-

"قیل اقسام الایمان عند اهل الذوق خمسة :- تکلیفی، اعم من الکل و یشتمل کل فرد من نوع الانسان مومناً کان او کافراً، و الثانی :- تقلیدی عام، یعم کل مومن مقلداً کان او محققاً، و الثالث :- استدلالی خاص، یختص به العلماء من المومنین، و الرابع :- حقیقی، اخص منه و یتصف به الاولیاء منهم، و الخامس :- عینی ذاتی، صاحبه مختص بالولایة المحمدیه و جالس علی سریرة الخلافة الحقیقة، ناظر بعین البصیرة الی الاحدیة المطلقة، و بعین الباصرة الی الکثرة بملاحظة الوحدانیة المختصة ۔"

۴۲- فضل اللہ شطاری: مناقب غوثیہ، تکملہ از سید ظہیرالحق، مطبوعہ، آگرہ، ۱۹۳۳ء، ص - ۵ ۷

۴۳- محمد غوثی: گلزارابرار (اردو) مطبوعہ ۱۳۲۶ھ، ص - ۲۸۸

Marfat.com

"فاعلم ان صاحب هذه المنزلة الجامعة کان فی کل قرن علی بسیط الارض واحداً، ففی‌القرون التی صرفت عنا، کان سلطان المحققین و برهان العارفین الشیخ محمدالمخاطب بالغوث العطاری نسباً و الشطاری مشرباً قدس الله اسرارهم، ثم کان رئیس المحدثین الشیخ محمد ابن ابی‌الحسن البکری الشافعی المصری قدس الله روحهما وافاض علینا برکات انفاسهما، وفی قرن‌الذی کنائیه هو عین‌الزمان، مسیح‌العاشقین الشیخ عیسیٰ ابن قاسم مد الله ظلال ارشاده علی رؤس المشتاقین الی جمال هذه الولایة المذکورة والی صاحبها علیه‌التحیة و السلام، و علی تابعیه بالکشف فی ادراک عالم الجمع و الفرق علی حکم‌الفرقان المجید المحفوظ المحیط بماله وعلیه" ۴۴

گل زارابرار:- بعض تذکرہ نگاروں نے گل زارابرار کو بھی شاہ محمد غوث گوالیاری کی طرف منسوب کردیا ہے، چناں‌چہ نظامی بدایونی نے قاموس المشاہیر میں لکھا ہے:-

"آپ کی تصانیف سے گل زارابرار اور جواہرالخمسہ ہیں، اول الذکر میں صوفیائے کرام کے حالات درج ہیں" ۴۵

ولیم بیل نے بھی یہی متم ظریفی کی ہے، اس نے لکھا ہے:-

"آپ کئی کتابوں کے مصنف ہیں، ان تصانیف میں جواہرالخمسہ اور دوسری گل زارابرار ہے، موخرالذکر میں ہندوستان کے تمام مشائخ

۴۴- محمد غوثی: گل زارابرار (اردو) ص- ۲-۳۰۱

۴۵- نظامی بدایونی: قاموس المشاہیر، مطبوعہ بدایوں، ۱۹۲۶ء، ج- ۲، ص- ۱۹۸

Marfat.com

صوفیا کے حالات زندگی، جائے مدفن اور بہت سی دوسری باتیں درج ھیں" ۳۶

مگر فی‌الحقیقت گل‌زارابرار مولانا محمد غوثی* کی تالیف ھے، شیخ اویس کے حالات کے ذیل میں گل‌زارابرار پر بھی ضمنی طور پر روشنی ڈال دی گئی ھے، شاہ محمد غوث کا وصال ۹۷۰ھ میں ھوا اور گل‌زارابرار کا سنہ تکمیل و تالیف ۱۰۲۲ھ ھے، اور زمانہ تالیف ۱۰۱۴ھ تا ۱۰۲۲ھ، ظاھر ھےکہ یہ کتاب شاہ محمد غوث گوالیاری کی تصنیف نہیں ھوسکتی، محمد غوثی نے گل‌زارابرار کے سال اتمام پر یہ قطعہ لکھا ھے:-

بے حجابانہ خلوتے دارند — چوں بزرگاں دریں چہار چمن
خلوتے بے حجاب گشت ازاں — سال اتمام ایں حدیقہ دیں (۳۷)

۱۰۳۶-۱۴=۱۰۲۲ھ

---

* آپ شیخ حسن بن موسی احمدآبادی (م-۹۷۳ھ) کے فرزند ھیں، آپ کی ولادت مانڈو میں شب جمعہ ۱۱ رجب‌المرجب ۹۶۲ھ میں ھوئی، (محمد غوثی گلزارابرار، ص- ۶۱۰) پروفیسر خلیق احمد نظامی نےسنہ ولادت ۹۶۳ھ لکھا ھے، مگر خود محمد غوثی نے۹۶۲ھ لکھا ھے، نظامی صاحب نے یہ بھی لکھا ھے:- "محمد غوثی، حضرت سید محمد غوث گوالیاری شطاری سے بیعت تھے" (حیات شیخ عبدالحق، مطبوعہ دھلی، ص- ۲۰۸) یہ بیان صحیح نہیں، کیوں‌کہ خود محمد غوثی نے لکھا ھے کہ ان کو تاج العرفا شیخ سراج الدین خاں خلیفہ پیر صدرالذاکرین سے شرف بیعت حاصل تھا (گل‌زارابرار، ص- ۶۱)

۳۶- T. W. Beale: *Oriental Biographical Dictionary, Calcatta, 1881, p. 198.*

۳۷- محمد غوثی: گل‌زارابرار (اردو) مطبوعہ ۱۳۲۶ھ، ص- ۶۳۲

Marfat.com

حصۂ چہارم

خلفاء کبار

Marfat.com

خلفاء و مریدین

اہل دل کی عظمت کو پرکھنا ہو تو دیکھئے کہ اس کی عظیم شخصیت اور اس کی ہمہ گیر سیرت نے کتنے دلوں کو گرمئی محبت سے گرمایا اور نور عشق سے جگمگایا۔ دلوں کو زندہ کرنا، اہل دل کا خاص اعجاز ہے۔ اس نظر سے جب شاہ محمد غوث علیہ الرحمہ کو دیکھتے ہیں تو کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک شمع جل رہی ہے اور پروانے ہیں کہ ہر طرف سے جوق در جوق چلے آرہے ہیں، کس بلا کی کشش ہے، کس غضب کی جاذبیت ہے۔

ملا عبدالقادر بدایونی (م-۱۰۰۴ھ) نے شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی (م-۹۹۷ھ) کی شاہ محمد غوث علیہ الرحمہ سے عقیدت و ارادت کو موصوف کے کمالات روحانی میں شمار کیا ہے اور اس کے بعد لکھا ہے:-

> ''و بسیارے از مشائخ نامی بزرگ دیگر در ملک دھلی، و گجرات، و بنگالہ، از عطف دامن او برخاستہ، و آثار کمال او ہنوز در ہند باقی ماندہ'' ۱

شاہ فضل اللہ شطاری نے لکھا ہے کہ کوہ چنار میں ریاضت و مجاہدے کے زمانے سے ہی بیعت و ارشاد کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا، چناں چہ وہ لکھتے ہیں:-

> ''اور اس ریاضت کے زمانے میں اکثر خلفا، و مرید طالب و خادم، نعمت سے مستفید و بہرہ مند ہوئے۔ مثلاً شیخ جمال محبوب اللہ، و خواجہ معین الدین خراباتی، و شیخ ناصر قتال، و شیخ نور طبقاتی، و شیخ نعمت اللہ صوفی، و شیخ قاضی شطاری، و شیخ احمد دانا،

۱- عبدالقادر بدایونی: منتخب التواریخ، مطبوعہ کلکتہ، ۱۸۶۹ء، ج-۳، ص۰۴

Marfat.com

و شیخ احمد سیاہ، خواجہ عالم حاجی، و شیخ جلال عبدالقاہر، و شیخ فرید سوختہ، و شیخ مبارک مجذوب، و شیخ ماہ عاشق، و شیخ عطاء اللہ کنج نشیں، و شیخ داؤد موحد، و شیخ حسن صاحب دعوت، اور ان کے علاوہ بےشمار مرید ہوئے جنکی تعداد حد سے زیادہ ہے، جس کا پایان و حساب نہیں'' ۲

جب شاہ محمد غوث، گوالیار میں مسند رشد و ہدایت پر متمکن ہوئے تو یہاں بیشمار حضرات مستفیض ہوئے۔ شاہ فضل اللہ شطاری لکھتے ہیں :-

''نیز اکثر خلفاء و خدماء صاحب نعمت و مستسعد دولت، اس جگہ سے بہرہ مند ہوئے ہیں۔ چناں چہ شیخ سیف الدین سیف اللہ، شیخ ارزانی عرف شاہ یداللہ، و شیخ جیا اہل اللہ، و شیخ ابوالخیر خراسانی، و سید فتوح ماوراءالنہری، و شیخ ناظر فیاض، و شیخ تاج الدین، و غوث نارنولی، و سید مبارک صوفی، و سید احمد عاشق، و شیخ سعداللہ اور ان کے مثل بسیار خلق عالم صورت سے عالم معنی کو پہونچی ہے اور فائدہ پایا ہے۔ ان میں ایک بھی ایسا نہ تھا کہ اس راہ میں قدم رکھا ہو اور کوئی دم سوائے حق کے رہا ہو۔'' ۳

راقم کے پاس گیارہویں صدی ہجری کا ایک مخطوطہ (موسوم بہ تکمیل الایمان) ہے۔ اس میں شاہ محمد غوث گوالیاری کے مریدین اور خلفاء کی ایک مفصل فہرست ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ موصوف کا حلقۂ ارادت و بیعت کتنا وسیع تھا۔ اس فہرست میں ان حضرات کے اسماء گرامی ہیں :-

---

۲- فضل اللہ شطاری : مناقب غوثیہ (اردو) مطبوعہ آگرہ، ۱۹۳۳ء، ص- ۲۳

۳- ایضاً، ص- ۳۳

Marfat.com

''شیخ جمال کوہی، شیخ ناصر قتال، شیخ قاضاً ثانی شطاری، شیخ احمد غازی پوری، شیخ عطاءُ اللہ طاقی، شیخ ضیاءُ اللہ میرٹھی، شیخ نصراللہ لکھنوی، شیخ عبداللہ عشقی، شیخ مجد دالدین عاشق اللہ، شیخ عبدالکریم مشہدی، شیخ عبداللہ بغدادی، شیخ جلال الدین موحد، شیخ عبدالقادر ثانی، شیخ محمد یوسف چڑیاکوٹی، سید سلطان بہڑائچی، سید نظیرالدین بھٹی، شیخ عبدالکریم بھکری، خواجہ عبدالشہید سمرقندی، شیخ عبدالفتح قطب، شیخ غلام ابراہیم، شیخ بہاؤالدین جونپوری، شیخ عبداللہ قندھاری، شیخ جمال ہانسوی، شیخ محمد عاشق دہلوی، شیخ بہاؤالدین ذکریا، شیخ عبدالسلام، شیخ بدرالدین شیخ عبدالرزاق، شیخ محمد جلال تھانیسری، سید محمد، شیخ محمد فاضل، شیخ حسن مکی، شیخ ابوبکر عبداللہ، سید عمر عبداللہ، شیخ محمد اسحاق، شیخ حسین ناگوری، شیخ عبدالملک، ملا احمد بیجاپوری، شیخ شہاب الدین، سید عبدالجلیل گجراتی، شیخ اکبر شامی، شیخ احمد شہاب الدین، شیخ صدرالدین ذاکر، سید محمد، (از فرزندان سید محمد گیسودراز)، مخدوم احمد غواص، شیخ عبدالرسول، شیخ عبدالرحمان، قاضی صدرالدین لاہوری، سید منصور، شیخ عزیزالدین (از فرزندان شیخ شہاب الدین سہروردی)، شیخ مجیب الدین برہنہ سر (از فرزندان خواجہ بہاؤالدین نقشبند)، شیخ سراج الدین (از فرزندان شیخ عبدالقادر گیلانی)، شیخ نجیب الدین عربی، شیخ عبداللہ عرب، شیخ ابوسعید عرب، شیخ رحمت اللہ عرب، شیخ مسعود عرب، شیخ محمود اعظم عرب، شیخ انعام اللہ عرب، شیخ محمد فاضل عرب، شیخ محمد فضیل عرب، شیخ محمد داؤد عرب، شیخ محمد اسماعیل عرب، حافظ محمد شریف عرب، شیخ معروف حاجی ابراہیم محدث، شیخ ابوالحسن لاہوری، سید عبدالقادر، خواجہ عبدالشہید (از فرزندان خواجہ عبداللہ احرار)، شیخ کمال

Marfat.com

صاحب جمال، سید احمد، سید حسن دانشمند قنوجی، خواجه حسن ترکمانی، میاں تان سین، شیخ عبداللہ بہکہ، شیخ علاؤالدین عرشی، مجذوب سید محمد مقیم بیابانی، مجذوب محمد منور، مجذوب سید میر، مجذوب مخاطب مست الست شاہ گوہر، مجذوب شاہ میر علی، مجذوب شاہ فرخ، مجذوب شاہ دھوت، مجذوب شاہ فرحت، مجذوب شاہ قمر، مجذوب شاہ میراں، مجذوب شاہ لطیف، مجذوب شیخ عبدالمجید، شیخ اللہ داد، شیخ عبدالغفور جنگلی، شیخ محمد قاسم شیخ محمد دائم، شیخ محمد اشرف شرقی، شیخ نورالحق والدین، سید محمد علی ذوقی، سیہ محمد ملتانی، سید جمیل الدین اصفہانی، شیخ سعیدالدین کابلی، شیخ عثمان اکبرآبادی، شیخ محمد اکبر، شیخ محمد اصغر، شیخ محب اللہ، شیخ محی الدین، شیخ عزیزالدین، سید دوست علی، خواجہ لطف اللہ، خواجہ فہیم اللہ، سید محمد امین، سید بقاءاللہ، مولوی محمد صادق، شیخ سعداللہ بردوانی، شیخ محمد اعظم، سید محمد سالار، شیخ منیرالدین محب خاص، خواجہ شمس الحق تارک دنیا، شیخ عبدالودود، شیخ عبدالوحید، شیخ محمد ہاشم عباسی، شیخ محمد مکارم صدیقی، شیخ محمد فاروق فاروقی، شیخ معین الدین، شیخ انعام اللہ، سید حیدری، شیخ منعم قندھاری، سید محمد شاہد غوثی، شیخ محمد زاہد، شیخ ابوالغیاث، شیخ حفیظ اللہ، شیخ مراد اللہ، شیخ فتح اللہ، میر شاہ علی، سید کرم علی، سید محمد حیدر، خواجہ محمد خلیل، خواجہ احسن اللہ، سید محمد روشن، حافظ محمد ماہ، خواجہ محمد حافظ، خواجہ فخرالدین کپلی، سید محمد، سید محمد شاہ، سید یار محمد، سید احمد، سید محمد منیر، شیخ خواجہ عالم، شیخ قطب عالم، شیخ مخدوم عالم، شیخ واسع، شیخ شکراللہ، خواجہ محمد سعید کشمیری، شیخ عبدالنبی، شیخ اللہ یار، شیخ وجیہ الدین ناگپوری، شیخ منگل، شیخ مصلح اللہ، شیخ فقیر محمد،

Marfat.com

شیخ محمد مرید، شیخ قدرت مقصودآبادی، شیخ محمد شفیع، شیخ الہ بخش، سید مصطفےٰ، سید مرتضی، سید اشرف علی، سید امداد حسین، سید حسن بخش سورتی، شیخ امان اللہ، شیخ پیر محمد، شیخ فرہاد، میر کلن، میر امیر بیجاپوری، میر میراں بیرنگی، شیخ محمد ھمت، شیخ چھنگا، شیخ دان اللہ، سید ببر علی ملتانی، سید شیخاً، شیخ محمد جنید حیدر، میر محمد بادشاہ، شاہ مظفر علی، شاہ غضنفر علی، سید محمد باقر مغربی، سید محمد طاہر سردار الاولیا، سید محمد طاہر مطہر، شیخ شودھا، سید شاہ باز پرداز، سید نیاز حیدر حیدری، سید آفتاب، سید ماھتاب، شیخ محمد گلبرگی، سید محمد سبحان گلبرگی، سید ظہورالدین، شیخ ظہوراللہ، خواجہ محمد حامد، خواجہ محمد حمید، شیخ ابوالخیر، شیخ نظر محمد، شیخ عین اللہ، شیخ حتو، شیخ بدوح، شیخ بندو، شیخ گھورن، سید محمد مہدی، سید مست علی، شیخ لشکر محمد عارف باللہ برھانپوری، شیخ وجیہ الدین حسینی الحسنی گجراتی، شیخ عبداللہ گنج بخش گڈمکھ تیسری، سید محمد عطا عرف حاجی حاضری محمدآبادی، سید محمد کاظم عرف سید بہار نروری، شیخ سراج الدین عبداللہ صوفی، شیخ عبداللہ گنج بخش عرف شیخ اللہ بخش گڈمکھ تیسری، شمس الدین زندہ دل، شیخ جیا شادی خان، شیخ مبارک عاشق دانشمند گوالیاری، شیخ دوست محمد سہرندی۔"

اس تفصیل کے بعد صاحب مخطوطہ لکھتے ھیں:۔

"این دو صد و بست بزرگ در مشرب شطار خاندان عشقیہ آتش خوارہ مرید حضرت غوث الاسلام محبوب اللہ شدند" ۴

۴۔ تکمیل الایمان (قلمی)، ص۔ ۴ تا ۱۰

Marfat.com

مناقب غوثیہ کے تکملہ نگار نے بھی شاہ محمد غوث کے خلفاؑ و مریدین کی ایک طویل فہرست دی ہے (۵) سید امام الدین احمد نے بھی چند ممتاز خلفاؑ کا ذکر کیا ہے، انہوں نے لکھا ہے :-

''دکن و گجرات میں آپ کے تشریف لانے سے بڑے بڑے علماؑ نے فیض پایا ہے، چناں چہ آج تک دکن و خاندیس آپ کے فیض سے مملو ہے، خلفاؑ آپ کے بہت ہیں، چناں چہ شیخ لشکر محمد عارف باللہ برہان پوری، شیخ وجیہ‌الدین گجراتی، شیخ صدرالدین ذاکر، شیخ ولی محمد، شیخ ودوداللہ شطاری، شیخ میاں ابراہیم سرہندی، میاں تان‌سین، سید کالے‌شطاری، شاہ منجھن، شیخ ماکو وغیرہ مشہور و معروف ہیں۔'' ۶

الغرض شاہ محمد غوث علیہ‌الرحمہ کے خلفاؑ و مریدین ہند و پاک اور عرب و عجم میں پھیلے ہوئے تھے، ان کے حالات کے لئے ایک علیحدہ تذکرے کی ضرورت ہے، یہاں صرف چند خلفاؑ کے اجمالی حالات بیان کئے جاتے ہیں :-

شیخ وجیہ‌الدین علوی گجراتی

شیخ وجیہ‌الدین کے حالات زندگی خود ان کے معاصرین، عبدالباقی نہاوندی، مولانا محمد غوثی اور ملا عبدالقادر بدایونی نے بیان کئے ہیں۔

مولانا محمد غوثی لکھتے ہیں :-

''آپ شیخ نصراللہ کے بیٹے تھے۔ مولد اور مرقد، دونوں احمدآباد (گجرات) میں ہیں۔ آپ دونوں جہاں کے قطب، دونوں جہاں کے

۵- محمد ظہیرالحق : تکملہ مناقب غوثیہ، ۶۷ تا ۷۰

۶- امام‌الدین : تاریخ‌الاولیاؑ، مطبوعہ بمبئی، ص ۳-۲۶۳

Marfat.com

حقائق کے مرکز، حصولی اور حضوری علم کے مالک، اکتسابی اور وھبی علم کے خداوند، کتابی منقوش اشیاء کے رموزداں، اور اسرار لوح محفوظ کے رازدار تھے۔ کہتے ھیں کہ آپ نے علمی صورت سے نکل کر ھجری ۹۰۲ نوسو دو میں عنصری پیکر کے وطن کو اپنی ولادت کے جلوے سے منور فرمایا اور ولادت کے بعد پانچویں سال کے آغاز سے اخیر تینتیس ۳۳ سال تک آپ طرح طرح کے علوم متداولہ اور غریبہ کی تحصیل میں مشغول رھے یہاں تک کہ ساٹھ علم سے زیادہ ھی زیادہ آپ کو حاصل ھوگئے۔ جب حجازی کثرت آباد سے حقیقی وحدت گاہ کو آخری سفر ھوا تو تاریخ انتیسویں ۲۹ صفر تھی اور ھجری ۹۹۷ نوسوستانوے تھا۔ اس وقت تک آپ تمام علوم کے درس دینے میں مشغول رھے اور اللہ تعالی جل شانہ کی بخششیں آپ کے اوقات عزیز کے شامل حال رھیں۔ اس باسٹھ سال کی مدت میں آپ کے فیض رسانی کی بدولت بہت سے ذی استعداد لوگوں نے آپ کی شاگردی سے خلعت استادی پایا اور بلند ھمت صوفیوں نے آپ کی دل نشین تلقین سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔" ۷

ملا عبدالباقی نہاوندی بھی شیخ وجیہالدین سے فیض یاب تھے۔ موصوف نے "ماثر رحیمی" شیخ موصوف کی حیات میں تالیف کی تھی۔ اس میں لکھتے ھیں:-

"میاں وجیہالدین فاضلے دانشمند و عالمے خردمند است و شاگرد بیواسطہ عماد طارمی بود کہ از جملہ شاگرداں و تلامذہ علامہ زماں وو حید دوراں مولانا جلال‌الدین دوانی است کہ از غایت شہرت احتیاج بتعریف و توصیف نہ دارد۔ و اکثرے از ملایان

۷- محمد غوثی: گل زارابرار (اردو)، مطبوعہ ۱۳۲۶ھ، ص- ۴۰۵

Marfat.com

متبحر هندوستان شاگرد میاں موسی الیه اند۔ و بجامعیت او درمیان فضلائے ایں عصر کسے بہم نمی رسد۔ ودر مجاهده نفس و ترک لذات دنیاوی نیز سعی بکمال کرده۔ تزکیه نفسے فی الجمله اورا بہم رسیده بود۔ و احوال خیرمال میاں مذکور از غایت شهرت و نہایت عالمگیری از تفصیل آں باز دارد۔" ۸

ملا عبدالقادر بدایونی بھی شیخ وجیہ‌الدین کے زمانے میں، موجود تھے۔ شیخ موصوف کے انتقال کے بعد، ان کے حالات میں لکھتے ہیں:۔

"........یه علوی نسب سے تعلق رکھتے تھے لیکن اپنے نسب کو انہوں نے مسافر ہونے کی وجه سے شہرت نه دی۔ اپنے زمانے کے بڑے عابد و متقی عالم تھے۔ شریعت کی نہایت پابندی کرتے تھے۔ گوشه نشینی ان کا شعار تھا۔ همیشه دینی علوم کے درس و تدریس میں مشغول رہتے تھے۔ تمام عقلی اور نقلی علوم پر قدرت و عبور حاصل تھا۔ چنانچه "صرف هوائی" سے لے کر "قانون" "شفا" "شرح مفتاح" اور "عضدی" جیسی کتابوں سے شاید هی کوئی ایسی کتاب ہوگی جس پر انہوں شرح یا حاشیه نه لکھا ہو۔ ایک مخلوق ان کے علمی افاده سے فیض اٹھاتی رهی۔" ۹

آگے چل کر لکھتے هیں:۔

"ارادت کا تعلق تو کسی اور سے تھا لیکن شیخ محمد غوث سے تربیت و ارشاد حاصل کیا تھا۔ اور آداب طریقت میں ان کے

۸۔ عبدالباقی نہاوندی: ماثر رحیمی، مطبوعه کلکته، ۱۹۲۴ء، ص۔ ۱۸-۱۷

۹۔ عبدالقادر بدایونی: منتخب التواریخ (اردو)، مطبوعه لاهور، ۱۹۶۳ء، ص۔ ۵۸۴

Marfat.com

پیرو تھے۔ انھی کے پاس سلوک کی تکمیل کی تھی۔ صوفیانہ مشرب سے بڑا ذوق اور مناسبت تھی۔" ۱۰

مولانا عالم گل بہاری کے تذکرے کے حوالے سے مولانا محمد غوثی نے شیخ وجیہالدین کا یہ واقعہ نقل کیا ہے جو ۹۸۳ھ میں پیش آیا تھا۔

شیخ وجیہالدین نے مولانا عالم گل بہاری سے فرمایا:-

"جن مقدمات پر الٰہی حقائق کا دریافت اور کشف موقوف ہے ان مقدمات کی تحصیل کا شوق میرے دل میں بھی اس وقت پیدا ہوا تھا کہ جب درس و تدریس میں مشغول تھا۔ ناگاہ ایزدی مشیت جس کی ہر ایک مقدر شئے میں سو سو نکتے اور نیرنگیاں ہیں، حضرت غوثالرحمان کو گوالیار سے گجرات کی طرف کھینچ لائی۔ یہ صورت مجھکو حضرت غوث الرحمان کی شرف پا بوسی سے مشرف ہونے کا باعث ہوئی اور بہت تھوڑے عرصہ میں ممدوح کی کیمیائی پرورش کے ذریعہ میرا اسلام تانبے کی طرح، کندن سونا بن گیا۔ رسمی عقائد کی قید سے نکل کر حقیقی ایمان کی بہشت میں چہل قدمی کرنا نصیب ہوا۔ اور چند روز بعد خلافت مطلق کا خلعت پاکر سرفراز ہوگیا اور پا لیا جوکچھ پاس تھا پھر وہ نہ ملا۔ بیت

انچہ حق بہر بندگان آراست
آرزو آں چناں ندارند خواست (۱۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی لکھا ہے:-

۱۰- ایضاً، ص- ۵۸۳

۱۱- محمد غوثی: گل زارابرار (اردو)، مطبوعہ ۱۳۲۶ھ، ص- ۳۰۶

Marfat.com

’’انتساب و اعتقاد وے در تصوف به شیخ محمد غوث بود اگرچه مرید جائے دیگر بود‘‘ ۱۲

اور اس ’’انتساب‘‘ اور ’’اعتقاد‘‘ پر شیخ وجیه‌الدین کو ناز تھا، ملفوظات میں لکھا ہے:-

’’می فرمودند که قبل از ملاقات شیخ، هیچ خبر از خدا نداشتم، مرا که به خدا رسانید شیخ محمد غوث بود رضی الله عنه۔‘‘ ۱۳

مولوی عبدالحق مرحوم نے مقصودالمراد کے حوالے سے لکھا ہے:-

’’مقصودالمراد (ملفوظات سید هاشم علوی) میں خود شاہ ہاشم (شیخ وجیه‌الدین کے بھتیجے) کی زبانی یہ لکھا ہے کہ شاہ وجیه الدین کی تربیت حضرت شاہ محمد غوث نے فرمائی۔ اور علم حقائق سکھایا اور باوجودیکہ انہوں نے بائیس ۲۲ سال کی عمر میں ایک سو بیس ۱۲۰ علم تحصیل کئے لیکن خود شاہ صاحب (شاہ وجیه‌الدین) فرماتے تھے کہ اگر میں شیخ سے ملاقات نہ کرتا تو میں مسلمان نہ ہوتا۔ اور پھر فرمایا کہ جو معرفت‌الله تمام عمر میں حاصل نہ ہوئی تھی وہ ایک شب میں حاصل ہوگئی۔‘‘ ۱۴

شیخ وجیه‌الدین کے ملفوظات میں لکھا ہے:-

’’دیگر فرمودند ’’وقتے به خواب دیدم پیردستگیر شاہ قاضن را

۱۲- عبدالحق محدث: اخبارالاخیار، مطبوعہ دہلی، ۱۳۳۲ھ، ص-۱۶۳

۱۳- ملفوظات شاہ وجیه‌الدین علوی گجراتی، فارسی قلمی (قبل ۱۰۹۸ھ) اسلامیہ کالج لائبریری، پشاور

۱۴- ڈاکٹر عبدالحق مرحوم: ’’اردو کی نشوو نما میں صوفیائے کرام کا کام‘‘ مطبوعہ کراچی، ۱۹۵۳ء، ص-۳۰

Marfat.com

که زیر درخت آسوده اند۔ فقیر نیز آں جا حاضر شدم۔ ''فرمودند که کیستی؟۔'' گفتم۔ ''فلاں کس مرید شما'' فرمودند که شمارا به ایں درجه که رسانید؟'' گفتم که ''شیخ محمد غوث'' فرمودند ''بلے، شیخ محمد غوث ایں چنیں مرد یست۔'' ۱۵

اس واقعه سے شیخ محمد غوث کی عظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ھے۔

مولانا غلام علی آزاد بلگرامی نے لکھا ھے:-

''ولبس الخرقة من الشیخ قاضن قدس سره، ولما ورد الشیخ محمد غوث الکوالیاری، صاحب الجواهرالخمسة بگجرات، تلاشی الشیخ وجیه‌الدین فی جماله و سلک الی منتهی الطریقة فی ظلاله و متع الطلبه بجلائل الافادات، و ملأ شرق العالم و غربه من لوامع البرکات'' ۱۶

(ترجمه) ''جب شیخ محمد غوث گوالیاری صاحب جواهر خمسه گجرات میں وارد ھوئے تو شیخ وجیه‌الدین ان کے جمال میں گم ھوگئے، اور انھیں کے زیر سایه طریقت کی انتها تک پهنچے، طلبه ان کے افادات عالیه سے مستفید ھوئے اور مشرق و مغرب کو اپنے انوار برکات سے معمور کردیا۔''

مولانا غلام علی آزاد بلگرامی نے ماثرالکرام میں بھی شیخ وجیه‌الدین کا ذکر کیا ھے۔ (۱۷) مولانا عبدالحئی لکھنوی نے اپنی تالیف ''الثقافت الاسلامیه فی الهند'' میں شیخ موصوف کا ذکر فرمایا ھے۔ (۱۸) اور یاد ایام میں لکھا ھے:-

---

۱۵- شاه وجیه‌الدین علوی: ملفوظات (قلمی)، پشاور

۱۶- غلام علی آزاد بلگرامی: سبحة‌المرجان فی آثار هندوستان (۱۱۷۷ھ)، ص- ۴۹

۱۷- غلام علی آزاد بلگرامی: ماثرالکرام، مطبوعه آگره، ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء، ص- ۱۹۶

۱۸- عبدالحئی الحسنی: الثقافت‌الاسلامیه فی الهند، مطبوعه دمشق، ۱۹۵۸ء/۱۳۷۷ھ، ص- ۱۸۶

Marfat.com

''علامہ وجیہ الدین بن نصراللہ علوی، گجرات کے ان برگزیدہ علماء میں ہیں، جن کے احسان سے اہل ہند کبھی سبکدوش نہیں ہوسکتے، یہ علامہ عمادالدین محمد طارمی کے شاگرد تھے، تقریباً بیس برس کے سن سے انھوں نے تدریس شروع کی اور سرسٹھ سال تک احمدآباد میں معقول و منقول کے پڑھانے میں اپنی اوقات بسر کی اور شرح جامی سے لے کر تفسیر بیضاوی تک تئیس کتابوں کے حواشی و شروح لکھے، انھیں کی زندگی میں احمدآباد سے لاھور تک ان کے شاگرد پھیل کر علمی خدمتوں میں مصروف ھوگئے تھے، اور استاذالاساتذہ کا منصب جلیل اپنی زندگی میں ان کو حاصل ھو گیا تھا۔'' ١٩

الغرض شیخ وجیہ الدین علوی اپنے عہد کے اجلہ علماء و صوفیاء میں سے تھے۔ شاہ محمد غوث سے ایسے عالم کی عقیدت و محبت یقیناً شاہ محمد غوث کی برگزیدگی اور علو مرتبت پردال ھے، اسی لئے جہانگیر بادشاہ نے لکھا ھے:-

''شیخ وجیہ الدین، شیخ محمد غوث کے ایسے بلند مرتبہ خلیفہ تھے جن پر خود مرشد کو فخر ھوتا ھے۔'' ٢٠

(T. W. Beale) ٹی۔ڈبلیو۔بیل نے لکھا ھے:-

"He was the Murshid or master of Shaikh Wajih-Uddin Alw of Gujrat" ٢١

آئین اکبری میں ابوالفضل نے بھی شیخ وجیہ الدین کا ذکر کیا ھے۔ (٢٢)

١٩- عبدالحئی لکھنوی: یاد ایام، مطبوعہ علی گڑھ، ١٩١٩ء ١٣٣٧ھ ص- ٦٥-٦٦
٢٠- نورالدین جہانگیر: تزک جہانگیری، مطبوعہ لاھور ١٩٦٠ء، ص- ٥٠٠
٢١- T. W. Beale: *Oriental Biographical Dictionary, Calcutta, 1881.*
٢٢- ابوالفضل: آئین اکبری، مطبوعہ حیدرآباد دکن، ١٩٣٨ء، ج- ١، ص- ٣٨٨

Marfat.com

حامد بن فضل اللہ (المعروف بہ جمالی) نے محمد ھمایوں بادشاہ کے عہد میں اولیاء اللہ کے حالات میں ایک تذکرہ موسوم بہ سیرالعارفین لکھا تھا، موصوف نے اس کو اپنے شیخ طریقت شاہ سماءالدین دھلوی (متوفی ۹۱۱ھ) کے حالات تجہیز و تکفین پر ختم کیا ھے، اس کتاب میں انہوں نے شیخ وجیہ الدین گجراتی کا ذکر کیا ھے، اور لکھا ھے:-

"حضرت شیخ وجیہ‌الدین احمد کہ قطب زمانہ خود بود، الان مقبرہ او در گجرات است" ۲۳

پھر لکھا ھے:-

"حضرت شیخ وجیہ‌الدین احمد مرید حضرت بابا اسحاق مغربی بودہ است" ۲۴

بعض تذکرہ نگاروں نے موصوف کو شیخ وجیہ الدین علوی خلیفہ شاہ محمد غوث علیہ الرحمہ سمجھ لیا۔ حالاں کہ یہ ان سے بہت پہلے گزرے ھیں۔ کیوں کہ صاحب سیرالعارفین نے لکھا ھے کہ جب ان کے شیخ ٦٥ سال کی عمر میں شیخ وجیہ‌الدین سے ملے تو موصوف کی عمر ۱۲۳ سال تھی۔ شیخ سماءالدین بقول صاحب سیرالعارفین ۹۱۱ھ میں فوت ھوئے۔ بقول مولانا غلام علی آزاد بلگرامی شیخ وجیہ‌الدین خلیفہ شاہ محمد غوث کی ولادت ۹۱۱ھ میں جانپانیر میں ھوئی۔ (۲۵) ظاھر ھے موصوف وہ شیخ وجیہ‌الدین نہیں جن کی زیارت شیخ سماءالدین دھلوی نے کی تھی۔

۲۳- حامد بن فضل اللہ جمالی: "سیرالعارفین، مطبوعہ مطبع رضوی، دھلی، ۱۳۱۱ھ، ص ۱۷۹

۲۴- ایضاً ص - ۱۸۰

۲۵- غلام علی آزاد بلگرامی: ماثرالکرام، مطبوعہ آگرہ، ۱۹۱۰ء/۱۳۲۸ھ، ص - ۱۹۶

Marfat.com

تصانیف شیخ وجیہ الدین کثیرالتصانیف بزرگ تھے۔ کتابوں کے بکثرت شروح و حواشی لکھے ہیں۔ ڈاکٹر زبید احمد نے مندرجہ ذیل چند تصانیف کے نام لکھے ہیں :-

۱- حاشیه علی تفسیرالبیضاوی
۲- شرح نخبة الفکر
۳- حاشیه علی شرح الوقایه
۴- حاشیه علی التلویح
۵- حاشیه علی اصول البزودی
۶- الحقیقة المحمدیة
۷- حاشیه علی الشرح العضدی علی المختصر لابن حاجب
۸- الحاشیه علی التجوید
۹- الحاشیه علی شرح العقائد للتفتازانی
۱۰- الحاشیه علی الحاشیة القدیمة
۱۱- حاشیه علی شرح الچغمنی
۱۲- حاشیه علی شرح الجامی
۱۳- شرح ارشاد النحو
۱۴- حاشیه علی المطول
۱۵- حاشیه علی مختصرالمعانی (۲۶)

مولانا محمد غوثی نے بھی مندرجہ ذیل حواشی و شروح کا ذکر کیا ہے :-

۱- حاشیه فوائد ضیائیه
۲- شرح ارشاد قاضی
۳- شرح ابیات منهل وما مینی
۴- حاشیه شرح تجرید
۵- حاشیه قطبی
۶- شرح شمسیه
۷- حاشیه شرح کلمة العین
۸- شرح جام جهان نما
۹- شرح کلید مخزن من تصنیف غوث الاولیا۔ (۲۷)

۲۶- Dr. Zubaid Ahmad : *The Contribution of India to Arabic Literature, Allahabad, 1945, p. 409.*

۲۷- محمد غوثی : گلزارابرار (اردو) مطبوعه ۱۳۲۶ھ، ص- ۳۰۹

Marfat.com

وفات

مولانا محمد غوثی نے لکھا ہے کہ شیخ وجیہ‌الدین نے، ۲۹ صفر ۹۹۷ھ میں احمدآباد (گجرات) میں وفات پائی۔ (۲۸) ملا عبدالقادر بدایونی نے سنہ وفات ۹۹۸ھ لکھا ہے۔ (۲۹) مولانا غلام علی آزاد بلگرامی نے بھی ۲۹ صفر ۹۹۸ھ لکھا ہے۔ (۳۰) اور یہی سنہ ڈاکٹر عبدالحق مرحوم اور حکیم شمس‌اللہ قادری (۳۲) نے بھی تحریر کیا ہے۔ مگر موخرالذکر نے تاریخ ۱۹ صفر لکھی ہے۔ ملا عبدالقادر بدایونی نے ''وجیہ‌الدین'' (۳۳) سے سنہ وفات نکالا ہے اور مولانا رحمان علی نے جنت‌الفردوس نزلا (۳۴) سے مگر ان دونوں مادوں سے سنہ وفات نہیں نکلتا۔ غالباً مترجمین سے کہیں سہو ہوگیا ہے۔ چوں کہ اسلامی سال کا آغاز محرم‌الحرام سے ہوتا ہے اور شیخ وجیہ‌الدین کا وصال صفرالمظفر میں ہوا اس لئے عین ممکن ہے کہ مولانا محمد غوثی کو اس تبدیلی کا خیال نہ رہا ہو، اس لئے اغلب یہی ہے کہ ۹۹۸ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

شیخ لشکر محمد عارف

آپ کا شمار بھی شیخ محمد غوث کے اجلہ خلفاء میں ہے۔ آپ ملک راجن ابن ملک پیر ابن ملک رکن قریشی کے فرزند رشید تھے۔ مضافات گجرات میں قصبہ ملاسہ میں دسویں صدی ہجری کے آغاز میں

۲۸- ایضاً، ص- ۴۰۵

۲۹- عبدالقادر بدایونی: منتخب‌التواریخ (اردو) ج- ۳، ص- ۵۸۵

۳۰- غلام علی آزاد بلگرامی: سبحتہ‌المرجان، ص- ۴۵

۳۱- عبدالحق: اردو کی نشو و نما الخ، مطبوعہ کراچی ۱۹۵۳ء، ص- ۳۷

۳۲- شمس‌اللہ قادری: اردوئے قدیم، مطبوعہ لکھنو، ۱۹۲۵ء، ص- ۲۴

۳۳- عبدالقادر بدایونی: منتخب‌التواریخ، جلد سوم (اردو)، ص- ۵۸۰

۳۴- مولانا رحمان علی: تذکرہٴ علمائے ہند (اردو)، مطبوعہ، ۱۹۶۱ء کراچی، ص- ۵۰۴

Marfat.com

پیدا ہوئے۔ والدہ نے تیرہ روز بعد اور والد نے چھ برس بعد وصال فرمایا۔ پرورش دادا نے کی اور ابتداءً سن شعور میں قاضی محمود بیرپوری کے دامن سے وابستہ ہوگئے۔

سولہ برس کی عمر میں رہنمائے حقیقی کی تلاش میں نکل پڑے طلب صادق تھی اس لئے بحرالمعارف شیخ قطب جہانیاں ذاکر نہر والہ کی خدمت میں رسائی ہوگئی۔ شیخ موصوف نے دو سال تک روحانی تربیت کی۔

۹۵۱ھ میں احمدآباد (گجرات) میں شیخ محمد غوث گوالیاری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔ جب شیخ موصوف نے گوالیار کی طرف مراجعت فرمائی تو آپ نے همراہ چلنے کا ارادہ ظاہر کیا مگر شیخ نے فرمایا :-

> "عارف! ہم تم کو اپنی جگہ طالبان معرفت کی ہدایت کے واسطے اس صوبے میں چھوڑتے ہیں" چناں چہ بتعمیل حکم مرشد کم و بیش تیس سال تک احمدآباد میں رہنے کی توفیق ہوئی۔ آخر ہجری ۹۸۲ھ میں برہان پور (خاندیس) کی طرف ارادہ کر کے روانہ ہوگئے۔" ۳۵

۹۹۳ھ تک رشد و ہدایت میں مصروف رہے۔ اور ۲ شوال سنہ مذکور میں رحلت فرمائی۔ آپ کے نام سے ہی آپ کا سنہ وفات (۹۹۳ھ) نکلتا ہے۔

لشکر محمد عارف کی ایک صاحب زادی بڑی فاضلہ تھیں۔ درس دیا کرتی تھیں۔ عبدالرحیم خان خاناں اور اس کے بیٹے داراب خاں نے لشکر محمد عارف کے جلیل القدر خلیفہ شیخ عیسی جنداللہ سے درخواست کی کہ ہم بوبو راستی علیہا الرحمہ (دختر مذکور) کے درس سے مستفید ہونا چاہتے ہیں چناں چہ :-

---

۳۵- محمد غوثی : گل زارابرار (اردو)، مطبوعہ ۱۳۲۶ھ، ص- ۲-۳۶۱

Marfat.com

''آپ نے قبول فرمایا اور بہلیون پر سوار ہوکر معہ خان خانان وغیرہ راستی پور پہنچے۔ حضرت موصوف لمعات و نزھۃالارواح اور اسی پایہ کی اعلیٰ کتب تصوف بطرز شائستہ و دل نشیں پڑھانےمیں شہرت رکھتی تھیں، درس جاری تھا۔ یہ لوگ کافی عرصہ تک اس روز کے درس سے مستفید ہوئے۔ واپسی میں مسیح الاولیاء (شیخ عیسی)، داراب خاں کی سواری کے رتھ پر اپنی خانقاہ میں تشریف لائے۔'' ۳۶

شیخ عیسیٰ جنداللہ

مسیح الاولیاء شیخ عیسی جنداللہ ابن شیخ قاسم سندھی قدس اللہ سرہ العزیز (م۔ ۱۰۳۱ھ)، شیخ لشکر محمد عارف کے اجلہ خلفاء میں سے تھے۔ آپ کے اسلاف کا وطن قصبہ پاتری (سندھ) تھا۔ ھمایوں کی لشکر کشی سے جب سندھ میں اختلال و بدنظمی پیدا ہوئی تو آپ کے والد ماجد شیخ قاسم اور عم محترم شیخ محدث ۹۵۰ھ میں ترک وطن کر کے احمدآباد تشریف لے گئے۔ (۳۷) بقول اعجازالحق قدوسی:۔

''شیخ قاسم اور ان کے بڑے بھائی شیخ طاھر محمد محدث اپنے خاندان کے ساتھ ھجرت کر کے پہلےاحمدآباد تشریف لائے اور انھوں نےاسی زمانےمیں حضرت محمد غوث گوالیاری سے بیعت ھوکر چودہ خانوادوں میں خلافت حاصل کی پھر آپ اپنے مرشد کی اجازت سے اپنے خاندان کے ساتھ برار تشریف لائے۔'' ۳۸

۳۶۔ مطیع اللہ راشد برھان پوری: تذکرۂ اولیاء سندھ، مطبوعہ کراچی، ۱۹۵۷ء، ص۔ ۱–۵۲

۳۷۔ شیخ اسماعیل فرحی: کشف الحقائق (قلمی) بحوالہ راشد برھان پوری، ص۔ ۳۱

۳۸۔ اعجازالحق قدوسی: تذکرۂ صوفیاء سندھ، مطبوعہ کراچی، ص۔ ۱۰۶

Marfat.com

شیخ عیسیٰ جنداللہ کی ولادت ایلچپور (برار) میں ۵ ذی الحجہ ۹۶۲ھ میں ہوئی (۳۹) ۔سقوط سلطنت برار کے بعد شیخ طاہر محدث مع شیخ عیسیٰ برہان پور تشریف لائے۔ والی خاندیس شاہ فاروقی نے محلات اور نقد و جنس پیش کی۔ سندھی مہاجرین بھی آپ کے قریب ہی آباد ہوگئے۔ یہ آبادی آج تک سندھی پورہ کے نام سے مشہور ہے۔

شیخ عیسیٰ جنداللہ، شیخ یوسف بنگالی اور شیخ طاہر محدث سے علوم عقلیہ اور نقلیہ میں فارغ ہوکر عم محترم کے مشورہ پر خدا طلبی کی راہ میں جادہ پیما ہوئے۔ غالباً ۹۸۲ھ میں گوالیار تشریف لائے اور حضرت شیخ محمد غوث کے روضہ پر حاضر ہوکر روحانی لذتیں حاصل کیں۔ (۴۰) گوالیار سے اکبرآباد آئے پھر یہاں سے حکیم عثمان بوبکانی کے حلقہ درس سے مستفید ہونے کے لئے برہان پور تشریف لے گئے۔ مگر آتش شوق اس حلقۂ درس میں بھی نہ بجھی۔ انہیں دنوں بازار میں شیخ لشکر محمد عارف کی نگاہ ان پر پڑ گئی۔ آپ نے شیخ عیسیٰ سے فرمایا:۔
”تم تو ہمارے ہو، ہمارے پاس کیوں نہیں آتے؟“ (۴۱)

اس ارشاد پر شیخ عیسیٰ حاضر ہوئے اور ایک دو صحبتوں میں تزکیہ نفس حاصل کیا اور خود مسیح القلوب بن گئے۔ محمد قاسم فرشتہ فرط ارادت سے لکھتا ہے:۔

”دو عیسیٰ است فرخندہ در لسل آدم
یکے ابن قاسم، یکے ابن مریم“ ۴۲

۳۹۔ عیسیٰ جنداللہ: عین المعالی (قلمی)
۴۰۔ مطیع اللہ راشد برہان پوری: تذکرۂ اولیا سندھ، مطبوعہ کراچی، ۱۹۵۷ء، ص۔ ۳۴
۴۱۔ ایضاً، ص۔ ۳۵
۴۲۔ محمد قاسم ہندو شاہ استرآبادی: تاریخ فرشتہ، مطبوعہ حیدرآباد دکن

Marfat.com

شیخ محمد عیسیٰ کو تعلیم سے بڑا شغف تھا چنانچہ ملا اسماعیل سے قرآن مجید پڑھا۔ شیخ طاہر محدث سے فقہ و حدیث میں تکمیل کی۔ شیخ مبارک سندھی سے اصول فقہ و علم کلام میں سند فضیلت حاصل کی۔ شیخ عثمان بوبکانی سے علوم عقلیہ و نقلیہ میں کمال حاصل کیا۔ شیخ فتح اللہ شیرازی سے ریاضی و عروض سیکھا۔ شیخ ابراھیم قاری سے تجوید و قرأت سیکھی اور شیخ لشکر محمد عارف سے علم لدنی میں کمال حاصل کیا۔ آپ ہمیشہ ذکر کرامات سے گریز فرماتے تھے۔ اور اپنے شیخ طریقت لشکر محمد عارف کے بارے میں فرماتے :-

"لوگ حضرت شیخ لشکر عارف باللہ کی مجلس میں اولیاءاللہ کی کرامتوں کا ذکر کرتے تو آپ پسند نہ کرتے تھے۔ کسی نے دریافت کیا کہ کیا آپ مقربان خدا کی اس فضیلت کو باور نہیں فرماتے؟..... ...فرمایا۔ "اولیاء کی کرامت کا کیوں منکر ہونے لگا۔ لیکن لوگ کرامت ہی کو اولیاءاللہ کا کمال سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے اور یہی مجھے پسند نہیں کیونکہ کرامت تو ان کے روحانی قرب و فضیلت کے مقابلے میں ادنیٰ ترین درجہ ہے پھر ادنیٰ چیز کو اعلیٰ مدارج پر فوقیت دینا ایک طرح سے ان بزرگان کرام کی توہین ہے۔" ۴۳

شیخ عیسیٰ اپنے زمانے کے بلند پایہ عالم تھے۔ علماء آپ کے درس سے مستفید ہوا کرتے تھے۔ ان تصانیف سے آپ کے تبحر علمی کا پتا چلتا ہے :-

۱- روضۃالحسینی (۹۸۹ھ)
۲- عین المعانی (۹۹۷ھ)
۳- انوارالاسرار (تفسیر قرآن حکیم)
۴- رسالہ حواس پنج گانہ

۴۳- راشد برھان پوری : تذکرۂ اولیاء سندھ، ص- ۹-۴۸

Marfat.com

۵- حاشیه بر اشارهٔ غریبه کتاب انسان کامل
۶- شرح قصیده برده (فارسی)
۷- رساله قبلۃالمذاهب اربعه
۸- حاشیه بر شرح ضیائیه
۹- فتح محمدی در علوم ما یتعلق به‌التفسیر
۱۰- تتمیم شرح مائة عامل
۱۱- رساله عقود
۱۲- ترجمه اسرارالوحی
۱۳- رساله وحدت‌الوجود
۱۴- رساله در بیان تعینات و حقیقت محمدیه

شیخ عیسیٰ جنداللہ کا وصال ۱۰۳۱ھ میں ہوا۔ (۴۴) موصوف کے تفصیلی حالات گل زارا رار (ص- ۵۰۸ تا ۵۳۷) میں مطالعہ کئے جائیں۔

شیخ علی شیر بنگالی

آپ بھی شیخ محمد غوث گوالیاری کے خلفاء میں ہیں۔ آپ تمام علوم نقلیه اور فنون عقلیه سے فارغ تھے۔ نورالھدی ابوالکرامات کی نسل سے تھے۔ جو شیخ جلال‌الدین مجرد کے اجلهٔ خلفاء میں سے تھے۔ شیخ علی شیر بنگالی، شاہ محمد غوث سے بیعت و عقیدت رکھتے تھے۔ شرح نزھۃالارواح میں خود لکھا ہےکہ جب جوان ہوا تو حق پرستی اور خدا شناسی کے درد نے دل کو گدگدایا، طلب و شوق میں گھر سے نکل پڑا۔ ہر ایک شناسائے درد سے اپنا درد کہتا مگر مداوانه پاتا بالآخر:۔

''ایک رات قصبه اودھ میں اسی اندیشه کے اندر غنودگی پیدا ہوئی اور اس حالت میں غوث‌الاولیاء قدس اللہ سرہ کی مثالی صورت مشاہدہ کی۔ اس مشاہدے نے مجھ کو فریفته کردیا۔ اب ان

۴۴- محمد غوثی: گل زارابرار (اردو)، مطبوعه ۱۳۲۶ھ

Marfat.com

آرزؤں کا ھجوم ھوا کہ بیداری میں دولت ملازمت حاصل کی جاوے۔ اسی اثنا‌ٔ میں خبر ملی کہ غوث‌الاولیا‌ٔ آسودگان دھلی کی زیارت کے واسطے تشریف لائے ھیں یہ سنکر بے تامل شہر دھلی کی طرف روانہ ھوا۔ جب موضع کیلوکھری میں پہنچا تو عالم بیداری مین وھی صورت نظر آئی جو میں عالم مثال میں دیکھ چکا تھا۔ جب مدارج بیعت طے ھوئے تو مل گیا جس کی تلاش تھی اور دیکھ لیا جو ملتا نہ تھا۔ اس کے بعد میں نے چند سال آپ کے خدمت گذاروں میں کھڑے ھوکر بہت کچھ فیض حاصل کیا۔'' ۴۵

شیخ علی شیر بنگالی کا انتقال ۹۷۰ھ کے کچھ بعد احمدآباد میں ھوا۔ خوابگاہ وھیں ھے۔

شیخ صدرالدین ذاکر

مولانا محمد غوثی نے آپ کے حالات میں لکھا ھے کہ۔

''آپ شیخ شمس کے بیٹے ھیں، اور نام محمد ھے۔ زادبوم جانپانیر اور خوابگاہ بردورہ (بڑودہ) ھے۔ آپ کے آبائے کرام سوداگری کے ذریعہ گزر اوقات کرتے تھے۔ پچیس سال کی عمر میں ترک اور تجرید کی توفیق ھوئی۔ ۹۵۲ھ میں قطب‌الاقطاب غوث‌الاولیا‌ٔ کی خدمت میں پہنچ کر مرید ھوئے........جب آپ کے پیر بزرگوار نے گجرات سے گوالیار معاودت فرمائی تو آپ ھمراہ گئے۔ اور وھاں پر جواھرخمسہ کو تمام و کمال عمل میں لائے۔ بعدہ خلافت

۴۵۔ ایضاً، ص۔ ۳۰۹

Marfat.com

کا خرقه اور تمام مشهور سلسلوں کا اجازت نامه حاصل کر کے اپنے وطن میں رهنے کی اجازت لی، هجری ۹۸۹ھ میں آپ کا انتقال هوا'' ۴۶

شیخ شمس الدین شیرازی

آپ کا لقب اور تخلص زنده دل تها۔ شیراز کے رهنے والے تهے۔ فرمار وایان فارس کی نسل سے تهے۔ جب حکومت بنی اعمام کے هاتھ آئی تو آپ کے ساتھ انهوں نے اچها سلوک نهیں کیا۔ چار و ناچار والده کے مشورے سے ترک وطن کیا۔ والده نے دو نصیحتیں فرمائی تهیں:۔

''۱۔ اپنے دست بیعت سے ایسے بزرگ کا دامن پکڑنا جو زمانه کا قطب اور غوث هو۔''

''۲۔ جب تک زنده رهو واپس آنے کی کوشش نه کرنا۔''

چناں چه آپ لباس قلندرانه پهن کر عراق و عرب کی طرف روانه هوگئے۔ شهر شهر مرشد کامل کو تلاش کیا۔ وهاں سے جزیره دیو آئے یهاں ایک درویش سے ملاقات هوئی جو غوث الاولیاءؒ کے مرید تهے۔ ان کی صحبت میں جذب کی کیفیت پیدا هوئی۔

''اسی اثنا میں آپ کو اطلاع ملی که شیخ محمد غوث........ گوالیار سے هجرت فرما کر احمدآباد تشریف لے آئے هیں۔........ چناں چه وهاں سے آپ احمدآباد پهنچے اور شرف بیعت حاصل کیا۔ تهذیب و تکمیل کے بعد آپ کو باشندگان صوبه دکن کی رهنمائی کی اجازت ملی۔ مگر شیخ کی حیات میں آپ نے بیعت کرنے کی جرأت نه کی۔ وفات کے بعد شیخ عبدالغفور نامی جوان صالح کو بیعت کیا تها۔''

۴۶۔ ایضاً، ص۔ ۳۳۰

Marfat.com

مولانا محمد غوثی لکھتے ہیں کہ ایک سال بیچ کر کے شیخ کے روضہ مبارک کی زیارت کے لئے گوالیار آیا کرتے تھے۔ اور راستہ میں منڈو (مانڈو) میں ان کے محلہ میں قیام کرتے تھے۔ مولانائے موصوف علم تکسیر اور جفر میں شیخ شمس‌الدین کے شاگرد تھے۔

۹۸۶ھ سے گوالیار آنار ترک کردیا تھا۔ ۹۹۰ھ میں آپ نے انتقال فرمایا۔ (۳۷) شیخ عبدالغفور نے آپ کے بعد اس سلسلے کو چلایا۔

شیخ ودود اللہ شطاری

آپ شیخ معروف صدیقی کے بیٹے ہیں۔ اسم گرامی شیخ لاد ہے۔ ہمیشہ درویشانہ اور فقیرانہ بسر کی۔ آپ کے اسلاف کا سلسلہ نسب شیخ عبدالرحمان معنعن تک پہنچتا ہے۔ جو حضرت صدیق اکبر رضی‌اللہ عنہ کے پوتے ہیں۔

شیخ ودوداللہ سلسلہ شطاریہ میں شیخ محمد غوث سے بیعت تھے۔ کم و بیش بارہ سال اپنے پیر بزرگوار کی خدمت میں رہ‌کر شطاری مشرب کے اشغال و اذکار کا طریقہ اور اس کی دعوت کی سندلی۔ اور ان کو عمل میں بھی لائے۔

غوث‌الاولیاؒ نے جب گوالیار سے ہجرت فرمائی تو آپ بھی چلے آئے۔ اور چند سال قصبہ آشٹہ میں گوشہ‌نشیں رہے، ۹۷۳ھ میں ترک سکونت کر کے مالوہ سے خاندیس میں قصبہ جامود میں اقامت گزیں ہوئے۔

شیخ عیسیٰ جنداللہ نے بھی آپ کی زیارت کی تھی۔ چناں چہ تحریر فرماتے ہیں:۔

> ”ایک دفعہ مجھ کو کسی تقریب سے اپنے مرشد شیخ لشکر محمد عارف کے ہمرکاب جامود کے میدان میں جانے کا اتفاق ہوا

۳۷۔ ایضاً، ص۔ ۵ - ۳۵۴

تھا۔ وہاں شیخ ودوداللہ کی ملازمت بھی میسر ہوئی تھی۔ ہم نے ایک نورانی پیر دیکھا جس کی پیشانی سے ولایت و کرامت کے انوار دیکھنے والوں کی لظر کے سامنے عیاں تھے۔" ۴۸

آپ نے ۹۹۳ھ میں وفات پائی اور جامود (خالدیس) ہی میں مدفون ہوئے۔

شاہ منجھن

عبداللہ ابن قاضی خیرالدین کے فرزند رشید اور نجیب الطرفین تھے۔ آپ کے جدامجد خلاصۃالعلماء قاضی تاج‌الدین نحوی تھے اور نانا زبدۃالسادات قاضی سماءالدین دھلوی تھے۔ جو فتوی نویسی کے منصب عالی پر سرفراز تھے اور قتلغ خانی کے خطاب سے مشہور تھے۔

شاہ منجھن کے شیخ طریقت تاج‌العرفا شیخ تاج‌الدین بخاری ہیں۔ موصوف جب ہندوستان تشریف لائے تو غوث‌الاولیاء کے دامن سے وابستہ ہوگئے۔ اور شطاریہ سلسلے میں خرقہ خلافت و اجازت حاصل کیا۔

شیخ تاج‌الدین نے شاہ منجھن کو غوث‌الاولیاء کی خدمت میں رہنے کی ہدایت و سفارش کی تھی۔ چناں‌چہ شاہ منجھن نے غوث‌الاولیاء سے جواہرخمسہ پڑھی اور اس کو عمل میں لائے۔ غوث‌الاولیاء نے ازراہ‌کرم وہ خرقہ عطا فرمایا جوکوھستان چنار کے زمانہ ریاضت میں زیب تن فرماتے تھے۔ اس خرقہ کے متعلق مولانا محمد غوثی لکھتے ہیں:۔

"ہجری ۱۰۱۴ میں آپ کے فرزند ارجمند شیخ عثمان کے ہاتھوں راقم نے بھی اس خرقہ کی زیارت کی تھی۔" ۴۹

۴۸۔ ایضاً، ص۔ ۳۸۶

۴۹۔ ایضاً، ص۔ ۳۷۲

Marfat.com

شاہ منجھن، شیخ احمدی کے ہم درس تھے۔ تمام علوم متداولہ کا محققانہ درس دیتے تھے۔ حدود شرعیہ کا خاص لحاظ رکھتے تھے۔ پوری زندگی درس و تدریس، و مطالعہ و مراقبہ میں گذری، جس سال شیرخان سوری نے قلعہ رائےسین فتح کر کے اسلام آباد نام رکھا تھا اس سال آپ اپنے وطن لکھنوتی سے چل کر اس قلعہ میں تشریف لائے۔ اور ایک زمانہ تک اس قلعہ کی شیخ الاسلامی اور خانقاہ داری کے منصب پر فائز رہے۔ جب قلعہ مذکور پر ہنود کا قبضہ ہوا تو آپ وہاں سے ترک سکونت کر کے سارنگ پور (مالوہ) چلے آئے۔ اور یہاں مکان بنا لیا ان اطراف میں شاہ منجھن جیسا متبحر عالم موجود نہ تھا۔ بقول مولانا محمد غوثی :-

"آپ کے گرامی قدم کی برکت سے سارنگ پور شہر شیراز کی طرح دارالعلوم بن گیا اور بہت سے اہل کمال آدمیوں کے واسطے وہاں کی دامنگیر خاک سکونت کا باعث ہوئی۔" ۵۰

شاہ منجھن آخر میں آشٹہ میں گوشہ نشیں ہوگئے۔ یہ قصبہ سارنگ پور سے دو منزل کے فاصلے پر واقع ہے اور یہیں ماہ ربیع الاول ۱۰۰۱ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ ۵۱

مولانا محمد غوثی بھی شاہ منجھن کی زیارت سے مستفیض ہوئے تھے۔ گلزارابرار میں اس طرح ذکر کیا ہے :-

"جب ہجری ۹۸۶ میں مالک اقلیم، اکبر شاہ نے مالوہ کی طرف کوچ فرمایا تو صوبہ مالوہ کے تمام مشائخ ایک وجہ خاص سے لشکر میں فراہم کئے گئے۔ اس مجمعے میں راقم کو شاہ منجھن کی

۵۰- ایضاً، ص- ۳۷۲
۵۱- ایضاً، ص- ۳۷۳

Marfat.com

خدمت میں حاضری کا موقع ملا تھا۔ دیدار اور دست بوسی سے فیض پایا تھا۔" ۵۲

شیخ عبدالحئی جیوہ

شاہ محمد غوث کے اجلہ خلفاء میں ہیں۔ متوکلانہ زندگی بسر کی۔ تسلیم و رضا کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ شان بےنیازی یہاں تک تھی کہ ایک دن (بقول شیخ داؤد شطاری) حضرت شاہ محمد غوث نے کچھ غلہ آپ کے ہاں بھیجا، آپ نے لینے سے انکار کردیا، دوبارہ بھیجا گیا، پھر انکار کردیا، تیسری بار بھیجا تو ساتھ ہی یہ تہدیدی پیغام بھی آیا:-

"دفتر خلافت سے تمہارا نام کاٹ دوں گا!" ۵۳

مگر شیخ جیوہ نے، اپنے شیخ طریقت کو کیا متوکلانہ جواب دیا ہے، فرمایا:-

"پیر کی رہنمائی کی بدولت رد کے خوف کا اور قبول کی امید کا نقش، خاطر درویش سے بالکل دھو دیا گیا ہے۔ یہ تہدیدی پیغام بھی نقش برآب ہے۔" ۵۴

شاہ محمد غوث کے پاس جب یہ جواب پہنچا تو آپ خود شیخ جیوہ کی قیام گاہ پر تشریف لائے اور بغلگیر ہوکر ارشاد فرمایا:-

"عبدالحئی! استقامت اور ثابت قدمی کے منصب کا فرمان آج تمہارے نامی نام اور دستخط سے مکمل ہوگیا۔ اب تم الاستقامة فوق الکرامة کا علم، طریقت کی معرکہ آرائی میں نصب کرو اور

۵۲- ایضاً، ص- ۳۷۳

۵۳- ایضاً، ص- ۴۰۴

۵۴- ایضاً، ص- ۴۰۴

Marfat.com

فاستقم کما امرت کا تاج افعال کے سر پر اور فقر کی ہفت کشور کی سلطنت اپنے اوپر مسلم سمجھو۔'' ۵۵

گوالیار میں شیخ جیوہ کے دربار میں لوگوں کا اژدھام لگا رہتا تھا، اس سے وہ بہت تنگ دل تھے۔ اس لئے مجبوراً ترک وطن کرکے دھلی آئے۔ یہاں بھی وہی ھجوم رھنے لگا ناچار پانی پت روانہ ہوئے وھاں بھی یہی بھیڑ بھاڑ رہی آخرکار دریائے جمنا کے کنارے قصبہ بدولی میں گوشہ نشین ہوگئے اور غالباً یہیں وفات پائی۔

المختصر شاہ محمد غوث کے خلفاء اور مریدین ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ چناں چہ گوالیار میں موصوف کے فرزند شیخ عبداللہ (م۔ ۱۰۲۱ھ/۱۶۱۲ء) مسند نشین ہوئے۔ شیخ مبارک اور شیخ بدیع الزمان سمرقندی بھی یہیں تھے۔ موصوف نے شاہ محمد غوث کی تصانیف ''کلید مخازن'' اور ''کنزالوحدہ'' پر حواشی لکھے اور تعلیقات لگائیں۔ اکبرآباد میں شاہ محمد غوث کے دوسرے فرزند شیخ نورالدین ضیاءاللہ (م۔ ۱۰۰۶ھ/۱۵۹۲ء) مسند نشین تھے۔ شیخ عبداللہ صوفی بھی یہیں تھے۔ برھان پور (خاندیس) میں شیخ اکمل الدین برھان، شیخ لشکر محمد عارف (م۔ ۹۹۳ھ/۱۵۸۵ء) اور سراج محمد بنیانی سلسلے کی اشاعت فرما رہے تھے۔ بڑودہ میں شیخ صدرالدین محمد شمس ذاکر (م۔ ۹۸۹ھ/۱۵۸۱ء) اور شیخ حبیب شطاری فیض رساں تھے۔ احمدآباد میں شاہ محمد غوث کے دو صاحب زادگان شیخ اویس اور شیخ اسماعیل رونق افروز تھے۔ اعاظم خلفاء میں شیخ وجیہ الدین علوی اور شیخ علی شیر بنگالی مستفیض فرمارہے تھے۔ سنبھل میں شیخ محمد عاشق، اجمیر میں مولانا عبدالفتاح ناگوری، سرھند میں شیخ محمد جمالی، کالپی میں شیخ جلال واصل، بدولی میں شیخ جیوہ عبدالحئی، بیجاپور میں شیخ شمس الدین شیرازی، اجین (مالوہ) شیخ احمد متوکل اور شیخ عالم، سارنگ پور

۵۵۔ ایضاً، ص۔ ۶-۴۰۵

Marfat.com

میں شیخ منجھن، غرض سارے اطراف واکناف میں خلفاء پھیلے ہوئے تھےاور سلسلہ شطاریہ کی اشاعت پورے آب و تاب کے ساتھ ہو رہی تھی۔ شاہ وجیہ‌الدین (م- ۹۹۸ھ/۱۵۸۹ء) کے خلیفہ شیخ صبغت اللہ بروجی (م- ۱۰۱۵ھ/۱۶۰۶ء) نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور اس سلسلہ کو حجاز میں پھیلایا۔

★

Marfat.com

ضمیمہ

(شجرات)

شجرۂ نسب | شیخ محمد غوث بن سید ظہیرالدین ثانی بن سید عبداللطیف بن سید معین الدین قتال بن سید خطیرالدین آتشی بن سید بایزید پارسا بن سید فریدالدین عطار نیشاپوری بن سید ابواسماعیل ثانی بن احمد صادق ثانی بن سید نجم الدین بن سید تقی الدین بن سید نورالدین بن سید ابابکر بن سید عبداللہ بن سید اسماعیل بن امام جعفر صادق بن سید امام باقر بن امام زین العابد بن بن امام حسین بن امام علی مرتضی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب۔

شاہ محمد غوث علیہ الرحمہ کے اخلاف کا تفصیلی شجرہ تو نہ مل سکا البتہ موصوف کے بڑے صاحب زادے شاہ عبداللہ (م۔ ۱۰۲۱ھ/۱۶۱۲ء) کی اس ایک شاخ کا شجرہ جس میں درگاہ غوث الاولیاء کا منصب سجادگی منتقل ہوتا چلا آیا ہے سید خطیرالدین صاحب نے عنایت فرمایا ہے جو موصوف کی اولاد میں ہیں۔ یہ شجرہ یہاں نقل کیا جاتا ہے:۔

شاہ محمد غوث

|

شیخ عبداللہ

|

شیخ وجیہ الدین محمد

|

(آگے ملاحظہ فرمائیں)

Marfat.com

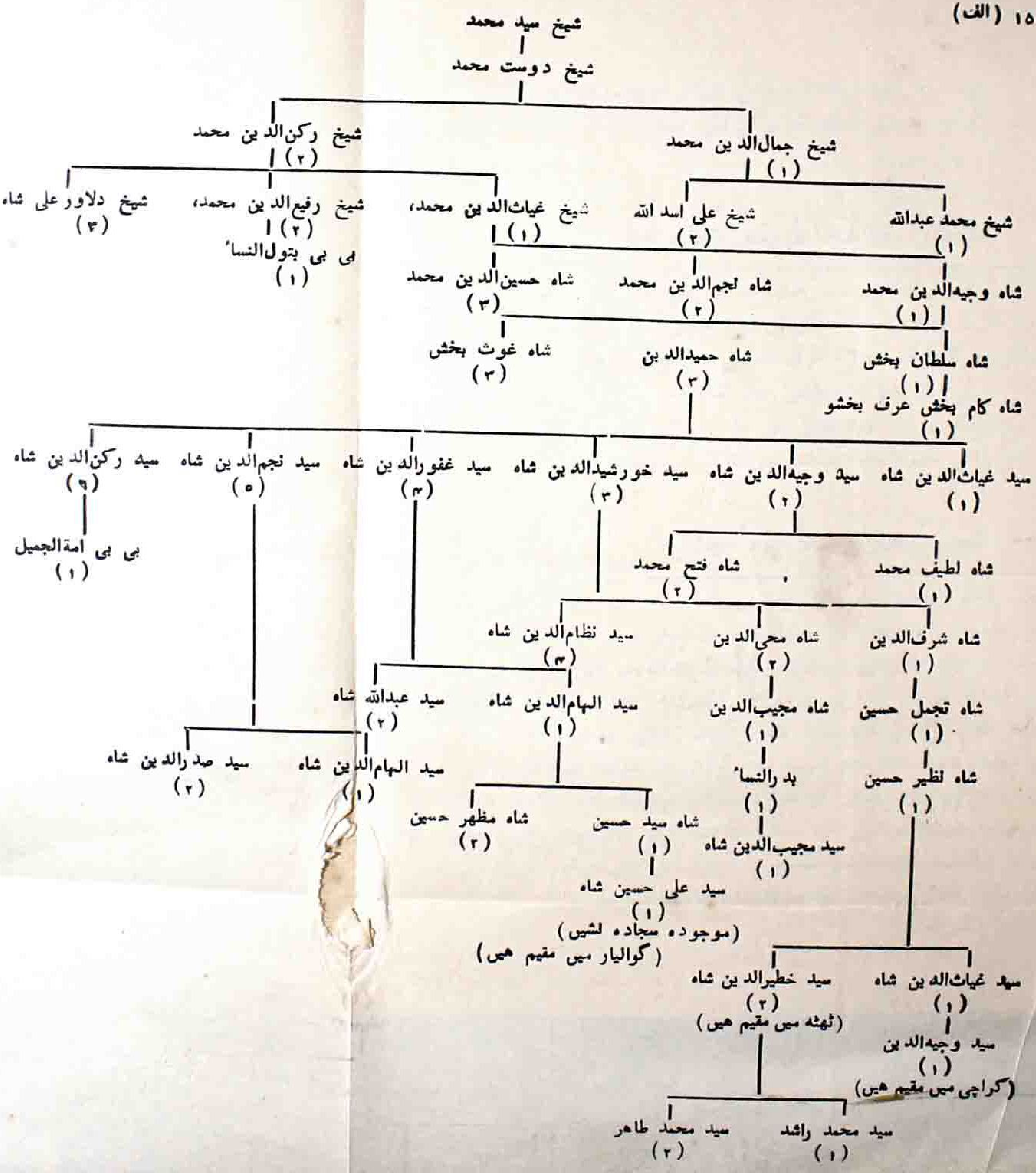

شیخ سید محمد
شیخ دوست محمد
شیخ جمال الدین محمد (۱)
شیخ رکن الدین محمد (۲)
شیخ محمد عبداللہ (۱)
شیخ علی اسد اللہ (۲)
شیخ غیاث الدین محمد، (۱)
شیخ رفیع الدین محمد، (۲)
شیخ دلاور علی شاہ (۳)
بی بی بتول النساء (۱)
شاہ وجیہ الدین محمد (۱)
شاہ نجم الدین محمد (۲)
شاہ حسین الدین محمد (۳)
شاہ سلطان بخش (۱)
شاہ حمید الدین (۲)
شاہ غوث بخش (۳)
شاہ کام بخش عرف بخشو (۱)
سید غیاث الدین شاہ (۱)
سید وجیہ الدین شاہ (۲)
سید خورشید الدین شاہ (۳)
سید غفور الدین شاہ (۴)
سید نجم الدین شاہ (۵)
سید رکن الدین شاہ (۶)
بی بی امۃ الجمیل (۱)
شاہ لطیف محمد (۱)
شاہ فتح محمد (۲)
شاہ شرف الدین (۱)
شاہ محی الدین (۲)
سید نظام الدین شاہ (۳)
شاہ تجمل حسین (۱)
شاہ مجیب الدین (۱)
سید الہام الدین شاہ (۱)
سید عبداللہ شاہ (۲)
سید الہام الدین شاہ (۱)
سید صدر الدین شاہ (۲)
شاہ لظیر حسین (۱)
بدر النساء (۱)
شاہ سید حسین (۱)
شاہ مظہر حسین (۲)
سید مجیب الدین شاہ (۱)
سید علی حسین شاہ (۱)
(موجودہ سجادہ نشین)
(گوالیار میں مقیم ہیں)
سید غیاث الدین شاہ (۱)
سید خطیر الدین شاہ (۲)
(ٹھٹھہ میں مقیم ہیں)
سید وجیہ الدین (۱)
(کراچی میں مقیم ہیں)
سید محمد راشد (۱)
سید محمد طاہر (۲)

Marfat.com

شاہ محمد غوث علیہ الرحمہ نے اوراد غوثیہ (۱۰۴۲/۹۴۹) میں مختلف سلاسل کے شجرہ ہائے خلافت تحریر کئے ہیں، یہاں خاص خاص سلسلوں کے شجرے نقل کئے جاتے ہیں:-

شجرۂ خلافت طریقۂ شطاریہ

شیخ محمد غوث عن ظہور حاجی حضور عن شاہ ابوالفتح ہدایت اللہ عن شیخ قاضن عن شیخ عبداللہ عن شیخ محمد عارف عن شیخ محمد عاشق عن شیخ خداقلی ما وراءالنہری عن شیخ ابوالحسن خرقانی عن ابوالمظفر مولانا ترک طوسی عن شیخ خواجہ اعز عشقی عن خواجہ محمد مغربی عن بایزید بسطامی عن امام جعفر صادق عن امام محمد باقر عن امام زین العابدین عن امام حسین عن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم عن رسالت پناہی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔

شجرۂ خلافت طریقۂ چشتیہ

شیخ محمد غوث عن شیخ ظہور حاجی حضور عن شیخ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست عن شیخ قاضن عن شیخ محمد ابن غیاث عن شیخ معین الاسلام عن شیخ حسام الدین عن شیخ نور قطب العالم عن شیخ علاءالحق عن شیخ سراج الدین عثمان عن شیخ نظام الدین اولیاء عن شیخ فریدالدین شکرگنج عن خواجہ قطب الدین عن خواجہ معین الدین چشتی عن خواجہ عثمان ہارونی عن خواجہ حاجی شریف زلدانی عن حضرت مودود چشتی عن خواجہ یوسف چشتی عن خواجہ محمد چشتی عن خواجہ احمد قطب الدین چشتی عن خواجہ ابواسحاق چشتی عن خواجہ ممشاد ابواسحاق عن خواجہ ہبیرۃالبصری عن خواجہ حذیفہ مرعشی عن سلطان ابراہیم ادہم عن خواجہ فضیل عیاض عن خواجہ عبدالواحد ابن زید عن خواجہ حسن بصری عن حضرت امام علی ابن ابی طالب عن رسالت پناہی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

Marfat.com

شجرهٔ خلافت طریقهٔ سہروردیہ

شیخ محمد غوث عن شیخ ظہور حاجی حضور عن ابوالفتح ہدایت‌اللہ سرمست عن شیخ قاضن عن شیخ رکن الدین عن شیخ تاج‌الدین عن مخدوم جہانیاں سید جلال بخاری عن شیخ رکن الدین ابوالفتح بہاءالدین عن شیخ صدرالدین ابوالفضل بہاءالدین عن شیخ ابوالبرکات بہاءالدین ذکریا عن شیخ‌الشیوخ شیخ شہاب‌الدین سہروردی عن شیخ ضیاءالدین ابو نجیب عن خواجہ وجیہ‌الدین ابو حفص عن شیخ محمد المعروف بعمویہ عن شیخ احمد اسود عن شیخ ممشاد علوی عن خواجہ جنید بغدادی عن خواجہ سری سقطی عن معروف کرخی عن خواجہ حبیب عجمی عن خواجہ حسن بصری عن حضرت امام علی ابن ابی طالب عن رسالت پناہی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و سلم۔

شجرهٔ خلافت طریقهٔ قادریہ

شیخ محمد غوث عن شیخ ظہور حاجی حضور عن شیخ ابوالفتح ہدایت‌اللہ سرمست عن شیخ قاضن عن شیخ عبدالوہاب عن شیخ عبدالرؤف عن شیخ محمود عن شیخ عبدالغفار صدیقی عن شیخ محمد عن شیخ علی حسینی عن شیخ جعفر احمد حسینی عن شیخ ابراہیم حسینی عن شیخ عبداللہ حسینی عن شیخ عبدالرزاق عن غوث‌الاسلام سید محی‌الدین عبدالقادر جیلانی عن غوث الاسلام ابو سعید بن مبارک مخزومی عن شیخ ابوالحسن علی القریشی عن شیخ یوسف بن یوسف طرطوسی عن شیخ احمد عبدالعزیز الیمنی عن ابوالقاسم عباس احمد یمنی عن شیخ ابوبکر عبداللہ شبلی عن خواجہ جنید بغدادی عن خواجہ سری سقطی عن خواجہ معروف کرخی عن امام علی موسی‌الرضا عن حضرت موسی کاظم عن امام جعفر صادق عن امام محمد باقر عن امام زین‌العابدین عن امام حسین عن امیرالمومنین علی مرتضی عن رسالت پناہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و سلم۔

Marfat.com

شجرۂ خلافت طریقۂ فردوسیہ

شیخ محمد غوث عن شیخ ظہور حاجی حصور عن ابوالفتح ہدایت‌اللہ سرمست عن شیخ کریم‌الدین عن شیخ جمال‌الدین عن شیخ محمد علا عن حضرت علا بدایونی عن شیخ شرف‌الدین یحیی منیری عن شیخ نجیب‌الدین فردوسی عن شیخ رکن‌الدین عن شیخ بدرالدین سمرقندی عن خواجہ سیف‌الدین باخرزی عن خواجہ نجم‌الدین کبری عن شیخ ضیاءالدین ابو نجیب عن شیخ وجیہ‌الدین ابو حفص عن شیخ محمد بن عبداللہ المعروف بعمویہ عن شیخ احمد اسود عن خواجہ ممشاد علوی عن خواجہ جنید بغدادی عن شیخ سری سقطی عن خواجہ معروف کرخی عن امام علی موسی رضا عن امام موسی کاظم عن امام جعفر صادق عن امام محمد باقر عن امام زین‌العابدین عن امام حسین عن حضرت امام علی ابن ابی طالب عن حضرت رسالت پناہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔

شجرۂ خلافت طریقۂ اویسیہ

شیخ محمد غوث عن شیخ ظہور حاجی حصور عن شیخ علی شیرازی عن شیخ عبداللہ مصری عن حضرت خواجہ اویس قرنی عن حضرت رسالت پناہی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔

★

Marfat.com

اشاریه

(رجال)

محمد، (صلی اللہ علیہ و سلم) : ۸، ۹۹، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۵۶-۱۵۸

ا

ابابکر، سید : ۱۵۵

ابراهیم، ادهم، سلطان : ۱۵۶

ابراهیم افغان : ۳۲

ابراهیم حسینی، شیخ : ۱۵۷

ابراهیم حاجی، محدث : ۱۲۹

ابراهیم، سلطان : ۱۰۶، ۱۰۷

ابراهیم، شیخ : ۱۱۳

ابراهیم قاری، شیخ : ۱۳۵

ابراهیم میان، شیخ : ۱۳۲

ابو اسحاق چشتی، خواجه : ۱۵۶

ابو اسحاق، خواجه : ۱۵۶

ابو اسمعیل ثانی : ۱۵۵

ابو الحسن، شیخ : ۱۲۹

ابو الحسن خرقانی، شیخ : ۱۵۶

ابو الخیر خراسالی، شیخ : ۱۲۸

ابو الخیر سرمست : ۱۷

ابو الخیر، شیخ : ۹۶

ابو الخیر، شیخ : ۱۳۱

ابو الخیر مبارک خضر : ۹۵

ابو الفتح، شاه : ۱۷

ابو الفضل، شیخ : ۵۵، ۷۵، ۸۵، ۸۹، ۹۰، ۱۳۸

ابو الغیاث، شیخ : ۱۳۰

ابو المظفر ترک طوسی، مولانا : ۱۵۶

ابو النبی، (امام الدین محمد عارف) : ۱۰۷

ابو سعید عرب، شیخ : ۱۲۹

ابو سعید، غوث الاسلام : ۱۵۷

ابو طاهر، شیخ : ۱۱۳

Marfat.com

ابی طالب : ۱۵٦-۱۵۸

احسن الله، خواجه : ۱۳۰

احمد : ۸

احمد اسود، شیخ : ۱۵٦

احمدالدین : ۱۹

احمد، خواجه : ۱۲

احمد، خواجه : ۳۲

احمد دانا، شیخ : ۱۲۷

احمد سید : ۳٦

احمد سیاه، شیخ : ۱۲۸

احمد سید عاشق : ۱۲۸

احمد سید : ۱۳۰

احمد سید : ۱۳۰

احمد شیخ دانا : ۳۷

احمد شناوی، شیخ : ۱۰٦، ۱۰۷، ۱۱۳

احمد شهاب‌الدین، شیخ : ۱۲۹

احمد صادق ثانی : ۱۵۵

احمد عبدالعزیز الیمنی : ۱۵۷

احمد غواص، مخدوم : ۱۲۹

احمد غازی پوری، شیخ : ۱۲۹

احمد قشاشی، شیخ : ۱۱۳

احمد کبیر، سید : ۳٦

احمد قطب‌الدین، خواجه : ۱۵٦

احمد متوکل، شیخ : ۱۵۳

احمد بیجاپوری، ملا : ۱۲۹

احمدی، شیخ : ۱۵۱

اخوند، مرزا : ۹۲

ارزالی، شیخ، (شاه یدالله) : ۱۲۸

اسپونر، (Spooner) : ۸۱

اسلام شاه : ۵۱

اسمعیل، سید (بن عبدالله) : ۱۵۵

اسمعیل سید : ۸۲، ۸۳، ۹٦، ۱۵۳
(بن محمد غوث)

اسمعیل، شیخ : ۲۸

اسمعیل فرحی : ۱۴۳

اسمعیل، ملا : ۱۴۵

اشرف علی، سید : ۱۳۱

آصف خان : ۹۲، ۹۳

اعجازالحق قدوسی، مولانا: ۱۳۳

اعز عشقی، خواجه: ۱۵۶

آفتاب، سید: ۱۳۱

اکبر شامی، شیخ: ۱۲۹

اکمل‌الدین برهان، شیخ: ۱۵۳

الله بخش، شیخ: ۱۳۱

الله داد، شیخ: ۱۳۰

الله یار، شیخ: ۱۳۰

الهام‌الدین، (بن نجم‌الدین شاه): ۱۵۵-الف

الہام‌الدین شاہ، (بن غفورالدین): ۱۵۵-الف

امان الله، شیخ: ۱۳۱

امام‌الدین احمد، سید، : ۱۳۲

امام‌الدین محمد عارف العثمانی: ۱۰۷

امام بخش: ۳۱

امة‌الجمیل، بی بی: ۱۵۵-الف

امداد حسین، سید: ۱۳۱

امیر شاہ میر شیرازی: ۹۵

انتظام‌الله شہابی، مفتی: ۵۹

انعام الله، شیخ: ۱۳۰

انعام الله، عرب: ۱۲۹

اوحد، سید: ۳۲

اویس، (بن محمد غوث) ۸۲، ۸۳،- ۹۵، ۹۶، ۱۲۶، ۱۵۳

اویس قرنی، خواجه: ۱۵۸

اہل الله: ۷

ایچ - ایم - ایلیٹ، (*H.M. Elliot*): ۶۷

ب

بابا اسحاق مغربی، حضرت: ۱۳۹

باختر جنگ: ۵۸

باقر امام: ۱۵۶

با یزید بسطامی: ۱، ۱۳، ۱۵۶

با یزید پارسا: ۱، ۱۵۵

ببر علی، سید: ۱۳۱

بتول‌النساء، بی بی: ۱۵۵-الف

بدرالدین سمرقندی، شیخ: ۱۵۸

بدرالنساء: ۱۵۵-الف

بدوح، شیخ: ۱۳۱

بده، سید: ۳۶

Marfat.com

بدیع الدین جیلانی، شیخ : ۲۳، ۱۲۴

بدیع الزمان سمرقندی، شیخ : ۱۵۳

برائنرڈ، (*Broinered*) : ۸۱

بروکلمن، (*Brockelmann*) : ۱۰۲

برہان لملک : ۱۰۶، ۱۰۷

بقاءاللہ، سید : ۱۳۰

بندگی احمد، خواجہ : ۳۱

بندو، شیخ : ۱۳۱

بو بو راستی : ۱۳۲

بہاری مل، راجہ : ۷۷

بہاءالدین، ابوالفتح : ۱۵۶

بہاءالدین، ابوالفضل : ۱۵۷

بہاءالدین جونپوری، شیخ : ۱۲۹

بہاءالدین زکریا : ۱۵۶

بہاءالدین زکریا، شیخ : ۱۲۹

بہلول، شیخ : ۶۸

بیرم خان : ۵۵، ۶۸، ۶۹، ۷۱، ۱۲۰

بیربر، راجہ : ۷۵

پ

پیٹر ہارڈی، (*Peter Hardy*) : ۳۸

پھول، شیخ : ۶، ۹، ۱۵، ۱۶، ۱۸، ۳۷

پیر محمد، شیخ : ۱۳۱

ت

تاتار خاں : ۴۳-۴۵

تاج الدین بخاری، شیخ : ۱۵۰

تاج الدین، شیخ : ۱۲۸

تاج الدین، شیخ : ۱۵۶

تاج الدین قاضی لحوی : ۱۵۰

تاراچند ڈاکٹر : ۳۸

تان سین، میاں : ۷۵، ۱۳۰

ترلوچن داس : ۷۵

تجمل حسین، شاہ : ۱۵۵ الف

تقی الدین، سید : ۱۵۵

تھامس ولیم بیل،
(*Thomas William Beale*) : ۱،
۱۶، ۱، ۲، ۲۲، ۵۶، ۷۳، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۳۸

Marfat.com

تھیوڈر ڈی بیری، (Theodre de Bary) : ۱۶، ۳۸

ٹ

ٹوڈر مل، راجہ : ۷۸، ۷۹

ٹیپو سلطان : ۱۱، ۱۱۱

ٹی، ڈبلیو، آرنلڈ، (T.W. Arnold) : ۳۶، ۳۷

ج

جامی، مولوی : ۹۳

جان سن، (Johnson) : ۱۱۱

جعفر احمد حسینی، شیخ : ۱۵۷

جعفر صادق، امام : ۱۵۵-۱۵۸

جلال الدین احمد : ۹۰

جلال الدین دوانی، مولانا : ۹۵، ۱۳۳

جلال الدین شیخ : ۱۳۶

جلال الدین عبدالقاہر، شیخ : ۱۲۸

جلال الدین محمد اکبر بادشاہ : ۲۰، ۲۱، ۳۰، ۳۱، ۳۷، ۵۲-۵۵، ۶۷-۶۹، ۷۱، ۷۳، ۷۵، ۷۷، ۷۸، ۸۰، ۸۳، ۸۵، ۸۶، ۸۸، ۹۰، ۹۲، ۹۷

جلال الدین موحد : ۱۲۹

جلال بخاری، سید (مخدوم جہانیاں) : ۱۵۷

جلال تھالیسری، شیخ : ۷۸، ۷۹

جلال خاں : ۵۱

جلال واصل شیخ : ۱۵۳

جمال الدین، شیخ : ۱۵۸

جمال الدین محمد، شیخ : ۱۵۵ الف

جمال، شیخ (محبوب اللہ) : ۱۲۷

جمال کوھی، شیخ : ۱۲۹

جمال ھانسوی، شیخ : ۱۲۹

جمیل الدین، سید : ۱۳۰

جنید بغدادی، شیخ : ۱۵۷، ۱۵۸

جوھر آفتابچی : ۱۵، ۱۶

جہاں گیر : ۷

جیا شادی خاں، شیخ : ۱۳۰

جیا شیخ، (اھل اللہ) : ۱۲۸

جیمس ھسٹنگس، (James Hastings) : ۳۷

Marfat.com

چ

چھنگا، شیخ : ۱۳۱

ح

حاجی خلیفہ : ۱۰۵
حامد بن فضل اللہ، (جمالی دہلوی) : ۱۳۲
حبیب، شیخ : ۱۵۳
حبیب عجمی، خواجہ : ۱۰۷
حتو، شیخ : ۱۳۱
حذیفہ مرعشی، خواجہ : ۱۵۶
حسام الدین راشدی، پیر : ۵۷
حسام الدین، شیخ : ۱۵۶
حسن بصری، خواجہ : ۱۵۶، ۱۵۷
حسن ترکمانی، خواجہ : ۱۳۰
حسن دانشمند، سید : ۱۳۰
حسن بن موسی، شیخ : ۱۲۶
حسن صاحب دعوت، شیخ : ۱۲۸
حسن مکی، شیخ : ۱۲۹
حسین الدین محمد شاہ : ۱۰۵-الف
حسین، امام : ۱۵۶-۱۵۸
حسین خواجہ، ناگوری : ۲۸
حسین سید، شاہ : ۱۰۵-الف
حسین شیخ سرمست : ۲۸
حسین ناگوری، شیخ : ۱۲۹
حفیظ اللہ، شیخ : ۱۳۰
حفیظہ، بی بی : ۸۲
حمیدالدین حصور، شیخ : ۷-۱۰، ۱۳-۱۵، ۱۸-۲۰، ۲۲، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۳۸، ۳۹، ۴۱، ۱۱۲، ۱۵۵-۱۵۸
حمیدالدین شاہ : ۵۵-الف
حمیدالدین محمد، غوث : ۵۳
حیدری، سید : ۱۳۰

خ

خان جہاں : ۴۵
خان خاناں : ۴۷
خانون، خواجہ : ۲۸، ۲۹-۳۲، ۳۳-۳۶
خدا بخش : ۱۱۲

Marfat.com

خدا بخش، قاضی : ۲۵

خداقلی ماوراءالنهری، شیخ : ۱۰۶

خطیرالدین، (بن بایزید): ۹، ۱۰۰، ۱۵۵

خطیرالدین، (بن لطیف): ۱، ۳، ۱۰۰، ۱۵۵

خطیرالدین، سید (بن نظیر حسین) : ۳۵، ۵۲، ۱۵۵، ۱۵۵-الف

خواجه جهاں : ۹۶

خواجه عالم، شیخ : ۱۳۰

خورشیدالدین، شاہ : ۱۵۵-الف

خلیق احمد نظامی، پروفیسر : ۱۲۶

د

دارا شکوہ : ۶۳

داراب خاں : ۱۳۲، ۱۳۳

دان اللہ، شیخ : ۱۳۱

دانیال، شہزادہ : ۸۸

داؤد، شیخ : ۱۵۱

داؤد موحد، شیخ : ۱۲۸

درمنگت : ۵۵

دوار کاناتھ شیوپوری : ۸۱

دوست علی، سید : ۱۳۰

دوست محمد، شیخ : ۱۳۱

دوست محمد، شیخ : ۱۵۵-الف

دلاور علی شاہ، شیخ : ۱۵۵ الف

دھرت شاہ مجذوب : ۱۳۰

ذ

ذکاءاللہ، مولوی : ۴۷

ر

رانا سانگا : ۵۴

رام چند، راجہ : ۷۵

رکن‌الدین، شاہ : ۱۵

رکن‌الدین‌شاہ، سید : ۱۵۵-الف

رکن‌الدین، شیخ : ۱۵۶، ۱۵۸

رکن‌الدین محمد، شیخ : ۱۵۵-الف

رکن‌الدین، قاضی : ۲۵، ۲۶

رحمان علی، مولانا : ۵۹، ۶۲، ۱۰۶، ۱۳۱

رحمت‌اللہ عرب، شیخ : ۱۲۹

Marfat.com

رحیم داد خاں : ۴۳، ۴۵، ۴۶

رحیمہ، بی بی : ۸۲

رفیع الدین محمد، شیخ : ۱۰۵ ــ الف

ز

زاہدہ، بی بی : ۸۲

زبید احمد، ڈاکٹر : ۱۰۳، ۱۰۷، ۱۱۲، ۱۴۰

زین العابدین، امام : ۱۰۵ــ۱۰۸

زین خاں : ۵۷

س

سراج الدین، شیخ : ۱۲۶

سراج الدین، شیخ : ۱۲۹

سراج الدین عبداللہ، شیخ : ۱۳۱

سراج الدین عثمان، شیخ : ۱۲۶، ۱۵۶

سراج محمد بنیانی : ۱۵۳

سرسقطی، خواجہ : ۱۵۷

سعداللہ، شیخ : ۱۲۸

سعداللہ بردوانی، شیخ : ۱۳۰

سعیدالدین کابلی، شیخ : ۱۳۰

سکندر، شیخ : ۲۵، ۲۷

سکندر بن محمد : ۱۳، ۶۲، ۶۳

سلطان بخش، شاہ : ۱۰۵ ــ الف

سلطان سید : ۱۲۹

سلطان صوفی : ۴۲

سلطان محمود ثانی گجراتی: ۵۹، ۶۱، ۶۲، ۶۶، ۹۵

سلیمان ندوی، سید : ۱۱۰

سماءالدین شاہ دہلوی : ۱۳۹

سماءالدین قاضی شیخ : ۱۵۰

سی۔ اے۔ اسٹوری، (C A. Storey) : ۱۰۲، ۱۰۹

سید بدہ : ۳۶

سید شاہ : ۱۷

سیف الدین، (سیف اللہ) : ۱۲۸

سیف الدین باخرزی، خواجہ : ۱۵۸

ش

شاہ باز برواز، سید : ۱۳۱

شاہد میر : ۸۲

Marfat.com

شاہ رخ مرزا: ۸۵

شاہ رخ میر: ۹۵

شاہ عالم: ۱۹، ۲۰، ۳۱

شاہ فاروقی: ۱۴۴

شاہ منجھن: ۱۳۲، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۴

شرف‌الدین شاہ: ۱۵۵-الف

شرف‌الدین یحییٰ منیری، شیخ: ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۵۸

شریف زندانی، حاجی: ۱۵۶

شکراللہ، شیخ: ۱۳۰

شمس، شیخ: ۱۴۷

شمس‌الحق، خواجہ (تارک دنیا): ۱۳۰

شمس‌الدین زندہ دل: ۱۳۱

شمس لدین شیرازی، شیخ: ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۳

شمس‌اللہ قادری، حکیم: ۱۴۱

شمس انصاری المقدسی: ۲۶

شودھا، سید: ۱۳۱

شہاب‌الدین سہروردی، شیخ: ۱۳، ۱۵۷

شہاب‌الدین، شیخ: ۱۲۹

شیخاً، سید: ۱۳۱

شیر شاہ سوری، (شیر خان): ۱۶، ۵۱، ۵۶، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۵، ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۵۱

شیر علی بنگالی: ۶۵

شیر علی قانع تتوی: ۵۷

ص

صالح محمد، مولوی: ۱۲۱

صبغۃ اللہ البروجی، شیخ: ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۵۴

صدرالدین ذاکر، شیخ: ۱۳۲، ۱۴۷، ۱۵۳

صدرالدین شاہ، سید: ۱۵۵-الف

صدرالدین، قاضی: ۱۲۹

صدرالدین محمد شیرازی: ۹۵

صدرالذاکرین، پیر: ۱۳۶

صدیق، ابوبکر (رضی اللہ عنہ): ۸، ۳۸، ۱۴۹

صدیق حسن خاں، نواب: ۱۰۶

صدیقی: ۵

صفی احمد: ۱۱۲

Marfat.com

ض

ضیاءالدین، ابو نجیب: ۱۵۷

ضیاءاللہ میرٹھی، شیخ: ۱۲۹

ط

طاہر محدث، شیخ: ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵

ظ

ظہورالدین، سید: ۱۳۱

ظہیرالدین محمد بابر بادشاہ: ۴۲-۴۶، ۵۵

ظہوراللہ، شیخ: ۱۳۱

ع

عالم حاجی، خواجہ: ۱۲۸

عالم، شیخ: ۱۵۳

عالم گل بہاری، مولانا: ۱۳۵

عباس احمد یمنی، (ابوالقاسم): ۱۵۷

عبدالاول، میر: ۱۲۳

عبدالباقی نہاوندی، ملا: ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴

عبدالجلیل گجراتی، سید: ۱۲۹

عبدالحئی جیوہ، شیخ: ۱۵۲، ۱۵۳

عبدالحئی الحسنی لکھنوی: ۱۳، ۱۴، ۱۰۶، ۱۳۷، ۱۳۸

عبدالحق محدث، شیخ: ۱۶، ۱۸، ۱۹، ۲۸، ۳۲، ۴۱، ۱۲۶، ۱۳۵، ۱۳۶

عبدالحق، مولوی: ۲۳، ۱۳۶، ۱۴۱

عبدالحکیم: ۱۲

عبدالرحیم: ۲۱

عبدالرحیم خان خاناں: ۱۴۲، ۱۴۳

عبدالرحمان، شیخ: ۱۲۹

عبدالرحمان معنعن، شیخ: ۱۴۹

عبدالرسول، شیخ: ۱۲۹

عبدالرزاق، شیخ: ۱۲۹

عبدالرزاق، شیخ: ۱۵۷

عبدالرؤف، شیخ: ۱۵۷

عبدالسلام، شیخ: ۱۲۹

عبدالعزیز، چودھری: ۱۱۲

Marfat.com

عبدالغفور جنگلی : ۱۳۰

عبدالغفور، شیخ : ۱۴۸، ۱۴۹

عبدالغفار صدیقی، شیخ : ۱۵۷

عبدالفتح قطب، شیخ : ۱۲۹

عبدالفتاح ناگوری، مولانا : ۱۵۳

عبدالقادر بدایونی، ملا : ۱۸، ۴۷، ۵۲، ۵۶، ۶۱، ۶۲، ۶۶، ۶۷-۷۰، ۷۳، ۷۴، ۷۷، ۷۹، ۸۳، ۹۰-۹۲، ۹۴، ۹۶، ۱۲۰، ۱۲۷، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۴۱

عبدالقادر ثانی، شیخ : ۱۲۹

عبدالقادر گیلانی، شیخ : ۱۸، ۱۵۷

عبدالقادر، سید : ۱۲۹

عبدالکریم، شیخ : ۱۲۹

عبدالکریم مشهدی، شیخ : ۱۲۹

عبدالله ابوبکر شیخ : ۱۲۹

عبدالله احرار، خواجه : ۱۲۹

عبدالله بغدادی، شیخ : ۱۲۹

عبدالله بهکه، شیخ : ۱۳۰

عبدالله حسینی، شیخ : ۱۵۷

عبدالله، سید (بن اسمعیل) : ۱۵۵

عبدالله، شاه : ۵۴

عبدالله شبلی، (ابوبکر) : ۱۵۷

عبدالله شطاری، شیخ : ۱۳، ۱۴، ۱۸

عبدالله، شیخ : ۱۵۶

عبدالله، شیخ (بن محمد غوث) : ۴۷، ۷۷، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۹۱، ۱۵۳، ۱۵۵

عبدالله، شیخ، (گنج بخش) : ۱۳۱

عبدالله صوفی، شیخ : ۱۵۳

عبدالله عرب، شیخ : ۱۲۹

عبدالله عشقی، شیخ : ۱۲۹

عبدالله عمر، سید : ۱۲۹

عبدالله، (بن قاضی خیرالدین) : ۱۵۰

عبدالله قندهاری، شیخ : ۱۲۹

عبدالله مصری، شیخ : ۱۵۸

عبداللطیف، (بن معین‌الدین قتال) : ۱، ۱۰۰، ۱۵۵

عبداللطیف، شیخ : ۱۱۱

عبدالمجید مجذوب، شیخ : ۱۳۰

Marfat.com

عبدالمقتدر: ۱۰۱، ۱۰۷
عبدالملک، شیخ: ۱۲۹
عبدالنبی، شیخ: ۱۳۰
عبدالواحد، خواجه: ۱۵۶
عبدالوحید شیخ: ۱۳۰
عبدالودود، شیخ: ۱۳۰
عبدالوهاب، شیخ: ۱۵۷
عثمان اکبرآبادی، شیخ: ۱۳۰
عثمان بوبکانی، شیخ: ۱۳۵
عثمان هارونی، خواجه ۱۵۶
عثمان، شیخ: ۱۵۰
عزیزالدین، شیخ: ۱۳۰
عزیزالدین، شیخ: ۱۲۹
عطاءالله، شیخ: ۱۲۱
عطاءالله طاقی، شیخ: ۱۲۹
عطاءالله کنج نشین، شیخ: ۱۲۸
علاء بداؤنی، حضرت: ۱۵۸
علاءالدین عرشی، شیخ: ۱۳۰
علاءالحق، شیخ: ۱۵۶
علی ابن ابی طالب، (کرم الله وجهه الکریم): ۳۸، ۱۵۶-۱۵۸
علی اخوند: ۹۲
علی اسد الله، شیخ: ۱۵۵-الف
علی اکبر اردستانی: ۷۸، ۷۹
علی القریشی، ابوالحسن: ۱۵۷
علی حسن، سید: ۳۵
علی حسین شاه، سید: ۱۵۵-الف
علی حسینی، شیخ: ۱۵۷
علی سید همدانی: ۷۸
علی شاه میر: ۸۲، ۱۳۰
علی شاه میر مجذوب: ۱۳۰
علی شمس، شیخ: ۸۸
علی شیرازی، شیخ: ۱۵۸
علی شیر بنگالی: ۱۳۶، ۱۴۷، ۱۵۳
علی قلی خان: ۵۳
علی متقی، شیخ: ۶۱، ۱۲۰
علی مرزا: ۹۲

Marfat.com

علی موسی رضا، امام : ۱۰۷، ۱۵۸

عمادالدین طارمی : ۱۳۸

عنایت‌اللہ، ابوالمعارف : ۱۰۳، ۱۱۰

عین اللہ، شیخ : ۱۳۱

عیسی بن قاسم، شیخ : ۱۴۵

غ

غضنفر علی، شاہ : ۱۳۱

غفورالدین شاہ : ۱۵۵-الف

غلام ابراہیم، شیخ : ۱۲۹

غلام سرور لاہوری، مفتی : ۲، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۲۰، ۴۷، ۴۸، ۵۹، ۶۰، ۷۳، ۹۸، ۱۱۳، ۱۱۹

غلام علی آزاد بلگرامی : ۱۰۷، ۱۳۷، ۱۳۹، ۱۴۱

غلام محی‌الدین : ۳۰، ۳۳، ۳۴

غیاث : ۱۵۶

غیاث‌الدین شاہ : ۱۵۵-الف

غیاث‌الدین شاہ، سید : ۱۵۵-الف

غیاث‌الدین مرزا : ۹۲

غیاث‌الدین محمد، شیخ : ۱۵۵-الف

غوث : ۷

غوث بخش شاہ : ۱۵۵-الف

غوث نارنولی، شیخ : ۱۲۸

ف

فتح‌اللہ، شیخ : ۱۳۰

فتح‌اللہ شیرازی، شیخ : ۱۴۵

فتح محمد شاہ : ۱۵۵-الف

فتوح ماوراءالنہری، سید : ۱۲۸

فرحت شاہ، مجذوب : ۱۳۰

فرخ شاہ، مجذوب : ۱۳۰

فرگوسن، (*Fergusson*) : ۸۱

فریدالدین عطار، خواجہ : ۱، ۱۰۰، ۱۵۵، ۱۵۹

فریدالدین گنج شکر، خواجہ : ۸۳

فرید سوختہ، شیخ : ۱۲۸

فرہاد، شیخ : ۱۳۱

فضل احمد : ۹، ۸۴، ۹۸، ۱۰۵

فضل‌اللہ بنگالی : ۹

فضل‌اللہ حسینی، خواجہ : ۱۱۰

Marfat.com

فضل اللہ شطاری : ۲، ۴، ۵، ۶، ۸، ۱۰، ۲۵، ۳۶-۳۹، ۴۱، ۴۲، ۸۳، ۹۶، ۱۲۷، ۱۲۸

فضل علی شاہ، سید : ۲۰، ۲۱، ۲۳، ۳۳، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۵، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۷، ۵۹، ۶۳، ۶۴، ۶۹، ۷۴، ۸۴-۸۸، ۹۱

فضل عیاض، شیخ : ۷۸، ۱۰۶

فقرالدین کیلی، خواجہ : ۱۳۰

فقیر محمد : ۱۱۰

فقیر محمد، شیخ : ۱۳۰

فقیر محمد جیلمی : ۶۲

فہیم اللہ، خواجہ : ۱۳۰

ق

قاسم سندھی، ۱۴۳

قاسم علی، سید : ۵۳

قاضن ثالی، شیخ : ۱۲۹

قاضن، شیخ : ۴، ۱۷، ۱۸، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۰۵-۱۰۷

قاضی شطاری، شیخ : ۱۲۸

قاضی محمود بیرپوری : ۱۴۲

قدرت شیخ : ۱۳۱

قطب الدین، سید : ۳۶

قطب الدین محمد احمد شاہ : ۱۷

قطب الدین بختیار کاکی، خواجہ : ۱۰۶

قطب العالم، شیخ نور : ۱۰۶

قطب جہانیاں ذاکر، شیخ : ۱۳۲

قطب عالم، شیخ : ۱۳۰

قمر شاہ، مجذوب : ۱۳۰

قیام الدین : ۱

ک

کاتب چلپی، ملا : ۱۰۵

کام بخش، شاہ : ۱۰۵-الف

کالے شطاری، سید : ۱۳۲

کرم علی، سید : ۱۳۰

کریم الدین، شیخ : ۱۰۸

کریمہ، بی بی : ۸۲

کمال محمد عباسی : ۹۶

کلن، میر : ۱۳۱

گ

گدائی، شیخ : ۵۵، ۶۷، ۶۹، ۱۲۰

Marfat.com

کستو فلوگل، (*Gustavus Fluegel*) : ۱۰۵

گوہر شاہ مجذوب، (مست الست) : ۱۳۰

گھورن، شیخ : ۳۳، ۴۵، ۱۳۱

ل

لارڈ، (*Laurd*) : ۸۱

لشکر محمد عارف، شیخ : ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۱-۱۳۵، ۱۳۹، ۱۵۳

لطف اللہ، خواجہ : ۱۳۰

لطیف شاہ، مجذوب : ۱۳۰

لطیف محمد شاہ : ۱۵۵ الف

لوس، (*Loth*) : ۱۰۲

لیپل گرفن، (*Lepel Griffen*) : ۸۱

لیوی، (*Levey*) : ۱

م

ماکو، شیخ : ۱۲۲

مالحہ، بی بی : ۸۲

ماہتاب، سید : ۱۳۱

ماہتاب، سید : ۱۳۱

ماہ عاشق، شیخ : ۱۲۸

مبارک سندھی، شیخ : ۱۴۴

مبارک سید، صوفی : ۱۲۸

مبارک، شیخ : ۱۵۳

مبارک عاشق، (شیخ دانشمند) : ۱۳۱

مبارک مجذوب، شیخ : ۱۲۸

مبارک مجذوب عالی، شیخ : ۳۲

مبارک مخزومی : ۱۵۷

مجدد الف ثانی، حضرت : ۹۰

مجد دالدین، شیخ (عاشق اللہ) : ۱۲۷

مجیب الدین، برہنہ سر : ۱۲۹

مجیب الدین شاہ : ۱۵۵-الف

مجیب الدین شاہ، سید : ۱۵۵-الف

محب اللہ، شیخ : ۱۳۰

محدث، شیخ : ۱۴۳

محمد، (بن ابی الحسن البکرمی) : ۱۲۵

محمد، (بن غیاث) : ۱۵۵-الف

محمد اسحاق، شیخ : ۱۲۹

محمد اسمعیل رمزی : ۳۴

Marfat.com

محمد اسمعیل عرب، شیخ : ۱۲۹

محمد اشرف، شیخ : ۱۳۰

محمد اصغر، شیخ : ۱۳۰

محمداعظم، شیخ : ۱۲۹

محمد اقبال، علامہ : ۱۴۱

محمد اکبر، شیخ : ۱۳۰

محمد اکرام، شیخ : ۳۵، ۵۳، ۱۱۴، ۱۴۰، ۱۲۱، ۱۲۲

محمد امین، سید : ۱۳۰

محمد باز شاہ میر : ۱۳۱

محمد باقر امام : ۱۵۹، ۱۵۸

محمد باقر مغربی، شیخ : ۱۳۱

محمد بیگ مرزا : ۹۸

محمد جلال، شیخ : ۱۲۹

محمد جمالی، شیخ : ۱۵۳

محمد جنید حیدر، شیخ : ۱۳۱

محمد چشتی، خواجہ : ۱۵۶

محمد حافظ، خواجہ : ۱۳۰

محمد حامد، خواجہ : ۱۳۱

محمد حسین آزاد، مولانا : ۳۳، ۳۴، ۵۳، ۸۹

محمد حمید، خواجہ : ۱۳۱

محمد حیدر، سید : ۱۳۰

محمد خلیل، خواجہ : ۱۳۰

محمد داؤد عرب، شیخ : ۱۲۹

محمد دائم، شیخ : ۱۳۰

محمد راشد، (بن خطیرالدین): ۱۰۰-الف

محمد روشن، سید : ۱۳۰

محمد زاہد، شیخ : ۱۳۰

محمد سالار، سید : ۱۳۰

محمد سبحان، سید ۱۳۱

محمد سعید، خواجہ : ۱۳۰

محمد سعید، شیخ : ۱۰۰-الف

محمد سعید شیخ : ۱۲۹

محمد سعید، شیخ : ۱۲۹

محمد سعید، شیخ : ۱۳۰

محمد شاہد، سید : ۱۳۰

Marfat.com

محمد شاہد غوثی، سید: ۱۳۰

محمد شریف عرب، حافظ: ۱۲۹

محمد شفیع، شیخ: ۱۳۱

محمد شفیع، علامہ: ۱۰۸

محمد شیخ: ۱۵۶، ۱۵۷

محمد شیخ، عمویہ: ۱۵۶

محمد صادق، مولوی: ۱۳۰

محمد طاہر، (بن خطیرالدین): ۱۵۵-الف

محمد طاہر، سید (سردارالاولیاء): ۱۳۱

محمد طاہر محدث، (نہروالہ): ۸۷

محمد طاہر مطہر، سید: ۱۳۱

محمد ظہیرالحق، سید: ۲، ۴۴، ۶۵، ۷۲،
۸۳، ۱۳۲

محمد عارف: ۱۵۶

محمد عاشق، شیخ: ۱۲۹

محمد عاشق، شیخ: ۱۵۳

محمد عاشق، شیخ: ۱۵۶

محمد عبداللہ، شیخ: ۱۵۵-الف

محمد عطاء، سید (حاجی حاضری): ۱۳۱

محمد عقیلۃالمکی: ۱۰۶، ۱۰۷

محمد علاء: ۱۵۸

محمد علی ذوقی، سید: ۱۳۰

محمد عیسی جنداللہ، شیخ: ۱۴۲-۱۴۶،
۱۴۹

محمد غوث، شاہ: ۱-۱۱، ۱۳-۱۵، ۱۷-
۳۱، ۳۳-۴۸، ۵۰-۸۵، ۸۷، ۸۹، ۹۴، ۹۶-
۹۸، ۱۰۰-۱۰۵، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۱۲-۱۱۴،
۱۱۸-۱۲۱، ۱۲۳-۱۲۸، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۴-
۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۱-۱۵۰، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۵-
۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸

محمد غوثی، مولانا: ۴، ۶، ۱۳، ۱۶، ۲۸،
۴۹، ۵۷، ۷۴، ۷۷، ۸۳، ۸۴، ۸۸، ۹۵، ۹۶،
۹۸، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۱۳، ۱۲۲-۱۲۴، ۱۲۶
۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۴۰-۱۴۲، ۱۴۶، ۱۴۷،
۱۴۹، ۱۵۱

محمد فاروق فاروقی، شیخ: ۱۳۰

محمد فاضل، شیخ: ۱۲۹

محمد فاضل عرب، شیخ: ۱۲۹

محمد فضیل عرب، شیخ: ۱۲۹

محمد قاسم، شیخ: ۱۳۰

محمد قاسم ہندوشاہ، (فرشتہ): ۴۳،
۶۸، ۶۹، ۱۴۴

Marfat.com

محمد قاضن، شیخ : ۱۳
محمد کاظم، سید : ۱۳۱
محمد گلبرگی، شیخ : ۱۳۱
محمد گیسودراز، شیخ : ۱۲۹
محمد ماہ، حافظ : ۱۳۰
محمد مرید، شیخ : ۱۳۱
محمد مغربی، خواجہ : ۱۵۶
محمد مکارم صدیقی، شیخ : ۱۳۰
محمد مقیم سید، مجذوب: ۱۳۰
محمد ملتانی، شیخ : ۱۳۰
محمد منور، مجذوب: ۱۳۰
محمد منیر، سید : ۱۳۰
محمد مہدی، سید : ۱۳۱
محمد واصل بیگ : ۱، ۲۳، ۱۰۱، ۱۱۱
محمد ہاشم عباسی، شیخ : ۱۳۰
محمد ہمت، شیخ : ۱۳۱
محمد یوسف، شیخ : ۱۲۹
محمود شیخ : ۱۵۷
محی الدین شاہ: ۱۵۵-الف
محی الدین، شیخ : ۱۳۰
مخدوم عالم، شیخ : ۱۳۰
مدد علی قادری، پروفیسر: ۱۱۱
مراداللہ، شیخ : ۱۳۰
مرتضی، سید: ۱۳۱
مست علی، سید: ۱۳۱
مستی جی: ۳۵
مسعود عرب، شیخ : ۱۲۹
مصطفے، سید : ۱۳۱
مطیع اللہ، راشد: ۱۳۳-۱۳۵
مظفر، سید: ۸۲
مظفر علی، شاہ: ۱۳۱
مظہر حسین، شاہ: ۱۵۵-الف
معتمد خان: ۵۲، ۵۳
معراج الدین دھولپوری: ۲۳، ۳۲، ۳۵
معروف صدیقی، شیخ : ۱۳۹
معروف کرخی، شیخ : ۱۵۷، ۱۵۸
معین الاسلام، شیخ : ۱۵۶
معین الدین چشتی، خواجہ : ۱۵۶

Marfat.com

معین‌الدین خراباتی، خواجه : ۱۷
معین‌الدین، شیخ : ۱۳۰
معین‌الدین قتال : ۱، ۲، ۳، ۱۰۰، ۱۵۵
مقبل خان : ۹۳
مکرند پاندی : ۷۵
ملک پیر : ۱۳۱
ملک راجن : : ۱۳۱
ملک رکن قریشی : ۱۳۱
ممشاد ابو اسحاق، خواجه : ۱۵۶
ممشاد علوی، شیخ : ۱۵۷
منعم قندهاری، شیخ : ۱۳۰
منصور الحلاج : ۶۳
منصور، سید : ۱۲۹
منگل شیخ : ۱۳۰
منیرالدین، شیخ (محب خاص) : ۱۳۰
موسی کاظم، امام : ۱۵۸
مودود چشتی حضرت : ۱۵۶
میان تان‌سین : ۱۳۲
میر امیر بیجاپوری : ۱۳۱
میران شاه، مجذوب : ۱۳۰
میر سید، مجذوب : ۱۳۰
میرکلن : ۱۳۱
میر میران بیرلگی : ۱۳۱

ن

ناصر قتال، خواجه : ۱۲۷، ۱۲۹
ناظر فیاض، شیخ : ۱۲۸
نجیب اشرف ندوی : ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰
نجم‌الدین، سید : ۱۵۵
نجم‌الدین شاه، سید : ۱۵۵-الف
نجم‌الدین کبری، خواجه : ۱۵۸
نجم‌الدین محمد شاه : ۱۵۵-الف
نجیب‌الدین عربی، شیخ : ۱۲۹
نجیب‌الدین فردوسی، شیخ : ۱۵۸
نصرالله، شیخ : ۱۳۲
نصرالله علوی : ۱۳۸
نصرالله لکهنوی، شیخ : ۱۲۹

Marfat.com

نصیرالدین محمد ہمایوں بادشاہ: ۱۵، ۱۶، ۴۲، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۵۱، ۵۵، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۱۳۹، ۱۴۳

نظامی بدایونی: ۷۲، ۱۲۵

نظام الدین اولیاء، شیخ: ۱۲۱، ۱۵۶

نظام الدین شاہ، سید: ۱۰۰-الف

نظیر حسین شاہ: ۱۰۰-الف

نظیر محمد، شیخ: ۱۳۱

نورالحق، شیخ: ۱۳۰

نورالدین جہانگیر بادشاہ: ۱۶، ۴۷، ۵۵، ۵۶، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۹۰، ۹۱، ۹۶، ۹۷، ۱۳۸

نورالدین سید: ۱۰۰

نورالدین ضیاءاللہ، (بن محمد غوث): ۸۲، ۸۳، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۴، ۹۶، ۹۷، ۱۵۴

نورالدین محمد مرزا: ۱۵، ۱۶

نورالهدیٰ، (ابوالبرکات): ۱۴۶

نورجہاں، ملکہ: ۴۲

نورس، ڈاکٹر، (*Dr. Norath*): ۸۱

نور طبقاتی، شیخ: ۱۲۷

نور محمد، شیخ: ۸۸

نیاز حیدر، سید: ۱۳۱

و

واسع، شیخ: ۱۳۰

وجیہ الدین محمد، (بن عبداللہ): ۱۰۰

وجیہ الدین احمد، شیخ: ۱۳۹

وجیہ الدین، ابو حفص: ۱۵۷

وجیہ الدین، سید (بن غیاث الدین): ۱۰۰-الف

وجیہ الدین شاہ، (بن حمیدالدین): ۱۰۰-الف

وجیہ الدین علوی، شیخ: ۵، ۴۲، ۴۷، ۵۵، ۵۶، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۶، ۷۱، ۸۳، ۸۷، ۹۵، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۱۳، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۳۱-۱۴۱، ۱۵۳، ۱۵۴

وجیہ الدین محمد، (بن محمد عبداللہ): ۱۰۰-الف

وجیہ الدین ناگوری، شیخ: ۱۳۰

ودوداللہ شطاری، شیخ: ۱۳۲، ۱۴۹، ۱۵۰

ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ: ۱۱۳

ولی محمد، شیخ: ۱۳۲

ولی میر: ۸۲

ولزے، کرنل (*Colonel Wolseley*): ۱۶، ۸۰

وی۔ اے۔ اسمتھ، (*V. A. Smith*): ۷۰، ۷۵، ۷۷

ھ

ہادی، میر: ۸۲

ہاشم علوی، شیخ: ۱۳۹

ہبرۃ المصری، خواجہ: ۱۰۶

ہدایت اللہ سرمست، (ابوالفتح): ۵، ۷، ۸، ۱۴، ۱۰۵-۱۰۸

ہرمن ایتھے، (*Hermann Ethe*): ۱۰، ۲۲، ۷۲، ۱۰۲، ۱۱۱

ہندال، مرزا: ۱۵، ۱۶

Houtsma: ۲۲، ۳۸، ۶۵، ۱۰۱

ہیول، (*Havell*): ۸۱

ی

یار محمد، سید: ۱۳۰

یوسف، (علیہ السلام): ۱۱۹

یوسف الباد ر سرکیس: ۱

یوسف بنگالی، شیخ: ۱۴۴

یوسف چشتی، خواجہ: ۱۰۶

یوسف، شیخ: ۱۰۷

یوسف طرطوسی: ۱۰۷

★

Marfat.com

کتابیات

(اردو، فارسی، عربی اور انگریزی مآخذ)

۱- ابوالفضل، شیخ : آئین اکبری، جلد اول، اردو، (مترجمہ محمد فدا علی طالب)، مطبوعہ حیدرآباد دکن، ۱۹۳۸ء/۱۳۵۷ھ

۲- " : رقعات ابوالفضل، فارسی، (مرتبہ جلال الدین احمد)، مطبوعہ ۱۹۲۷ء/۱۳۴۶ھ

۳- احمد شناوی، شیخ : شرح جواہر خمسہ، (عربی)

۴- اعجازالحق قدوسی : تذکرۂ صوفیائے سندھ، مطبوعہ کراچی، ۱۹۵۹ء/۱۳۷۹ھ

۵- امام الدین احمد : تاریخ الاولیاء اللہ، مطبوعہ بمبئی

۶- امام بخش بن پیر بخش : حدیقۃالاسرار فی اخبارالاخیار، (اردو)

۷- انتظام اللہ شہابی، مفتی : سوانح حضرت محمد غوث، مطبوعہ آگرہ، ۱۹۳۹ء/۱۳۵۸ھ

۸- بدیع الدین، شیخ : شرح کنزالوحدہ، (عربی)

۹- تذکرۃ الاولیاء، (قلمی)، غمگین اکادمی گوالیار، جلد نمبر ۶۱۰

۱۰- جوہر اکبر آفتابچی : ہمایوں نامہ، اردو، (مترجمہ احمدالدین احمد) مطبوعہ کراچی، ۱۹۵۱ء/۱۳۷۱ھ

۱۱- حامد بن فضل اللہ، جمالی : سیرالعارفین، (فارسی)، مطبوعہ دہلی، ۱۸۹۳ء/۱۳۱۱ھ

۱۲- خلیق احمد نظامی : حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مطبوعہ دہلی ۱۹۵۳ء/۱۳۷۳ھ

Marfat.com

۱۳- داراشکوہ، شہزادہ: سفینۃ الاولیاء، (فارسی)، مطبوعہ کانپور، ۱۸۸۴ء/۱۳۰۲ھ

۱۴- ,, : سفینۃ الاولیاء، اردو، (مترجمہ محمد وارث کامل)،
مطبوعہ لاہور

۱۵- ,, : سفینۃ الاولیاء، اردو، (مترجمہ محمد علی لطفی)،
مطبوعہ کراچی، ۱۹۵۹ء/۱۳۷۹ھ

۱۶- ذکاءاللہ، مفتی: اقبال نامہ اکبری، (اردو)، مطبوعہ دہلی، ۱۸۹۷ء/۱۳۱۵ھ

۱۷- رحمان علی، مولانا: تذکرۂ علمائے ہند، (فارسی)، مطبوعہ لکھنو،
۱۹۱۵ء/۱۳۳۲ھ

۱۸- ,, : تذکرۂ علمائے ہند، اردو، (مترجمہ محمد ایوب قادری)،
مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۱ء/۱۳۸۱ھ

۱۹- سکندر بن محمد: مرات سکندری، (فارسی)، مطبوعہ بمبئی، ۱۸۳۱ء/۱۲۴۶ھ

۲۰- شمس اللہ قادری، حکیم: اردوئے قدیم، مطبوعہ لکھنو، ۱۹۲۵ء/۱۳۴۴ھ

۲۱- صدیق حسن خاں، نواب: ابجدالعلوم (عربی)، جزء ثالث رحیق المختوم،
مطبوعہ بھوپال، ۱۸۷۸ء/۱۲۹۵ھ

۲۲- صفی الدین بن احمد: سمط المجید، (عربی)، مطبوعہ حیدرآباد دکن،
۱۹۰۹ء/۱۳۲۷ھ

۲۳- ظہیرالدین محمد بابر، بادشاہ: تزک بابری، (اردو)، (مترجمہ نصیرالدین
حیدر)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۲ء/۱۳۸۲ھ

۲۴- عبدالباقی نہاوندی: مآثر رحیمی، (فارسی)، جلد اول، مطبوعہ کلکتہ،
۱۹۲۴ء/۱۳۴۳ھ

۲۵- عبدالحق محدث دہلوی، شیخ: اخبارالاخیار، (فارسی)، مطبوعہ دہلی،
۱۹۱۳ء/۱۳۳۲ھ

Marfat.com

۲۶- عبدالحق، مولوی : اردو کی اشو و نما میں صوفیا' کرام کا کام، مطبوعہ کراچی، ۱۹۵۳ء/۱۳۷۳ھ

۲۷- عبدالحئی الحسنی اللکھنوی : الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند، (عربی)، مطبوعہ دمشق، ۱۹۷۷ء/۱۳۵۸ھ

۲۸- ،، : یاد ایام، (اردو)، مطبوعہ علی گڑھ، ۱۹۱۹ء/۱۳۳۷ھ

۲۹- عبدالقادر بدایونی، ملا : منتخب التواریخ، (فارسی) جلد دوم و سوم، مطبوعہ کلکتہ، ۱۸۶۹ء/۱۲۸۶ھ

۳۰- ،، منتخب التواریخ، (اردو)، (مترجمہ مولوی احتشام الدین)، مطبوعہ لکھنو، ۱۸۸۹ء/۱۳۰۷ھ

۳۱- ،، منتخب التواریخ، (اردو)، (مترجمہ محمود احمد فاروقی)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۶۲ء/۱۳۸۲ھ

۳۲- عبدالمجید سالک، مولانا : مسلم ثقافت ہندوستان میں، (اردو)، مطبوعہ لاہور

۳۳- علی اکبر حسینی اردستانی : مجمع الاولیا، قلمی، (فارسی)، مکتوبہ علی اکبر ۲ ربیع الاول ۱۶۳۳ء/۱۰۴۳ھ مخطوطہ انڈیا آفس لائبری، لندن، نمبر ۶۴۵

۳۴- علی شیر بنگالی، مولانا : نزھۃ الارواح، (عربی)

۳۵- علی شیر قالع تتوی : تحفۃ الکرام، (اردو)، (مترجمہ اختر رضوی)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۵۹ء/۱۳۷۹ھ

۳۶- ،، : مقالات الشعرا، فارسی، (مرتبہ پیر حسام الدین راشدی)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۵۷ء/۱۳۷۷ھ

۳۷- عین الدین بیجاپوری : تذکرۃ الاولیا' ہند، (فارسی)،

۳۸- غلام سرور لاہوری، مفتی : خزینۃ الاصفیا، (فارسی)، مطبوعہ لکھنو، ۱۸۷۳ء/۱۲۹۰ھ

Marfat.com

۳۹- غلام علی آزاد بلگرامی : سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان، (عربی)، ۱۸۸۵ء/۱۳۰۳ھ

۴۰- ,, ماثرالکرام، (فارسی) مطبوعہ آگرہ، ۱۹۱۰ء/۱۳۲۸ھ

۴۱- غلام مصطفٰے خان، ڈاکٹر : علمی نقوش، (اردو)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۵۷ء/۱۳۷۷ھ

۴۲- فضل اللہ قجی : خلاصۃ الاثر فی اعیان قرن الحادی العشر، (عربی)،

۴۳- فضل اللہ شطاری : مناقب غوثیہ، (اردو)، (مترجمہ محمد ظہیرالحق احمدآبادی)، مطبوعہ آگرہ، ۱۹۳۳ء/۱۳۵۲ھ

۴۴- افضل علی شاہ، سید : کلیات گوالیاری، قلمی، (فارسی)، مکتوبہ عبدالرحیم کشمیری، ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ (مطابق ۹ اکتوبر ۱۹۰۸ء)

۴۵- فقیر محمد جیلمی : حدائق الحنفیہ، (اردو) مطبوعہ لکھنؤ، ۱۸۹۱ء/۱۳۰۸ھ

۴۶- محمد اسمعیل رمزی : آئینہ ولایت، (اردو)، مطبوعہ بھوپال، ۱۹۶۲ء/۱۳۸۲ھ

۴۷- محمد اقبال، علامہ : اقبال نامہ، (فارسی)، (مرتبہ شیخ عطاء اللہ)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۵۱ء/۱۳۷۱ھ

۴۸- محمد اکرام، شیخ : رود کوثر، (اردو)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۵۸ء/۱۳۷۸ھ

۴۹- محمد حسین آزاد : دربار اکبری، (اردو)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۱۰ء/۱۳۲۸ھ

۵۰- محمد خطیرالدین، سید : سندان غوثیت، (اردو)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۳ء/۱۳۸۳ھ

۵۱- محمد عقیلۃ المکی : لسان الزمان، (عربی)

۵۲- محمد غوث، شاہ : جواہر خمسہ (قلمی، فارسی)، مکتوبہ ۱۷۰۸ء/۱۱۲۰ھ سندھ یونیورسٹی لائبریری، حیدرآباد (مغربی پاکستان)

Marfat.com

۵۳- محمد غوث، شاہ : جواہر خمسہ، (قلمی)، گیارھویں صدی ہجری،
اسلامیہ کالج لائبریری، پشاور

۵۴- " : جواہر خمسہ، (قلمی)، مرقومہ محمد واصل بیگ قادری
۸ صفرالمظفر ۱۷۵۹ء/۱۱۷۳ھ، انڈیا آفس لائبریری،
لندن، مخطوطہ نمبر ۲۱۲۴

۵۵- " : جواہر خمسہ، (قلمی)، انڈیا آفس لائبریری، لندن،
مخطوطہ نمبر ۳۶۴۱

۵۶- " : جواہر خمسہ، (اردو)، (مترجمہ مرزا محمد بیگ دھلوی)،
مطبوعہ دھلی، ۱۹۰۷ء/۱۳۲۵ھ

۵۷- " : جواہر خمسہ، (اردو)، (مترجمہ سید میر حسن)
مطبوعہ دھلی، ۱۹۲۰ء/۱۳۳۹ھ

۵۸- " : جواہر خمسہ، (اردو)، (مترجمہ محمد عبدالحکیم)
مطبوعہ لکھنو

۵۹- " : اوراد غوثیہ، (فارسی)، مطبوعہ رانچور، ۱۸۹۵ء/۱۳۱۳ھ

۶۰- " : کنزالوحدہ، (عربی)

۶۱- محمد غوثی، مولانا : گلزارابرار، (اردو)، (مترجمہ فضل احمد،
مطبوعہ ۱۹۰۸ء/۱۳۲۶ھ

۶۲- محمد فاضل شاہ : مخبرالواصلین، (فارسی)

۶۳- محمد قاسم ہندوشاہ، فرشتہ : تاریخ فرشتہ، (فارسی)، جلد اول،
مطبوعہ بمبئی، ۱۸۳۲ء/۱۲۴۷ھ

۶۴- محمد مطیع اللہ راشد : تذکرہ اولیاء سندھ، (فارسی)، مطبوعہ کراچی،
۱۹۵۷ء/۱۳۷۷ھ

Marfat.com

۶۵- محمد ہاشم علوی، سید : مقصودالمراد، (فارسی)

۶۶- مصطفے بن عبداللہ، حاجی خلیفہ : کشف‌الظنون عن اسامی‌الکتب و الفنون، (عربی)، جلد دوم و سوم، مطبوعہ لندن

۶۷- " : کشف‌الظنون عن اسامی‌الکتب و الفنون، (عربی)، جلد اول، مطبوعہ ۱۸۹۲ء/۱۳۱۰ھ (مصر؟)

۶۸- نجم‌الدین غزی، شیخ : لطف‌الثمر و قطف‌الثمر، (عربی)

۶۹- نظامی بدایونی : قاموس‌المشاہیر، (اردو)، مطبوعہ بدایون، ۱۹۲۶ء/۱۳۴۵ھ

۷۰- نورالدین جہان‌گیر، بادشاہ : تزک جہان گیری، (اردو)، (مترجمہ سلیم واحد سلیم)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۶۰ء/۱۳۸۰ھ

۷۱- وجیہ‌الدین علوی، شیخ : ملفوظات (قلمی)، فارسی، ماقبل ۱۶۸۶ء/۱۰۹۸ھ اسلامیہ کالج لائبریری، پشاور

۷۲- ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ : انتباہ فی سلاسل اولیاءاللہ، (فارسی)

۷۳- " انفاس‌العارفین، (فارسی)، مطبوعہ دہلی، ۱۹۱۶ء/۱۳۳۵ھ

۷۴- یوسف‌الیاد سرکیس : المطبوعاۃ العربیہ و المعربہ، (عربی)، مطبوعہ مصر، ۱۹۲۸ء/۱۳۴۶ھ

Marfat.com

75. Abul Fazl: *Akbar Nama*, English translation by Beveridge, Calcutta, Vol. III, 1910.

76. Amir Syed Ali Hamadani: *Resala – e – Futuwwatiyya*, edited by Dr. Marion Mole, Istanbul, 1961.

77. C. A. Storey: *The Persian Literature*, Vol I, Part II, (Biography), London, 1953.

78. D. Broinerd Spooner: *Annual Report of the Archaelogical Survey of India*, Simla. 1924.

79 Fergusson: *Eastern Architecture*, 1960.

80. Gustavus Fluegel: *Kashf al - Zunoon*, (Italian Translation with Arabic Text.), London, Vol II & III

81. Havell: *India Architecture.*

82. H. M. Elliot: *The History of India*, Calcutta, 1953

83. Hermann Ethe: *The Catalogue of the Persian Manuscripts in the Library of the India Office*, Oxford, Vol. I, 1903 & 1937.

84. James Hastings etc: *The Encyclopaedia of Religisn and Ethics*, Vol, XI, New York, 1954.

85. Lery: *The Persian Literature*, London, 1948.

86. Lepel Griffin: *The Famous Monuments of Central India*, 1886

87. Luard & Dawarkanath Sheopuri: *Gawalior Gazetteers.*

88. M. TH. Houtsma etc: *The Encyclopaedia of Islam*, Leyden (Holland), Vol. III, 1913.

Marfat.com

89. Nawrath, Dr: *Indian Architecture.*

90. Sir Wolseley Haig, Lt. Colonel: *The Cambridge History of India,* Vol. IV, Delhi, 1957.

91. Tara Chand, Dr: *The Influence of Islam on Indian Culture,* Allahbad.

92. Theodr de Bary: *Sources of Indian Traditon,* New York, I959.

93. T. W. Beale: *Oriental Biographical Dictionary,* Calcutta, 1881.

94. V. A. Smith: *Akbar The Great Mughal,* Oxford, 1919.

95. Zubaid Ahmad, Dr: *The Contribution of India to Arabic Literature,* Allahbad, 1945.

★

Marfat.com

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۴	*Literatue*	*Literature*
۹	۲۲	۱۳۲۶ء	۱۳۲۶ھ
۱۰	۲۲	*Orford*	*Oxford*
۱۱	۱۸	سلطان الموحہ ین	سلطان الموحد ین
۱۱	۲۱	لا ئبر یوی	لا ئبر یری
۱۳	۱۴	محمہ	محمد
۱۴	۲	من	عن
۱۹	۱۱	اٹھہ	اٹھ
//	//	ساتھہ	ساتھ
۱۹	۱۳	اٹھہ	اٹھ
۲۰	۱۳	ہنہ	ہند
۲۱	۱	می مانہ ند	می ماند ند
۲۸	۱۰	خواجہ خاقون	خواجہ خاتون
۳۲	۵	ہاتھوں	باتوں
۳۴	۸	سے	ہے
۳۶	۹	لحیف	نحیف

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶	۱۳	۹۳۱ء	۹۳۱ھ
۳۶	۲۰	۲۹۳۳ء	۱۹۳۵ھ
۳۷	۱۲	مربد	مرید
۳۷	۱۳	بہٹ	بہت
۴۱	۲	اکبو	اکبر
۴۱	۱۵	اس اس وقت	اس وقت
۴۶	۱۲	محمہ	محمد
۵۶	۱۸	۹۶۰ء	۱۹۶۰ء
۵۹	۵	آفتالے	آفتابے
۵۹	۸	ماجرہ	ماجرا
۵۹	۲۱	سوانح محمہ غوث	سوانح محمد غوث
۶۳	۱	الگاشت	الگاشت
۶۶	۲	ج پالیر	جانپانیر
۷۰	۹	مشفول	مشغول
۷۳	۲۱	سفینتہ	سفینہ
۷۶	۳	لہیں	نہیں
۷۸	۱۰	موس	مومن

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۲	۱۴	مزاز	مزار
۹۲	۱۴	کا	کا
۱۰۱	۱۹	*Subseguently*	*Subsequently*
۱۰۲	۱۳	*W ok*	*Work*
۱۰۳	۶	لمپر	لمبر
۱۰۴	۱۱	له	اله
۱۰۵	۱۳	الجواهرخمس	الجواهرالخمس
۱۰۶	۸	الی مالو وه اقام	الی مالوه، واقام
۱۰۶	۲۱	۹۶۱ء	۱۹۶۱ء
۱۰۷	۷	شیخ شناوی	شیخ احمد شناوی
۱۰۷	۱۰	۱۶۰۹ھ	۱۶۰۶ء
۱۰۸	۱۱	راقم	راقم نے
۱۱۲	۶	بو ڈ	بورڈ
۱۱۵	۱۱	احتلاط	اختلاط
۱۱۶	۷	گویه	گویه
۱۱۶	۲۱	بیدار	بیدار
۱۱۷	۲۱	بنده	بنده

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۸	۵	لچتا	بچتا
۱۱۸	۱۸	کناہگار	گناہگار
۱۱۹	۱۴	نپی	لبی
۱۲۰	۱۲	ابتدا فقہی میں کتابوں	ابتداءً فقہی کتابوں
۱۲۴	۳	معہ ملات	معاملات
۱۲۲	۹	بدیع الدین	بدیع الدین
۱۲۲	۱۵	وسترسی	عدم دسترسی
۱۲۸	۱۱	ماوراء لنہری	ماوراءالنہری
۱۲۹	۸	شمخ	شیخ
۱۳۸	۱	علماؑ	علماء
۱۳۰	۱	بزرگ	بزرگ
۱۳۹	۵	آنار	آثا
۱۵۶	۹	ابن	ابن
۱۵۶	۱۳	علاء لحق	علاءالحق
۱۵۶	۱۹	ا ہم	ادہم
۱۶۶	۱۷	شاہ باز برواز	شاہ باز پرداز
۱۶۷	۱۳	شمس لدین	شمس‌الدین

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۶	۱۵	ع باسی	عباسی
۱۷۸	۱۷	لو رالد ین	لو رالد ین
۱۸۱	۱۰	اردو	فارسی
۱۸۶	۳	Marion	Marian
۱۸۶	۱۲	*India*	*Indian*
۱۸۶	۱۶	*Religism*	*Religion*
۱۸۶	۱۸	Lery	Levy
(سرآغاز)			
۳	۱۳	۶۹ء	۶۹۱ء
۵	۱۱	ضیاءالد ن	ضیاءالد ین
۶	۵	عبد لقاد ر	عبدالقاد ر
۶	۱۲	۹۳۲ء	۱۶۳۲ء
۷	۱۲	۱۵۷۸ء	۱۵۳۹ء
۹	۶	۱۱۷ھ	۱۱۷۰ھ
۹	۸	نہ ں	نہیں
۹	۲۱	لائبر یری	لائبر یر یوں

Marfat.com

دیگر تالیفات

(جو عنقریب اشاعت پذیر ہونگی)

۱- شیخ احمد سرہندی، (مجدد الف ثانی) — زیر طبع

۲- علامہ اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی — زیر طبع

۳- مکاشفات الاسرار، (دیوان رباعیات، اردو، غمگین دہلوی، مخطوطہ لندن) — زیر تدوین

۴- مقالات مسعودی، (مطبوعہ علمی و تحقیقی مقالات) — زیر ترتیب

۵- مضامین مسعودی، (مطبوعہ ادبی اور تاریخی مضامین) — زیر ترتیب

۶- خطوط مشاہیر، (مؤلف کے نام ملکی اور غیر ملکی فضلاء کے مکاتیب) — زیر ترتیب

انگریزی تراجم

۷- تمدن ہند پر اسلامی اثرات، (از ڈاکٹر تاراچند)، اردو ترجمہ، — زیر طبع

۸- حیدرآباد کی معاشی تاریخ، (از محمد حسین ترک)، اردو ترجمہ، (مطبوعہ) — 2.00

۹- ویرونا کے دو شریف زادے، (ولیم شیکسپیر)، اردو ترجمہ، — زیر طبع

Marfat.com

Marfat.com

آفتاب پرنٹنگ، پریس، میرواہ روڈ، میرپورخاص (م-پاک)، فون 327